ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
باتفضال گوناگون خداوند جہان دربیان حلت و حرمت الوان رسالہ
تحقیق الالوان فی تحفۃ الاخوان
باہتمام غفران پناہ حاجی محمد عبدالرحمن صاحب بن محمد روشن خان مغفور و ترتیب یافتہ برادر اعظم محمد مصطفیٰ خان صاحب
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد رنگا رنگ اور ثنای گوناگون اوس خالق بیچون و بیچگون کو سزاوار ہی جس نے ایک مشت خاک کثیف سے
رنگ برنگ صورتین لطیف کوئی سرخ کوئی زرد کوئی سیاہ کوئی سفید کوئی خیر انکی بنائین اور تحفہ درود نامحدود اوس صاحب
مقام محمود کو لائق ہی کہ مبعوث کیے گئے طرف اسود واحمر اور جن و بشر کے ہین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ و سلم اما بعد
کہتا ہی یہ پر گناہ نامہ سیاہ امیدوار مغفرت پروردگار کہ اللہ تعالی وسکو زرد روئی دنیا اور سیہ روئی آخرت کی سے
بچاوے اور سرخرو و سرسبز دارین مین فرماوے کہ ایک سالہ حضرت قدوۃ المحدثین و المفسرین زبدۃ المحققین و المدققین
مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا جو رنگون کے جواز و عدم جواز مین عجیب و غریب ہی ہاتھ آیا
بعض بعض صاحبون کو پڑھ کر سنایا اونھون نے موافق سمجھ اپنی کے کہین کہین مولانا صاحب کی تحقیقات پر انگشت
اعتراض کی رکھی یہ بات اس خادم العلما کو ناگوار ہوئی اس لیے اوس سالہ نافعہ کو حسب استعداد احادیث سرور مختار
اور آثار اصحاب اخیار اور اقوال ائمہ ابرار سے مدلل کر دیا اور نام اسکا تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
رکھا تا اعتراض معترضین کا اوٹھ جاوے اور یہ خاکسار عند اللہ اجر اسکا پاوے و باللہ التوفیق و علیہ التکلان متن

رنگ معصفر بر دو قسم است یکی آن ... [illegible]
در ہند گویند و آن منصوص التحریم است ترجمہ یعنی رنگ کسم کا دو قسم پر ہی ایک نرا کسم کا اور دوسرا اور رنگ کے

تقسیم رنگ ... اقسام مفرد

ساتھہ ملا ہوا جوز اکسم کا ہی اوسکو ارجوانی عربی مین اور گلناری فارسی مین اور سوہا ہندی مین کہتے ہین اور وہ حرام
منصوص ہی انتہی شرح وہ نص جس سے حرمت اسکی معلوم ہوتی ہی یہ ہی نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے سے کسم رنگے ہوئے کپڑے
کے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور سوا ان کے اوروں نے بھی روایت کیا ہی تحقیق ارجوانی اور گلناری کی
ارجوانی عربی مین گہرے سرخ رنگ کو کہتے ہین تیسیر الوصول مین ہی اَلْاُرْجُوَانُ صِبْغٌ اَحْمَرُ شَدِيْدُ
الْحُمْرَةِ ارجوان رنگ سرخ ہی گہری سرخی الا انتہی اور نہایہ مین ہی وَفِيْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ غَطّٰى وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ اَيْ شَدِيْدِ الْحُمْرَةِ وَهُوَ مُعَرَّبٌ مِنْ
اَرْغُوَانَ وَهُوَ شَجَرٌ لَهٗ نَوْرٌ اَحْمَرُ وَكُلُّ لَوْنٍ يُشْبِهُهٗ فَهُوَ اُرْجُوَانٌ وَقِيْلَ هُوَ الصِّبْغُ الْاَحْمَرُ الَّذِيْ
يُقَالُ لَهُ النَّشَاسْتَجُ وَقِيْلَ اِنَّ الْكَلِمَةَ عَرَبِيَّةٌ وَالْاَلِفُ وَالنُّوْنُ زَائِدَتَانِ انتہی ترجمہ اور مروی ہی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ البتہ چھپایا اونھون نے منہ اپنا حالت احرام مین چادر سرخ ارجوانی سے اور ارجوان گہری سرخی
کو کہتے ہین معرب ہی ارغوان کا کہ فارسی مین نام ہی ایک درخت سرخ شگوفہ دار کا پس جو رنگ مشابہ اوسکے
شگوفے کے ہی وہ ارجوان ہی یعنی اصل مین نام درخت شگوفہ دار کا ہی بسبب مناسبت رنگ شگوفے کے ہر سرخی
گہری پر اطلاق کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی ارغوان رنگ سرخ ہی کہ اوسکو نشاستج کہتے ہین اور بعضے صاحبون نے
کہا ہی ارجوان کلمہ عربی ہی الف و نون اس مین زائد ہین انتہی اور قاموس مین ہی اَلْاُرْجُوَانُ بِالضَّمِّ الْاَحْمَرُ
وَثِيَابٌ حُمْرٌ وَصِبْغٌ اَحْمَرُ وَالْحُمْرَةُ وَالنَّشَاسْتَجُ وَاَحْمَرُ اُرْجُوَانِيٌّ قَانٍ انتہی اور صراح مین ہی
ارجوانی رنگیست سخت سرخ و درختی ست کہ شگوفہ آن سرخ میباشد معرب ارغوان ارجوانی منسوب بوی انتہی صحیح
ہو کہ یہ نسبت اوسوقت ہی جب ارجوان کو معرب ارغوان کا ٹھہراوین جیسا کہ بعضون نے کہا ہی اور اوس حال مین کہ لفظ ارجوان
اصلاً عربی قرار دیا جاوے یا اسمیت بحث اوسمین ٹھہرائی جاوے جیسا کہ گئے ہین طرف اوسکے بعضے بلکہ خود ماتن
رحمہ اللہ تعالی تو اوسوقت ارجوانی مین حرف یا کا نسبتی ہوگا جیسے سرخی سبزی زردی وغیرہ مین ہی کہ منسوب ہی
اون مین سے ہر یک طرف سرخ و سبز و زرد کے یون ہی یہ لفظ اوسی حال مین منسوب ہی طرف ارجوان کے کہ ساتھہ معنی
شدید الحمرۃ کے ہی اور اسی کو فارسی مین گلناری کہتے ہین کہ تشبیہ ساتھہ گلنار کے دی گئی ہی کہ وہ بہت سرخ ہوتا ہی

مانند ارجیدان کے منتخب مصطلحات بہار عجم مین ہی گلنار در فارسی گلیست بغایت سرخ رنگ و خوش رنگ و گل صدبرگ
ولالہ صدبرگ نیز گویند اور غیاث اللغات مین ہی گلنار فارسی قسمیست از انار کہ گل آن صدبرگ و بغایت سرخی وگلانی
باشد اور برہان قاطع مین ہی گلنار بضم اول و با نون بروزن ہشیار شگوفہ گلنار را گویند و بعضی گویند کہ آن گل
درخت اناریست بغیر از گل ثمری ندارد و ثمروی ہمان ست و بہترین آن مصری باشد و نیز گل سرخ بزرگ صدبرگ
را گفتہ اند و معرب آن جلنار باشد انتہی اور ہندی مین اوسی کو سوہا کہتے ہین نفائس اللغات مین ہی سوہا
بضم اول و سکون و او معروف و ہا بالف جامہ سرخ رنگ کہ از گل گازیرہ رزند و بعربی معصفر گویند انتہی اور
کسم کے رنگ کے کئی درجہ ہین ایک مُفَدَّم ساتھہ پیش میم اور فتح فا اور تشدید دال مشددہ مفتوحہ کے
وہ مردون کو حرام ہی جیساکہ نہایہ مین ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّاَلْبَسَ الْمُعَصْفَرَ الْمُفَدَّمَ ترجمہ یعنی منع کیا مجھکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھون مین قرآن حالت رکوع مین اور پہنون مین کسم کا گہرا رنگا ہوا کپڑا انتہی نہایہ
مین ہی اَلْمُفَدَّمُ هُوَ الثَّوْبُ الْمُشْبَعُ حُمْرَةً كَاَنَّهُ الَّذِيْ لَا يُقْدَرُ عَلَى الزِّيَادَةِ عَلَيْهِ لِتَنَاهِيْ
حُمْرَتِهٖ فَهُوَ كَالْمُمْتَنِعِ مِنْ قَبُوْلِ الصِّبْغِ یعنی مفدم وہ کپڑا ہی کہ اوسکو خوب رنگ کسم کا پلایا ہو گویا وہ اوس
حد کو پہونچا کہ اب اوسپر زیادہ رنگ نہ چڑھسکیگا بسبب کمال سرخی اوسکی کے گویا ممتنع ہی زیادہ رنگ قبول کرنے سے
اور سنن ابن ماجہ مین ابن عمر سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُفَدَّمِ قَالَ يَزِيْدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُفَدَّمُ قَالَ الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ ترجمہ یعنی منع کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے کہا یزید نے کہ وہ راویون سے اس حدیث کے ہی کہ کہا مین نے حسن کو کیا ہی مفدم کہا اونھون
نے وہ رنگ ہی گہرا رنگ کیا ہوا کسم سے انتہی اور مُفَدَّم بھی لغت اس مین آیا ہی ساتھہ قاف کے اور ایک رنگ
مضرج ہی ساتھہ ضاد منقوطہ اور جیم ابجد کے بروزن مقرب وہ بھی مردون کو حرام ہی اور اوسکا درجہ مورّد اور مفدم
کے درمیان مین ہی یعنی مورد سے گہرا اور مفدم سے پھیکا چنانچہ نہایہ مین ہی اَلْمُضَرَّجُ دُوْنَ الْمُفَدَّمِ
وَبَعْدَهُ الْمُوَرَّدُ یعنی مضرج ہلکا رنگ ہی مفدم سے اور مضرج سے پھیکا مورد ہی یعنی گلابی اور صراح
مین ہی تضریج رنگ سرخ کردن جامہ را وَهُوَ دُوْنَ الْمُشْبَعِ وَفَوْقَ الْمُوَرَّدِ انتہی یعنی صراح مین ہی تضریج

سرخ رنگ کرنا کپڑیکا اور وہ رنگ ہلکا ہی شبح سے اور گہرا ہی مورد سے اور سنن ابوداود مین ہی عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ہبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ
فالتفت الیّ وعلیّ ریطۃ مضرجۃ بالعصفر فقال ما ہذہ الریطۃ علیک فعرفت
ما کرہ فاتیت اہلی وہم یسجرون تنورا لہم فقذفتہا فیہ ثم اتیتہ من الغد فقال
یا عبد اللہ ما فعلت الریطۃ فاخبرتہ فقال افلا کسوتہا بعض اہلک فانہ لا باس بہ
یعنی روایت کیا اس حدیث کو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ شعیب سے اونھون نے عمرو کے دادا سے یعنی اپنے باپ سے
کہا اونھون نے اوترے ہم لوگ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہاڑ کی گھاٹی سے سو پلٹ کر دیکھا طرف میرے
یعنی حضرت نے اور مجھپر ایک چادر گہرے رنگ کسم کی تھی پھر فرمایا مجھ سے کیسی ہی یہ چادر سو پہچانی مین نے وہ چیز کہ مکروہ جانا
اوسکو آنحضرت نے پھر آیا مین اپنے گھر کے لوگون مین اور وہ اپنا تنور جلا رہے تھے پھر ڈالدی مینے وہ چادر اوس مین پھر
آیا مین اگلے روز آنحضرت کے پاس سو پوچھا آپنے ای عبد اللہ کیا ہوئی تیری چادر پھر اطلاع کی مینے آپ کو یعنی اوسکے
جلانے سے فرمایا آپنے کیون نہین اوڑھا دی تونے وہ چادر کسی اپنے گھر کی عورت کو کہ نہین ڈر ہی اوسکے اوڑھنے کا عورتون
کو انتہی اور کہا بعضون نے کہ مرجع ضمیر عن جدہ کا دادا شعیب کا ہی یعنی روایت کرتا ہی عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب روایت
کرتا ہی اپنے دادا سے جو عمرو بن ابی العاص صحابی معروف ہین پس اس صورت مین مرجع ضمیر اقرب ہوتا ہی اور مرتبہ نسبی
ابعد اور صورت اول مین عکس اسکا ہوتا ہی یعنی مرجع ضمیر ابعد اور مرتبہ نسبی اقرب مگر اوسکو نقل کرکے بیان کیا ہی
محدثین نے اور خلاف کو اوسکے مختار رکھا ہکذا استفدت من بقیۃ المحدثین المولوی الشیخ محمد التھانوی اور واضح ہو
کہ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پڑھو تو بھی درست ہی اوس حال مین ریطہ مفعول ہوگا اور اگر چاہو ساتھ
صیغہ تانیث کے پڑھو اوس حال مین ریطہ فاعل اوسکا ہوگا مگر شق اخیر مرجح ہی ہکذا استفدت من بقیۃ المحدثین المولوی
الشیخ محمد التھانوی اور ایک رنگ مورد ہی اوپر وزن محمد کے جسکو گلابی کہتے ہین لمعات مین ہی المورد ما صبغ
علی لون الورد یعنی مورد وہ کپڑا ہی کہ رنگا جاوے اوپر رنگ گلاب کے وہ بھی مردون کو حرام ہی چنانچہ مشکوۃ مین عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیّ ثوب مصبوغ
بعصفر موردا فقال ما ہذا قال فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهُ قَالَ فَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهُ
لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ ترجمہ یعنی دیکھا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھپر کپڑا تھا رنگا ہوا کسم
کا سیر گلابی پھر فرمایا آپنے کیا ہی یہ سو معلوم کیا مینے کہ مکروہ جانا آپنے اوسکو پھر چلا گیا مین اور جلا دیا اوسکو
پھر جب گیا مین آپکے پاس فرمایا کیا کیا تونے اپنے کپڑے کو عرض کی مینے کہ جلا دیا مینے اوسکو آپنے فرمایا
کیون نہین اوڑھا دیا تونے اوسکو کسی گھر والی عورت اپنی کو کہ نہین مضایقہ ہی اوسمین عورتون کو انتہی اور
آگے متن مین مضرج اور مورد کی تحقیق آویگی انشاء اللہ تعالی اور جو نہایہ مین عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہی اَنَّهُ كَرِهَ الْمُفَدَّمَ لِلْمُحْرِمِ وَلَمْ يَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَأْسًا یعنی البتہ عروہ رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا پہننا کپڑے
مفدم کا واسطے محرم کے یعنی حالت احرام مین اور نہین دیکھا کچھ باک پہننے مضرج مین انتہی سو وہ محمول
ہی مستورات کے حق مین کہ اونکو کسم رنگا ہوا پہننا حالت احرام مین بھی درست ہی سب کے نزدیک خلاف امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کے بلکہ مشبع بھی درست ہی مؤطا مین اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے عروہ رض روایت کرتے ہین
اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ الْمُشْبَعَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ لَيْسَ فِيهَا زَعْفَرَانٌ یعنی بیشک
وہ پہنتی تھین کسم کے گہرے رنگے ہوئے کپڑے اور حال یہ کہ وہ احرام باندھے ہوئے ہوتی تھین اور نہوتا تھا
اوسمین زعفران واضح ہو کہ کلام فقہای کرام مین جہان کہین لفظ مکروہ کا بلا قید کے وارد ہوا ہی مثلاً کہین
کہ یہ کام مکروہ ہی تو مراد اوس سے حرام ہوتا ہی مگر یہ کہ تنصیص کر دین تنزیہ ہونے پر جیسے کہین یہ مکروہ تنزیہی ہی تو
وہان پر وہی مراد ہوگا رد المحتار المعروف بشامی مین ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْكَرَاهَةَ اِذَا اُطْلِقَ فِي كَلَامِهِمْ
فَالْمُرَادُ مِنْهُ التَّحْرِيمُ اِلَّا اَنْ يُنَصَّ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ فَقَدْ قَالَ الْمُصَنِّفُ فِي الْمُصَفّٰى لَفْظُ
الْكَرَاهَةِ عِنْدَ الْاِطْلَاقِ يُرَادُ بِهِ التَّحْرِيمُ قَالَ اَبُو يُوسُفَ قُلْتُ لِاَبِي حَنِيفَةَ رح اِذَا
قُلْتَ فِي شَيْءٍ اَكْرَهُهُ فَمَا رَأْيُكَ فِيهِ قَالَ التَّحْرِيمُ انتہی ترجمہ یعنی جان تو البتہ لفظ کراہت کا
جسوقت بلا قید وارد ہو بیچ کلام فقہا کے پس مراد اوس سے حرمت ہوتی ہی مگر یہ کہ تصریح کیجاوے اوپر کراہت تنزیہ
کے کہا ہی مصنف نے بیچ مصفی کے لفظ کراہت سے وقت اطلاق کے یعنی بلا ذکر قید کے مراد لیجاتی ہی حرمت فرمایا ابو یوسف نے
کہا مینے امام ابو حنیفہ سے جب کہ فرماتے ہو تم کسی چیز کو مکروہ سو کیا مراد ہی تمھاری اوس سے فرمایا امام صاحب نے حرمت

فائدہ تاویل کردہ این
فائدہ مکروہ بلا قید مراد تحریمی ہوتا ہی

مراد ہی انتہی اور بعض علما طرف حلال ہونے اوسکے کے گئے ہین یعنی کسم کے رنگ کے اور جواب دیتے ہین وہ حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہی اور کہتے ہین وہ کہ نہین لازم ہوتی ہی نہی کرنے حضرت کے سے خاص علیؓ کو نہی تمام امت کی کیونکہ ظاہر قول ونکے نَهَانِي سے یہی مفہوم ہی کہ نہی مخصوص تھی ساتھ اونہین کے اور اسی لیے بعض روایت مین اونسے لفظ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ کا بھی ثابت ہوا ہی یعنی اور نہین کہتا ہون منع کیا تم کو ساتھ ضمیر جمع کے اور یون ہی حدیث ابن عمرؓ کی ہی کہا اونہون نے کہ دیکھے حضرت نے مجھپر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے پھر فرمایا کہ بیشک یہ کفار کے کپڑون سے ہین فَلَا تَلْبَسْهُمَا یعنی سو تو مت پہن اوسکو ساتھ صیغہ خطاب کے سو نہین لازم ہوتی ہی خاص نہی کرنے اونکے سے نہی تمام امت کی سو مبنی ہی یہ مسئلہ اوپر ایک مسئلہ مختلف فیہ اصول کے وہ یہ ہی کہ اختلاف ہی اہل اصول مین درمیان اسکے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر ایک کے امت سے کیا وہ حکم سب امت پر ہوتا ہی یا نہین وَالْحَقُّ الْأَوَّلُ یعنی اور پہلا ہی حکم حق ہی یعنی ایک کو جو حضرت نے حکم کیا وہی سب کے لیے ہی فَيَكُونُ نَهْيُهُ لِعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ نَهْيًا لِجَمِيعِ الْأُمَّةِ ترجمہ یعنی پس ہوا منع کرنا حضرت کا علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما کو منع واسطے سب امت کے کذا فی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار اور کہا بعض محققین نے کہ فرمانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ محمول ہی حالت تعلل پر لوگون کے اوسکی بجا آوری مین یعنی دقت تنگ آنے اور رنج ہونیکے لوگون سے حضرت نے یہ فرمایا کہ مقصود اسمین کمال توعیظ و تذکیر ہی نہ عدم نہی مثل جملہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ کے کہ مبین کمال تنگی سے ہی نہ مشعر خوبی کفر پر کذا سمعت من بقیۃ المحدثین المولوی الشیخ محمد التھانوی اور نہین معارض ہوتا ہی اس حرمت کو کپڑے رنگنا حضرت کا زردی سے وقت مان لیتے اس بات کے کہ وہ زردی کسم کی ہوتی تھی کیونکہ اصول مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ اِنَّ فِعْلَهُ الْخَالِي عَنْ دَلِيلِ التَّأَسِّي الْخَاصِّ لَا يُعَارِضُ قَوْلَهُ الْخَاصَّ بِالْأُمَّةِ ترجمہ یعنی فعل حضرت کا کہ خالی ہو دلیل پیروی سے کہ خاص ہی یعنی ساتھ حضرت کے نہین معارض ہوتا ہی قول اونکے کو کہ خاص ہی ساتھ امت اونکی کے انتہی فَالرَّاجِحُ تَحْرِيمُ الثِّيَابِ الْمُعَصْفَرَةِ ترجمہ سو راجح ہو گی حرمت کپڑون کسمی کی انتہی اور یون ہی نہین معارض ہوتا ہی درمیان رنگنے حضرت کے کپڑون کو سرخ اور حلہ حمر اسکے کہ ماؤل ہی وہ ساتھ مخطط کے اسلیے کہ نہی ان احادیث مین متوجہ ہی طرف ایک نوع خاص کے حمرت سے وَهِيَ الْحُمْرَةُ الْخَالِصَةُ عَنْ صِبَاغِ الْعُصْفُرِ كَذَا فِي نَيْلِ الْأَوْطَارِ ترجمہ

ف اور بعض علما کا مذہب حلت رنگ کسم ہی

ف اختلاف اس مسئلہ کا مبنی ہی اوپر اختلاف مسئلہ اصول کے

ف حق یہی ہی کہ جو حکم حضرت نے ایک پر کیا وہ سب امت پر ہوتا ہی

ف راجح ہونا تحریم ثیاب معصفر کا

اور وہ سرخی خالص ہی کسم کے رنگ سے یعنی اون حدیثون مین صرف خالص رنگ کسم کی ممنوع ہی بخلاف اور سرخیون کے
اور باقی اور رنگ سے ملے ہوے مقید ساتھہ کسی ترکیب کے کہ پھیکے ہین مفدم ور مضرج اور مورد سے درست ہین چنانچہ آگے
متن مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی آور یہ تینون رنگ مذکور حرام ہین مگر امام مالکؒ کے نزدیک کہ ان رنگون کے
لحاف وغیرہ گھر مین اوڑھنے جائز ہین جیسے کہا قسطلانی شارح بخاری نے وَقِيلَ يُكْرَهُ بِقَصْدِ الزِّينَةِ وَالشُّهْرَةِ
وَيَجُوزُ فِي الْمِهْنَةِ وَالْبُيُوتِ وَنُقِلَ عَنْ مَالِكٍ ترجمہ یعنی اور کہا گیا ہی کہ مکروہ ہی پہننا اوسکا ساتھہ قصد
زینت اور شہرت کے اور جائز ہی پہننا اوسکا کاروبار کرنے مین اور گھر مین اور نقل کیا گیا ہی امام مالکؒ سے مصنفی مین قَالَ
مَالِكٌ فِي الْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ لِلرِّجَالِ فِي الْبُيُوتِ لَا أَعْلَمُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَرَامًا وَغَيْرُ ذَلِكَ
مِنَ اللِّبَاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ ترجمہ یعنی کہا امام مالکؒ نے ملاحف معصفرہ کے باب مین واسطے مردون کے گھرون مین اپنے
نہین جانتا ہون مین کوئی شی اوس سے حرام اور سوا اوسکے پوشاک سے بہتر ہی نزدیک میرے حاصل کلام کا قول
ساتھہ معصفر کے ہی بغیر تحریم کے انتہی مترجم لکھتا ہی عینی صاحب مصفی کی تعاقب اسکا کیا گیا ہی اس قول کا ساتھہ حدیث
عبداللہ بن عمر کے کہ حضرت نے دیکھی اوپر ایک چادر رنگی ہوئی کسم کی پھر بطور انکار کے فرمایا مَا هَذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ
ترجمہ یعنی کیسی ہی یہ چادر تجھہ پر سو معلوم کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ناپسند رکھنا اوسکا حضرت سے کہا عبداللہؓ نے
کہ آیا مین اپنے گھر اور گھر والے تنور جلا رہے تھے پھر ڈالدی مینے وہ چادر تنور مین پھر گیا مین حضرت کے پاس اور آگاہ کیا مینے
حضرت کو اوس ماجرے سے سو فرمایا آپ نے کہ کیون نہ اوڑھادی تو نے وہ اپنی کسی گھر والی عورت کو اسلیے کہ کچھہ ڈر نہین اوسکے
اوڑھنے مین عورتون کو چنانچہ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہی انتہی اور امام شافعی رحمہ اللہ ساتھہ سند اپنی کے انس بن مالکؓ
سے روایت کرتے ہین إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ رَجُلٌ ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ زعفران کا رنگا ہوا پہنے مرد انتہی اسی واسطے اکثر اہل علم نے حکم ساتھہ تحریم مزعفر اور معصفر کے
مردون کے حق مین کیا ہی اور جائز رکھا عورتون کے لیے اور مکروہ نہین لباس رنگا ہوا گیروا اور مانند اوسکے کا نہ مردون کو

نہ عورتون کو انتہی متن وآن دیگر کہ مرکب ست بجز از سہ رنگ کہ سپید و زرد و نیل ست اختلاطی نپذیرد ترجمہ
یعنی اور وہ دوسرا رنگ کہ مرکب ہی سوائے تین رنگ سے کہ سپید اور زرد اور نیل ہی ملاؤ نہین قبول کرتا ہی انتہی شرح
یعنی مرکب ہوتا ہی وہ ساتھہ ترکیب اختلاطی کے تین رنگ کے ساتھہ سپید یا زرد یا نیل کے اور سوا ان تین رنگون کے اور رنگون کے

مذہب امام مالکؒ کا جواز لحاف وغیرہ سے ح مین ا

ساتھہ ترکیب اختلاطی نہین دیا جاتا ہی موافق عرف اور عادت کے اور اختلاط کے معنی ملنے کے ہین اور یہ سب اقسام ترکیب سے ہین
اور اوسکے کئی درجے ہین چنانچہ آگے خود ماتن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرینگے جاننا چاہیے کہ جتنے رنگ سرخ و زرد و سبز سیاہ و
سفید وغیرہ ہین سب اعراض ہین عرض اوسکو کہتے ہین جو بذاتہ قائم نہو بلکہ کسی اور چیز کو عارض ہو اور اوسکے ساتھہ قائم ہو جیسے

ف بیان عرض ہونے رنگون کا

سپیدی کہ ساتھہ کپڑے اور کاغذ کے قائم ہوتی ہی اور یون ہی سیاہی وغیرہ کہ اگر الگ کرو اوسکے معروض سے تو الگ ہوکر
قائم ساتھہ ذات اپنی کے نہوسکے اور اکٹھا ہونے اونکے سے ایک شی پر اونہین ترکیب حاصل ہوجاتی ہی جیسے عکس کسی چیز کا آئینہ
رنگین مین ہو وہ ہو تو رنگ اوس عکس کا مرکب ہوگا رنگ اوس آئینے اور اوس چیز سے اور ایسے ہی حال رنگ قوس قزح کا ہی

متن تفصیل آنکہ اگر مختلط با سفیدی شود اولین درجہ سپیدی کم و سرخی غالب و آنرا زعفرانی گویند یعنی برنگ گل زعفران و
دومی کہ سپیدی بہ نسبت اول فی الجملہ زیادہ دارد و آن را مورّد گویند یعنی سیر گلابی و سومی کہ دروی سپیدی مساوی سرخی باشد

ف تفصیل رنگ معصفر مرکب سپیدی سے

و آنرا گلابی نیم سیر گویند و این ہر سہ درجہ حرام ست ترجمہ یعنی تفصیل اسکی یہ ہی کہ جو ملا ہو ساتھہ سپیدی کے ہو تو اوسکے کئی درجے
ہین اول درجہ وہ کہ سپیدی کم اور سرخی غالب ہو اوسکو زعفرانی کہتے ہین یعنی زعفران کے پھول کا سا رنگ اور دوسرا درجہ وہ کہ سپیدی
بہ نسبت اول کے زیادہ ہو اوسکو مورّد کہتے ہین یعنی گلابی سیر تیسرا درجہ وہ کہ سپیدی برابر سرخی کے ہو اوسکو گلابی نیم سیر کہتے ہین

ف بیان حرمت تینون درجے رنگ معصفر مرکب کے

اور یہ تینون درجے حرام ہین انتہی شرح جاننا چاہیے کہ مراد قول ماتن رحمۃ اللہ علیہ مین ساتھہ لفظ زعفرانی کے سرخی زعفران
کی سی ہی کہ نسبت کیا سرخی اوسکی کو ساتھہ سرخی زعفران کے یعنی حرام ہی سرخی کسم کی وہ سرخی کہ زعفران کے پھول کے مانند ہو اور یہ
سرخی تیز اور شوخ ہوتی ہی اور گلابی کی سرخی سے بڑھکر ہوتی ہی عربی مین مضرج اوسی کو کہتے ہین اسلیے کہ یہ فوق ہی مورّد سے اور
کم ہی مشبع سے اور جو ایسا ہووے مضرج ہی ابو داود مین ہشام سے ہی اَلْمُضَرَّجَةُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِمُشْبَعَةٍ وَّلَا مُوَرَّدَةٍ
ترجمہ یعنی مضرج وہ رنگ ہی کہ نہ مشبع ہو یعنی گہرا اور نہ مورّد یعنی گلابی اور اسی لیے اوسکو مزعفر نکہا کیونکہ مزعفر وہ ہی جو خود زعفران
سے رنگا جاتا ہی بخلاف اسکے کہ مشابہ ہو ساتھہ زعفران کے اس زعفرانی مین یای تشبیہی ہی بخلاف مزعفر کے کہ اوسکو جو زعفرانی کہتے ہین

ف تحقیق لفظ مزعفر اور زعفرانی

اوسمین یای نسبتی ہی اور یہ تینون رنگ حرام اسلیے ہین کہ ان مین دو حرف گلابی کو مورد شامل ہی اور داخل ہین یہ دونون مورد مین اور
مورّد وہ رنگ ہی کہ مشابہ ہو ساتھہ رنگ ورد یعنی پھول گلاب کے اور گلاب کے پھول کے سیر اور نیم سیر دونون رنگ ہوتے ہین سیر گلاب
اور نیم سیر موسمی گلاب اور اوسکے اوپر کا درجہ داخل ہی مضرج مین کہ وہ مقدم ہے اوتر تا اور مورّد سے چڑھتا ہی تحقیق انکی اوپر ہو چکی ہی

متن و چہارمی آنکہ سپیدی غالب و سرخی عصفر مغلوب و آنرا کم سیر گلابی گویند و در ہندی پھیکا گلابی گویند حلال ست علی ہذا القیاس

ف گلابی پھیکا جائز ہی

درجہا کہ بعد ازان پیدا شوند مانند پیازی وخوانن ترجمہ یعنی چوتھا درجہ یہ ہی کہ سپیدی اوسمین غالب اور سرخی کسم کی مغلوب ہو کہ
اوسکو کم سیر گلابی کہتے ہین اور ہندی مین پھیکا گلابی کہتے ہین یہ حلال ہی اور اسی قیاس پر وہ درجے ہین جو اسکے بعد پیدا ہوتے ہین
مانند پیازی وغیرہ کے انتہی شرح یہ اقسام اسلیے حلال ہین کہ اون تینون قسمون محرمہ مذکورہ مین داخل نہین ہین اور حدیث شریف
مین لفظ مطلق مورد کا وارد ہی اور مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر اور وہ وہی رنگ ہی جس مین گلاب کے پھول کا سا رنگ ہو کروے
سیر اور نیم سیر ہی فقط اور اسلیے اوسکو پھیکا گلابی کہتے ہین کہ اوسمین گلاب کے پھول کی سی سرخی مگر کم اوس سے ہوتی ہی سو یہ داخل ہوگا اوسمین
جیسے نہین داخل ہوتا ہی پانی مقید پانی مطلق مین تشریح اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی عینی اور فتح الباری شرح بخاری مین ہی
وَقِيلَ يُكْرَهُ لُبْسُ الثَّوْبِ الْمُشْبَعِ بِالْحُمْرَةِ دُونَ مَا كَانَ صِبْغُهُ خَفِيفًا ترجمہ یعنی اور کہا گیا ہی کہ
مکروہ ہی پہننا اوس کپڑے کا جو گہرا رنگا ہو ساتھ سرخی کے سوائے اوسکے کہ ہو رنگ اوسکا ہلکا کہ وہ ہلکا درست ہی انتہی متن و دوم
اختلاط زردی با عصفر درجہ اول زردی کم و سرخی غالب آن را نارنجی گویند و دوم زردی زیادہ از اول و آن را سنہر گویند سوم آنچہ
قریب و بیست مانند چنپئی این ہمہ اقسام حرام ست ترجمہ اور جو رنگ کسم کا ملا ہو ساتھ زردی کے اوسکے بھی کئی درجے ہین اول درجہ
وہ ہی کہ اوسمین زردی کم اور سرخی زیادہ ہو اوسکو نارنجی کہتے ہین اور دوسرا درجہ وہ ہی کہ زردی اوسمین بہ نسبت پہلے کے زیادہ ہو مگر
سرخی سے مغلوب ہی اوسکو سنہرا کہتے ہین یعنی مشابہ ساتھ زر سرخ خالص کے کہ ذاتی رنگ سونے کا ایسا ہی ہوتا ہی اور تیسرا درجہ وہ ہی
جو اوس سے قریب ہی مانند چنپئی کے یہ سب قسم حرام ہین انتہی شرح یہ سب حرام بسبب غلبہ کسم کے ہین اور اعتبار ہی واسطے غلبہ
کے تحقیق اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی متن و چہارم آنچہ درو زردی بیشتر سرخی عصفر مغلوب مانند طلائی و کسیری و مانند
رنگ زرد چوب و ہارسنگار و درس این ہمہ اقسام جائز ست ترجمہ اور چوتھا درجہ یہ ہی کہ اوسمین زردی گہری اور سرخی کسم کی کم ہو
جیسے طلائی اور کسیری اور مانند ہلدی اور ہارسنگار اور ورس کے یہ سب اقسام جائز ہین شرح ماتن رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کی عبارت
مین رنگ سنہرا اور زعفرانی حرام لکھا اور یہان طلائی اور کسیری جائز فرمایا اور باعتبار لغت کے معنون مین سنہرا اور طلائی ایک ہی اور
یون ہی زعفرانی اور کسیری ایک ہی کیونکہ طلا سونے کو کہتے ہین اور زعفران کسیر کو کہتے ہین لیکن عرف مین اہل ہند کے
انمین فرق ہی وہ سنہرا اوسکو کہتے ہین جس مین سرخی غالب ہی اور زردی مغلوب اور رنگ طلائی عکس اوسکے کو اور علاوہ عرف کے
لغوی معنی طلائی کے طمع بھی آئے ہین اور سونے کا ملمع جو ہلکا ہوتا ہی اوسمین سرخی کم اور زردی زیادہ ہوتی ہی اور یون ہی زعفرانی
اور کسیری ہی اور یہ اقسام مذکورہ جائز اسلیے فرمائے کہ انکی حرمت مین کوئی نص نہین وارد ہوئی اور نہ بسبب داخل ہونے انکے

یہی قسم چہارم کہ متن مین مذکور ہی

تفصیل رنگ عصفر بہ زردی

اقسام حرام اوسکے

اقسام جائز اوسکے

دفع تناقض کلام ماتن

وجہ جواز اقسام مذکورہ کی

تحت مین مطلق کے اور اعتبار غلبے کا نصف مین اور نصف سے زیادہ مین ہوتا ہے چنانچہ اسکا ذکر آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور
زردی کے غلبے کا اعتبار نہین کیونکہ پہننا صرف زرد کپڑے کا حضرت سے ثابت ہے جیسے سنن ابو داؤد مین ہے کہ لَمْ یَکُنْ شَیْءٌ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الصُّفْرَةِ ترجمہ یعنی کوئی رنگ بہت پیارا نتھا حضرت کو زرد رنگ سے وَکَانَ یَصْبُغُ ثِیَابَهُ
کُلَّهَا حَتّٰی عِمَامَتَهُ ترجمہ اور رنگتے تھے آنحضرت زردی سے اپنے سب کپڑے عمامے تک کذا فی نظم الدرر اور مشکوۃ
مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اَنَّهُ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰی تَمْتَلِئَ ثِیَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ
فَقِیْلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْهَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِهَا ثِیَابَهُ کُلَّهَا حَتّٰی عِمَامَتَهُ ترجمہ یعنی تھے ابن عمرؓ کہ رنگتے
داڑھی اپنی زردی سے یہان تک کہ آلودہ ہوجاتے کپڑے اون کے زردی سے کہا گیا اون سے آپ کیون رنگتے ہو زرد کہا کہ
کہا بیشک دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ رنگتے تھے زردی سے یعنی داڑھی اور نتھی کوئی چیز پیاری ہمے قد کی
مین طرف آنحضرت کے زردی سے اور بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن عمرؓ رنگتے تھے زردی سے اپنے سب کپڑے یہانتک
کہ پگڑی اپنی بھی انتہی کہا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے کہ کہا بعضون نے کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالون کا ہے اور بعضون
نے کہا کہ مراد رنگنا کپڑون کا ہے اور یہی اشبہ ہے کیونکہ نہین منقول ہے حضرت سے رنگنا بالون کا بموجب روایات اچھا اور اقوال مرجحہ کے
مثل تصحیح شمائل ترمذی وغیرہ کے بسبب سپید نہونے بالون کے مگر چند بال گنتی کے اور واضح ہو کہ جو بعضون نے کہا ہے کہ مراد رنگنے سے
صرف رنگنا داڑھی کا ہے کپڑون کا نہین اونکے جواب مین صاحب نیل الاوطار لکھتے ہین بیان مین مسئلہ کے قَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ
الْعُلَمَاءِ بِالْکَرَاهَةِ التَّنْزِیْهِ وَحَمَلُوا النَّهْیَ عَلٰی هٰذَا لِمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ زَادَ فِیْ رِوَایَةِ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِهَا ثِیَابَهُ کُلَّهَا وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ النَّهْیُ مُنْصَرِفٌ اِلٰی مَا یُصْبَغُ مِنَ الثِّیَابِ وَکَاَنَّهُ
نَظَرَ اِلٰی مَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ ذِکْرِ مُطْلَقِ الصَّبْغِ بِالصُّفْرَةِ فَقَصَرَهُ عَلٰی صَبْغِ اللِّحْیَةِ دُوْنَ الثِّیَابِ وَ
جَعَلَ النَّهْیَ مُتَوَجِّهًا اِلَی الثِّیَابِ وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلٰی تِلْکَ الزِّیَادَةِ الْمُصَرِّحَةِ بِاَنَّهُ کَانَ یَصْبُغُ ثِیَابَهُ
بِالصُّفْرَةِ انتہی ترجمہ یعنی کہا ایک جماعت علما نے کہ رنگ کسم کا مکروہ تنزیہی ہے اور حمل کیا انھون نے نہی کو اسپر اسلیے
کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ابن عمرؓ سے ہے کہا انھون نے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے زردی

زیادہ کیا ہی روایت مین ابو داؤد اور نسائی نے کہ بیشک رنگتے تھے زردی سے سب کپڑے اپنے اور کہا خطابی نے کہ
نہی پھرنے والی ہی طرف اوس چیز کے کہ رنگے جاتے ہین کپڑون سے یعنی کپڑے رنگنا زردی سے منع ہین سو گویا اوسنے نظر کی
طرف اوسکے جو بخاری اور مسلم مین ہی ذکر مطلق زرد رنگ کا سو مقصر کیا اوسنے نہی کو رنگنے پر داڑھی کے سوا کپڑون کے
اور کیا نہی کو متوجہ طرف کپڑون کے اور نہین التفات کیا اوسنے طرف اوس زیادتی کے جو تصریح کرنیوالی ہی طرف اسکے کہ
بیشک وہ رنگتے تھے کپڑے اپنے زردی سے انتہی اور علاوہ اسکے اگر رنگنا مخصوص ساتھ داڑھی کے کیا جاوے تو نص
نے جیسے نہین چاہیے کہ استعمال اوسکا داڑھی کے سوا لباس مین منع ہی اور یہ بات یون نہین ہی جیسا کہ نیل الاوطار مین ہیج
وَرَفِيْدِ حدیث ابو داؤد اور نسائی کے ابن عمرؓ سے ہی اِنَّهٗ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ وَيَدَّهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ الحدیث ترجمہ
مگر وہ ہی ابن عمرؓ رنگتے تھے کپڑے اپنے اور تیل ڈالتے تھے بالون مین ساتھ زعفران کے آخر حدیث تک لکھا ہی
اختلاط منذری وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَرَادَ خِضَابَ اللِّحْيَةِ بِالصُّفْرَةِ وَقَالَ
وَبَعْضُهُمْ اَرَادَ تَصْفِيْرَ ثِيَابِهٖ وَتَلْبِسَهٗ ثِيَابًا صُفْرًا انتہی وَيُؤَيِّدُ الْقَوْلَ الثَّانِيْ تِلْكَ الزِّيَادَةُ
الَّتِيْ اَخْرَجَهَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَوْلُهٗ حَتّٰى عِمَامَتَهٗ بِالنَّصْبِ وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ
صِبْغِ الثِّيَابِ بِالصُّفْرَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ الْعُصْفُرِ انتہی ترجمہ کہا
منذری نے کہ اختلاف کیا ہی لوگون نے اسمین کہا بعض اونکے نے کہ مراد رنگنے داڑھی سے ہی ساتھ زردی کے اور کہا
اور ون نے کہ مراد زرد کپڑے رنگنا ہی اور پہننا اونکا ہی اور تائید کرتی ہی قول ثانی کو یہ زیادتی کہ نکالا ہی اوسکو ابو داؤد اور نسائی
نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہان تک کہ اپنا عمامہ بھی اور حدیث دلالت کرتی ہی مشروعیت پر رنگنے کپڑون کے
زردی سے اور بیشک آگے ہو چکا ہی کلام اوسمین بیچ بیان حرمت رنگ کسم کے مردون کے حق مین یعنی زردی جو منع ہی وہ
صرف کسم کی ہی نہ سوا اسکے جیسا کہ گذر چکا ہی ساتھ قول اوسکے کے کہ وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِاَنَّ الصُّفْرَةَ الَّتِيْ كَانَ
يَصْبُغُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ صُفْرَةِ الْعُصْفُرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَيُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا
سَيَاْتِيْ فِيْ بَابِ لُبْسِ الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرَانِ انتہی ترجمہ اور ممکن ہی جمع درمیان دونون قولون کے باین طور کہ البتہ وہ زردی کہ رنگتے تھے ساتھ اوسکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر زردی کسم کی ہی کہ منع فرمایا ہی اوس سے اور مؤید ہی اس توفیق کو وہ چیز عنقریب آتی ہی بیچ

(۲) متن مین مذکور ہی

تفصیل رنگ عصفر سے زردی ... قائم ...

بیان رنگنے کپڑون سفید اور سیاہ کے حدیث ابن عمر رض سے کہ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے کپڑے ساتھ زعفران کے
انتہی اور تحقیق زعفران کے رنگ کی آگے آتی ہی انشاء اللہ تعالی اور اگر کہا جاوے کہ مشکوۃ کی حدیث مذکور مین جو حضرت کے کپڑے
رنگنے کا زردی سے بیان ہی سو وہ قبل نسخ کے تھا تو کہتا ہون مین اوس حال مین کہ جملہ قد کان کی ضمیر حدیث مذکور مین طرف
ابن عمر رض کے پھیری جاوے گی چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہین اور تقریر صحابہ مین اسکو کیا کہا جاویگا یعنی مقرر رکھنے
صحابہ کے اونکو اس فعل پر اور نہ انکار کرنے مین اونپر اسکے ارتکاب مین کیا کہا جاویگا سو نہین درست ہی یہان تاویل کرنی ساتھ
زردی داڑھی کے درست وہی ہی یا قول جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ مراد رنگنے سے کپڑونکا رنگنا ہی نہ غیر کا ہان اگر یون
کہا جاوے کہ پہلے جملے مین کہ انہ کان یصفر لحیتہ ہی بیان رنگنے بالون کا ہی اور جملہ اخیرہ مین کہ وقد کان یصبغ
بہا الخ ہی بیان رنگنے کپڑون کا ہی تو درست اور ٹھیک ہی اور مؤید ہی اس ہمارے قول کو قول صاحب فتح الودود کا کہ کہا ہی
وَقَدْ كَانَ يَصْبَغُ بِهَا اَيْ بِالصُّفْرَةِ الخ الظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ يَصْبَغُ بِهَا الشَّعْرَ وَاَمَّا الثِّيَابُ فَذِكْرُ
صِبْغِهَا فِيْمَا بَعْدَ النَّهْيِ انتہی ترجمہ یعنی اور بیشک رنگتے تھے ساتھ اوسکے یعنی زردی کے آخر حدیث تک
ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ رنگتے تھے ساتھ اوسکے بال ولیکن کپڑے رنگنے کا بیان سو اوس عبارت مین ہی جو اسکے بعد ہی اور
معدن الجواہر کے حاشیے مین اوپر قول اوسکے کہ مکروہ ہی پہننا کسمبی اور زعفرانی اور سرخ ... الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ اَشْهَرُ
کہ مراد زرد سے زرد مائل بسرخی ہی مثل سنہرے کے کیونکہ صرف زرد کا پہننا حضرت ... اسکے سین غیر منقوطہ بوٹی زرد رنگ ہی
علیہم سے ثابت ہی سو یہ تاویل کرنی چاہیے کہ موافقت ہو جاوے قول ... ہی کے ہی مشہور زمانہ خوشبوؤن کی ہی ...
محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ تعالی اور مؤید ہی اوسکو تقریر حضرت خاتم ... انشاء اللہ تعالی اور اسی پر محمول ہین
صاحب الحنفیۃ المحدث مولوی شیخ محمد تھانوی نے مولوی محمد صادق ... قیس بن سعد کہ انہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ سرہ العزیز سے حکم رنگ سرخ و زرد وغیرہ معصفر و مز ... بِنَبِيَّتِهِ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْوَرْسِ عُكْنَةً
کو ملحوظ رکھنا چاہیے شعر سرخ و زرد دیکہ در خور ... شرح ابی داؤد تحت حدیث ابن عمر رض رسول اللہ
حاضرین مجلس پر یہ کیفیت ہوئی کہ بیان سے باہر ... یصبغ بالورس فقد جاء ذلک وجاء فی الاحرام وقد
وَاَمَّا الْاَصْفَرُ مِنْ غَيْرِ الزَّعْفَرَانِ الزَّعْفَرَانِ وَجَاءَ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا يَحْضُرُ طَاوُسُ وَالنَّخْعِيُّ
کا مردون کو ولیکن جو زرد رنگ کہ سواے ... قیس بن سعد نے آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھی ہیچ حدیث شریف کے

کہ مزعفر و شبیہ مزعفر نباشد جائز ست لباس زرد کہ از گل عصفر رنگ کردہ باشند پوشیدن آن لباس ہم مکروہ ست انتہی نیل الاوطار

میں بیچ شرح حدیث ابن عمر رض کے ہے اِنَّهٗ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ وَيَدَّهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ

ثِيَابَكَ وَتَدَّهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ اَحَبَّ الْاَصْبَاغِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَدَّهِنُ بِهٖ وَيَصْبُغُ ثِيَابَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ

اَنْ اَصْبُغَ بِهَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَرَادَ خِضَابَ اللِّحْيَةِ

بِالصُّفْرَةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ وَيَلْبَسُ ثِيَابًا صُفْرًا وَيُؤَيِّدُ الْقَوْلَ الثَّانِيْ تِلْكَ الزِّيَادَةُ

الَّتِيْ اَخْرَجَهَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَوْلُهٗ حَتّٰى عِمَامَتَهٗ بِالنَّصْبِ وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ

صَبْغِ الثِّيَابِ بِالصُّفْرَةِ وَفِيْهِ اَيْضًا مَشْرُوْعِيَّةُ الْاِدِّهَانِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَشْرُوْعِيَّةُ صِبَاغِ

اللِّحْيَةِ بِالصُّفْرَةِ انتہی ترجمہ یعنی البتہ ابن عمر رض رنگتے تھے کپڑے اپنے اور چکنا کرتے تھے بالوں کو زعفران سے

سو کہا گیا اون سے آپ کیوں رنگتے ہو کپڑے اپنے اور چکنے کرتے ہو بال زعفران سے سو کہا ابن عمر رض نے البتہ دیکھا میں نے

صبغ الثیاب بالصفرۃ … نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چکنے کرتے تھے بال تیل سے ساتھ زعفران کے

منذری نے کہ اختلاف کیا ہے لو … ینے روایت کی ہے اسکو احمدؒ نے اور نکالا ہے بخاریؒ اور مسلمؒ نے حدیث عبید بن جریج سے انہوں

اور روں نے کہ مراد زرد کپڑے … زردی سو بیشک دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے ساتھ

نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہاں … ون کپڑے زعفران سے کہا منذری نے کہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس میں

زردی سے اور بیشک آگے ہو چکا ہے کلام اوسمیں بیچ … زردی کے اور کہا اوروں نے کہ مراد زرد کپڑے رنگنا اور پہننا اونکا

صرف کسم کی ہے نہ سوا اسکے جیسا کہ گذر چکا ہے ساتھ … منے وسلم داؤد اور نسائی نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہاں

يَصْبُغُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ … کمنے کپڑوں کے زردی سے اور بیچ اس حدیث کے ہے بھی مشروعیت

سَيَاْتِيْ فِيْ بَابِ لُبْسِ الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَ … ھی کا ساتھ زردی کے انتہی اور ایسے ہی ہے تن کا رنگ

يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرَانِ انتہی ترجمہ ورمکن … ہو کرتے تھے مجھ سے بقیۃ المحدثین لوی شیخ محمد تھانوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر زردی کسم کی ہے کہ منع فرمایا ہے اس سے اور مؤید … استاد الآفاق مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے

سند مشکوۃ شریف اور سنن ابو داؤد کی کرتا تھا تو ان ایام میں ایکدن صبح کیوقت ایک گھڑی دن بھی نہیں چڑھا ہوگا
حضرت مولانا ممدوح کی خدمت میں واسطے سند کے حاضر ہوا تو اوسوقت حضرت استاد مسبوق الذکر ایک فرد رضائی کی اوڑھے
بیٹھے تھے استر اوسکا برنگ زرد خالص سن سے رنگا ہوا تھا اور اوپر کا ابرہ اوسکا اودا رنگا ہوا تھا قریب دوپہر تک حضرت استاد
ممدوح اوسی رضائی کو اوڑھے ہوئے اس خاکسار اور اور طلبہ کو سبق دیتے رہے پھر اس خاکسار نے بھی اتباعاً لھم ایک رضائی کہ
ابرہ اوسکا عاقل خانی اور استر اوسکا صرف زرد کہ سن سے رنگا ہوا تھا طیار کرائی اور اکثر اوقات اوسکو اوڑھ کر واسطے سند کے
حاضر خدمت سراپا افادت حضرت استاد الآفاق مسبوق الذکر کے ہوا کرتا تھا اور واضح ہو کہ ورس نام ہے ایک گھاس
کا کہ ملک یمن میں وہ اکثر ہوتی ہے نیل الاوطار میں ہے اَلْوَرْسُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَسُكُونِ الرَّاءِ بَعْدَهَا سِينٌ مُهْمَلَةٌ
نَبْتٌ أَصْفَرُ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ يُصْبَغُ بِهَا انتہی ترجمہ ورس ساتھ فتح واو اور سکون رے کے کہ بعد رے کے سین غیر منقوطہ
ہی ایک بوٹی ہے زرد رنگ خوشبو والی رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے انتہی اور نہایہ میں ہے اَلْوَرْسُ نَبْتٌ أَصْفَرُ يُصْبَغُ
بِهِ وَالْوَرْسِيَّةُ الْمَصْبُوغَةُ بِهِ انتہی ترجمہ یعنی ورس بوٹی زرد رنگ ہے رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے اور ورسیہ منسوب
طرف اوسکے ہے یعنی کپڑا رنگا ہوا ساتھ ورس کے انتہی ابو طیب نے شرح سنن ترمذی میں لکھا ہے اَلْوَرْسُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَسُكُونِ
الرَّاءِ بَعْدَهَا سِينٌ مُهْمَلَةٌ نَبْتٌ أَصْفَرُ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيُصْبَغُ بِهِ بَيْنَ الصُّفْرَةِ وَالْحُمْرَةِ أَشْهَرُ
طِيبٍ فِي بِلَادِ الْيَمَنِ انتہی ترجمہ یعنی ورس ساتھ فتح واو کے اور سکون رے کے بعد اوسکے سین غیر منقوطہ بوٹی زرد رنگ ہے
خوشبودار رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے اور رنگت اوسکی درمیان زردی اور سرخی کے ہے مشہور زیادہ خوشبوؤں کی بیچ یمن کے
شہروں میں کے انتہی اور حد جواز اوسکے رنگ کی عدم تناثر اور تفاوح ریح ہے کما ستعرف انشاء اللہ تعالی اور اسی پر محمول ہیں [illegible]
بر اکندن ۱۲ پراگندہ شدن ۱۲
ماتبع کا اور بعض علما جو مطلق ورس کے رنگ کو جائز کہتے ہیں تمسک بحدیث قیس بن سعد کہ انہ قال أتانا النبي صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَرَأَيْتُ أَثَرَ [illegible]
عُكَنِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ كَمَا قَالَ فِي فَتْحِ الْوَدُودِ شَرْحِ أَبِي دَاوُدَ تَحْتَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ الخ قِيلَ وَلَعَلَّهُ كَانَ يَصْبُغُ بِالْوَرْسِ فَقَدْ جَاءَ ذَلِكَ وَجَاءَ فِي الْإِحْرَامِ وَفِيهِ
وَرْسِيَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فَلَا يُنَافِيهِ نَهْيُ التَّزَعْفُرِ وَجَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ [illegible] النَّخْعِيَّ
الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ انتہی ترجمہ کہا قیس بن سعد نے آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیچ حدیث شریف کے

اوسکے پانی کہ ٹھنڈے ہوویں ساتھ اوسکے پھر غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بعد اوسکے لایا مین ایک چادر زرد پس اوڑھی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیکھا مینے اثر زردی ورس کا اوپر شکن شکم مبارک کے روایت کی اسکی ابن ماجہ نے جیسے بیان کیا ہے فتح الودود شرح ابو داود کے بیچ حدیث ابن عمر رض کے کہ البتہ رنگتے تھے ابن عمر رض داڑھی اپنی کو الخ کہا بعضون نے شاید رنگتے تھے ساتھ ورس کے سو بیشک آیا ہے بیچ حدیث کے رنگنا لحیہ کا ساتھ ورس کے اور آیا یہ کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا ملحفہ ورسیہ یعنی چادر زرد رنگ روایت کیا اسکو ابن سعد نے پس نہین منافی ہے زردی ورس کو منع ہونا زردی زعفران کا اور آیا ہے حدیث مین کہ البتہ ملائکہ نہین حاضر ہوتے ہین جنازے پر اوس شخص کے کہ بسا گیا ہو ساتھ خوشبو زعفران کے انتہی سو جواب دیا گیا ہے اوس سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَلَا إِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ الخ ترجمہ یعنی خوشبو مردون کی وہ ہے کہ ظاہر ہو خوشبو اوسکی اور چھپا ہو رنگ اوسکا اور خوشبو عورتونکی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور چھپی ہو خوشبو اوسکی روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے اور قاعدہ اصول کا ہے کہ جب نہی و اثبات جمع ہون تو ترجیح نہی کو ہوتی ہے بخلاف نفی و اثبات کے کہ وہان اثبات مقدم ہوتا ہے سو نہ مقبول ہوگا قول اون بعض کا مقابلے مین انکے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مین اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے وَالْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ يَنْبَغِي لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَطَيَّبُوا بِمَا لَهُ رِيحٌ وَلَا يَظْهَرُ لَهُ لَوْنٌ كَالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ وَالْعِطْرِ وَالْعُودِ وَأَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُمُ التَّطَيُّبُ بِمَا لَهُ لَوْنٌ كَالْخَلُوقِ وَالْعَبِيرِ وَنَحْوِهِ وَأَنَّ النِّسَاءَ عَلَى الْعَكْسِ مِنْ ذَلِكَ ترجمہ اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ البتہ جائز ہے واسطے مردون کے خوشبو لگانا اوس چیز سے کہ خوشبو اور نہ ہو رنگ اوسکا نہ ظاہر ہو جیسے مشک اور عنبر اور عطر اور عود کہ ہندی مین اوسکو اگر کہتے ہین اور البتہ مکروہ ہے مردونکو خوشبو لگانا زردی پیز سے کہ رنگ اوسکا ظاہر ہو جیسے خلوق کہ ایک نوع خوشبو کی ہے اور عبیر اور مثل اسکے اور اشیا کہ ظاہر اللون اور خفی الریح ہون اور صرف کسم رتون کا برعکس اس حکم کے ہے یعنی قسم ثانی جائز اور قسم اول ناجائز انتہی اور بعض صحابہ سے جو خلوق کا پہننا ثابت ہے وہ محمول ہے یصبغ بہا لمعات شرح مصابیح مین ہے اس حدیث کی شرح مین الثَّالِثُ فِي اللَّفْظِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ سَيَأْتِي فِي بَابِ الْوَرْدِ وَمَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ كَالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ قَالَ الْعُلَمَاءُ هَذَا إِذَا كَانَتْ يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ تَخْرُجْ وَكَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلَهَا التَّطَيُّبُ بِمَا شَاءَتْ انتہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بیچ بیان لفظ کے یعنی وہ چیز کہ ظاہر ہو خوشبو اوسکی اور چھپا ہو رنگ اوسکا مثل عود اور عرق گلاب کے ہے اور

وہ چیز کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور چھپی ہو خوشبو اوسکی مثل مہندی اور کتم کے یعنی برگ نیل کے ہی کہ اوس سے خضاب کرتے ہین کہا
ہی علمانے یہ حکم یعنی منع ہونا قسم اول کا واسطے عورت کے اور جائز ہونا نوع ثانی کا واسطے اوسکے اوس حالت مین ہی کہ عورت
باہر نکلے گھر سے اور جس وقت خارج نہو گھر سے اور رہو وے نزدیک شوہر کے پس جائز ہی اوسکو خوشبو لگانا جس چیز سے کہ چاہے یعنی
استعمال قسم اول کا بھی جائز ہی انتہی وایضاً فیہا فی باب الترجل عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت
أطيب النبي صلى الله عليه وسلم بأطيب ما نجد حتى أجد وبيص الطيب في رأسه ولحيته قال
العلماء ولو تطيب المحرم بطيب يبقى أثره بعد الإحرام كالمسك والغالية لم يحرم بهذا و
إيراد الشيخ الحديث هنا إشارة إلى أن ذلك لا يختص بالإحرام الرابعة قال بعض الشارحين
في الحديث إشكال وهو أنه صلى الله عليه وآله وسلم قال إن طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي
لونه وفي هذا الحديث كان طيبه صلى الله عليه وسلم ما ظهر لونه قال والوجه أن يقال
كل طيب له لون وفي ذلك تشبه بالنساء ويكون ذلك اللون مزيناً للجمال كالصفرة و
الحمرة فذلك لا يجوز لهم وكل طيب لم يكن كذلك فهو جائز كالمسك والعنبر انتهى
ترجمہ مظاہر حق مین اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے تھی مین خوشبو لگاتی حضرت کو ساتھ بہتر
خوشبو کے کہ پاتی تھی مین یہان تک کہ پاتی تھی مین چمک خوشبو کی حضرت کے سر اور داڑھی مین فائدہ چوتھا اس
حدیث پر اشکال وارد کرتے ہین ساتھ اوس حدیث کے کہ خوشبو مردون کی وہ ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم
ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبو مین جب تو چمک ہوتی تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ مراد رنگ سے اوس حدیث مین وہ
رنگ ہی کہ اوسکے ظہور مین زینت و جمال ہووے مانند سرخ و زرد کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک عنبر کا پس وہ
ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل کے بھی جائز ہی نقلاً عن الشیخ اور شیخ نے بعد اسکے لکھا ہی وجوہ کہ در عفرہ
ست اگر در ظہور رنگ وی کہ سیاہی ست زینت و جمال اثبات کنند جائز نباشد انتہی ہدایہ مین باب الاحرام ثم قال الله
ثوباً مصبوغاً بورس ولا زعفران ولا عصفر لقوله عليه السلام لا يلبس المحرم في الإحرام ثوباً
زعفران ولا ورس إلا أن يكون غسيلاً لا ينفض لأن المنع للطيب لا للون وفي النخعي
اور نہ پہنے محرم کپڑے رنگے ہوئے ساتھ ورس یا زعفران یا کسم کے سبب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ کے بیچ حدیث شریف کے

کسم کا جس مین آمیزش نیل کی ہوتی ہی وہ کئی قسم کا ہی متن درجۂ اول آنکہ اختلاط نیل کمتر باشد مانند عباسی ترجمہ پہلا درجہ

کہ آمیزش نیل کی اوسمین کمتر ہو جیسے عباسی متن و بعد ازان نافرمانی و آنچہ قریب و بسیت حکم ست ترجمہ اور بعد اوسکے نافرمانی

ہی اور جو قریب نافرمانی کے ہی حرام ہی متن و دیگر رنگہائیکہ نیل ردی بسیار باشد و سرخی عصفر کم مانند اودہ و بعد ازان فالسی و

شفتالوی و کاسنی و سوسنی و آسمانی و دھانی و نیلہ و کوکئی و کنجی این ہمہ جائز ست ترجمہ اور دوسرے وہ رنگ کہ نیل اوسمین بہت ہو

اور سرخی کسم کی تھوڑی ہو جیسے اودا اور بعد اوسکے فالسی اور شفتالوی اور کاسنی اور سوسنی اور آسمانی اور دھانی اور نیلہ اور

کوکئی اور کنجی یہ سب جائز ہین انتہی شرح یہ جائز اسلیے ہین کہ ان رنگون مین غلبہ نیل کا اور سرخی کسم کی مغلوب ہوتی ہی اور

اعتبار غلبے کا ہی اور حضرت رسالت مآب نے اسی کو منع فرمایا ہی جس مین سرخی غالب ہو جیساکہ حدیث مورد او رصحیح

مین گذر چکا ہی سو اون کے جواز مین کسی کو کلام نہین اگرچہ کسی محل پر بسبب کسی قید کے اونمین سے کوئی رنگنا جائز ہون جیساکہ

عالمگیری مین ہی وَلَا یَجُوْزُ صَبْغُ الثِّیَابِ اَسْوَدَ وَاَکْهَبَ تَاَسُّفًا عَلَی الْمَیِّتِ ترجمہ اور نہین جائز رنگنا کپڑو نکا

سیاہ یا بینجنی واسطے سوگ مردے کے انتہی اور قواعد مقررہ سے ہی اَلتَّقْیِیْدُ فِی الرِّوَایَةِ یَدُلُّ عَلٰی نَفْیِ مَا عَدَاہُ

ترجمہ مقید کرنا ذکر کسی چیز کا روایت مین دلالت کرتا ہی نفی ہونے پر اس حکم کے اون چیزون سے جو اوس روایت مین مذکور نہین

انتہی واضح ہو کہ ماتن رحمۃ اللہ علیہ نے یہان پر جتنے رنگ نیل کے جائز تھے مرکب اور غیر مرکب اون سب کا بیان کر دیا بسبب مجانست کے

اور در مختار مین ہی وَکُرِہَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ لِلرِّجَالِ وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الْاَلْوَانِ انتہی ملخصًا

ترجمہ اور مکروہ ہی پہننا کسنبے اور زعفرانی کا مردون کو اور نہین مضایقہ ہی اور سب رنگون کے پہننے مین انتہی منح الغفار مین

وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الْاَلْوَانِ مِنَ الْاَبْیَضِ وَالْاَزْرَقِ وَالْاَشْقَرِ ترجمہ اور نہین مضایقہ ہی کسی رنگ کے پہننے

مین سفید اور نیلہ اور اشقر سے تحقیق اشقر کی غیاث اللغات مین ہی اشقر ہر شئی سرخ کہ رنگش بزردی و سیاہی زند و

بدین رنگ باشد آنرا اسپ رنگ گویند انتہی سو یہان اشقر وہی رنگ سرخ ہی جو مائل ہو ساتھ زردی اور سیاہی کے

واما زعفرانی رنگی بود کہ مصبوغ از زعفران شود حرام ست بدلیل حدیث نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَتَزَعْفَرَ

الرَّجُلُ یعنی نہی فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از آنکہ مرد مصبوغ سازد پارچہای خود را از زعفران

گویند حرام ست تا وقتیکہ رنگ زعفران باقی ست حد آن آنست کہ رنگش افشاندہ نشود و تیرہ نگردد و اگر

از اکثر روایات معلوم می شود کہ جائز ست ورنہ حرام ست واللہ تعالیٰ اعلم ترجمہ اور رنگ زعفرانی

رَسُوْلُ اللّٰهِ

لِلْاِحْرَامِ وَقَدْ

طَاؤُسٍ وَالنَّخَعِیِّ

کے بیچ حدیث شریف کے

رنگا گیا ہو حرام ہی ساتھ دلیل حدیث کے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے کہ مرد رنگے کپڑے لیپنے زعفران سے روایت کیا اوسکو مسلم نے اور اس رنگ کو مزعفر کہتے ہین حرام ہی
جب تک کہ رنگ زعفران کا باقی رہے اور حد حرمت کی وہ ہی کہ رنگ اوسکا نہ جھڑا ہوا اور نہ ماند ہوا ہو اور جو حد جھڑنے
اور ماند ہونے کو پہونچے تو اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ درست ہی اور نہین تو حرام ہی واللہ تعالی اعلم شرح
نووی مین بیچ شرح اس حدیث ور حدیث اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ کے
لکھا ہی هٰذَا دَلِيْلُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمُوَافِقِيْهِ فِي تَحْرِيْمِ لُبْسِ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ عَلَى الرَّجُلِ
ترجمہ یعنی یہ حدیثین دلیل ہین مذہب شافعی کی اور اونکی جو موافق اونکے ہین حرام کر دینے مین پہننے کپڑے مزعفر
کے مردون پر اور یہ حد جواز کی جو ابن رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہی حدیث قیلہ بنت مخرمہ سے معلوم ہوئی کہا اونھون نے
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ ترجمہ یعنی دیکھا
مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین کہ اوپر پرانی دو چادرین تھین رنگی ساتھ زعفران کے اور بیشک گرا دیا تھا اون
دو چادرون نے رنگ کو یعنی تیزی اونکے رنگ کی جاتی رہی تھی روایت کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور اوسکی شرح
انوار محمدی مین لکھا ہی کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ کسم یا زعفران کا رنگا کپڑا رنگ مٹنے کے بعد پہننا درست ہی انتہی اور
مفاتیح شرح مصابیح مین حدیث نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح مین لکھا ہی اَلثَّانِيَةُ فِي لَفْظِ التَّزَعْفُرِ اَلتَّزَعْفُرُ
اِسْتِعْمَالُ الزَّعْفَرَانِ وَالطِّيْبِ الْمُزَعْفَرِ فِي الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ اَلثَّالِثُ النَّهْيُ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلْحُرْمَةِ
قِيْلَ لِلْكَرَاهَةِ اَلرَّابِعَةُ قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُرَادُ بِهٰذَا النَّهْيِ الْكَثِيْرُ مِنْ ذٰلِكَ اَمَّا الْقَلِيْلُ فَقَدْ
وَرَدَتِ الرُّخْصَةُ بِذٰلِكَ لِلْمُتَزَوِّجِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
صُفْرَةً فِي اَثَرِ صُفْرَةٍ مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَلَمْ يُنْكِرْ وَهٰذَا فِي حَقِّ الرِّجَالِ اَمَّا النِّسَاءُ فَهُوَ لَهُنَّ
يَصْبُغُ بِهَا الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ اِذَا لَمْ يَخْرُجْنَ مِنَ الْبَيْتِ انتہی ترجمہ فائدہ دوسرا بیچ تحقیق لفظ تزعفر
سیاتی فی بیتہ مین استعمال کرنیکو زعفران کے یا استعمال کرنیکو اوس خوشبو کے جس مین زعفران ملا ہو کپڑے مین اور
يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرِ مین تیسرا فائدہ بیان مین تحقیق نہی کے نہی اس حدیث مین استعمال زعفران سے حرمت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے ہی چوتھا فائدہ بیچ بیان حد حرمت اوسکے رنگ مین اور اباحت اوسکی مین کہا علما نے

مراد سائرۃ اس سے ہی کہ رنگ کثیر ہو اوس سے یعنی زعفران سے اور اگر تھوڑا ہی رنگ اوسکا پس تحقیق وارد ہوئی ہی رخصت اوسکے
واسطے نئے دولہے کے یعنی نئے نکاح کرنیوالے کے حق مین تھوڑا رنگ اوسکا درست ہی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ پر اثر زردی کا زعفران کی اور نہ انکار کیا اوسکا اور یہ دولہے کے حق مین ہی اور عورتون
کے حق مین وہ درست ہی تھوڑا ہو یا بہت جب تک گھر سے باہر نہ نکلین انتہی صاحب نیل الاوطار بیان احرام مین بیچ
اس حدیث کے لکھتا ہی وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَظَاهِرُ قَوْلِهِ مَسَّهُ
تَحْرِيمُ مَا صُبِغَ كُلُّهُ وَلَكِنَّهُ لَا بُدَّ عِنْدَ الْجُمْهُورِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِلْمَصْبُوغِ رَائِحَةٌ فَإِنْ ذَهَبَتْ جَازَ
لُبْسُهُ خِلَافًا لِمَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ ترجمہ یعنی ظاہر قول اوس حدیث سے کہ مسہ ہی حرام ہونا اوس کپڑیکا ثابت ہوا
کہ رنگا گیا ہو کل یا بعض ولیکن ضرور ہی نزدیک جمہور کے اس سے کہ ہو واسطے رنگے ہوئے کے خوشبو پھر اگر جاتی رہے خوشبو اوسکی تو
جائز ہی پہننا اوسکا بشرطیکہ حد جھڑنے اور بازد ہونے کو پونہچا ہو جیسا کہ مذکور ہو چکا بخلاف امام مالک کے ہدایہ اور اوسکے حاشیہ کفایہ
اور عنایہ مین درمیان باب الاحرام کے ہی لَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَلَا عُصْفُرٍ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ غَسِيلًا لَا يَنْفُضُ أَيْ لَا يَتَنَاثَرُ صِبْغُهُ وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنْ لَا يَتَعَدَّى أَثَرُ الصِّبْغِ
إِلَى غَيْرِهِ أَوْ لَا يَفُوحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الطِّيبِ انتهى ملخصا ترجمہ نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا ورس کا اور نہ عفران
کا اور نہ کسم کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا کہ اثر نہ لگتا ہو بدن کے یعنی نہ جھڑتا ہو رنگ اوسکا اور امام محمد رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہی
کہ نہ لگے اثر اوسکا دوسرے کپڑے پر یا نہ آوے اوس سے خوشبو انتہی ملخصا یعنی مراد تناثر رنگ سے تیزی اوسکی ہی یا خوشبو اوسکی ہی اور تناثر
فی حد ذاتہ پایا جاوے یا نہین کیونکہ وقت تیزی رنگ کے یہ پایا جاتا ہی اگرچہ کلیہ نہین فافہم ہکذا قال بقیۃ المحدثین مولوی شیخ محمد تھانوی
اور فتح القدیر مین ہی وَعَنْ مُحَمَّدٍ أَيْضًا أَنَّ مَعْنَاهُ أَنْ لَا يَتَعَدَّى مِنْهُ الصِّبْغُ وَكِلَا التَّفْسِيرَيْنِ
صَحِيحٌ وَقَدْ وَقَعَ الِاسْتِثْنَاءُ فِي نَصِّ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي الْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ
الَّتِي تَرْدَعُ الْجِلْدَ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَسَاقَهُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا مِنْ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا فِي الْإِحْرَامِ وَقَدْ
رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ ثُمَّ أَخْرَجَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَطَاوُسٍ وَالنَّخَعِيِّ
إِطْلَاقَهُ فِي الْغَسِيلِ انتہی ترجمہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے بھی روایت کی گئی ہی کہ معنی لا ینفض کے بیچ حدیث شریف کے

یہ ہین کہ نہ لگے رنگ اوس کپڑیکا دوسرے پر کہتا ہی صاحب فتح القدیر ردونوں تفسیرین امام محمد رح کی صحیح ہین یعنی مراد لا ینفض سے
یہ ہی کہ یا تو رنگ اوس کپڑیکا دوسرے پر نہ لگے یا نہ آوے اوس سے خوشبو اور البتہ واقع ہوئی ہی استثنا بخاری شریف مین بیچ حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ دلالت کرتی ہی صراحۃً اوپر جواز رنگ زعفران کے اس قول مین الا المزعفرة التی تردع الجلد یعنی پہننا
کپڑے رنگے ہوئے کا ساتھ زعفران کے درست ہی مگر یہ کہ اتنا گہرا رنگ ہو کہ متاثر ہو اوسکے رنگ یا خوشبو سے جلد اور وقت
اوسکا پہننا نہین جائز ہی اور کہا ہی طحاوی رح نے روایت کی ہی ہماری تئین فہد نے او پونہچایا اوسکو ابن عمر رض تک کہا ہی
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پہنو تم کپڑے رنگے ہوئے ساتھ ورس اور زعفران کے
مگر یہ کہ ہوویں دھلے ہوئے پس جائز ہی پہننا اونکا حالت احرام مین اور البتہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ایک جماعت متقدمین
نے پھر نکالا طحاوی رح نے حدیث ابن مسیب اور طاوس اور نخعی سے عام ہونا اس حکم کا بیچ دھلے ہوئے کپڑون کے
یعنی جائز ہی پہننا کپڑون رنگے ہوؤن کا زعفران اور ورس سے جب دھلے جاوین حالت احرام اور غیر احرام مین انتہی فتاوے
سراجیہ مین ہی بیچ باب ترتیب افعال حج کے وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِعُصْفُرٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ غَيْرِهِ مِمَّا يُطَيِّبُ
بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ غُسِلَ بِحَيْثُ لَا تُوجَدُ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ترجمہ اور نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا کسم
یا زعفران کا سوا اسکے ایسی چیز کا کہ خوشبو ہو اوسمین مگر یہ کہ ہو بیشک دھویا گیا اس طرح سے کہ نپائی جاوے اوس سے خوشبو تو
درست ہی عالمگیری مین بیچ باب ما یفعل المحرم بعد الاحرام کے ہی وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِعُصْفُرٍ أَوْ
زَعْفَرَانٍ أَوْ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا بِحَيْثُ لَا يَنْفُضُ فَلَا بَأْسَ بِهِ قِيلَ فِي النَّفْضِ أَنْ
يَتَنَاثَرَ صِبْغُهُ عَلَى الْبَدَنِ وَقِيلَ لَا يَفُوحُ رَائِحَتُهُ وَهُوَ الْأَصَحُّ ترجمہ اور نہ پہنے محرم کپڑا رنگا
ہوا کسم یا غیر اوسکے کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا ایسا کہ نہ چھوٹتا ہو رنگ اوسکا سو کچھ مضایقہ نہین کہا گیا ہی کہ نفض نکلجانا
رنگ کا ہی بدن پر اور کہا گیا ہی کہ نفض یہ ہی کہ خوشبو اوسمین سے نہ آوے اور یہی صحیح ہی انتہی فتاوے قاضی خان مین بیچ اسی
باب کے ہی وَلَا يَلْبَسُ مَصْبُوغًا بِعُصْفُرٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا لَا يَنْفُضُ أَيْ لَا يَجِدُ
رَائِحَةَ الْعُصْفُرِ وَالزَّعْفَرَانِ اور وہ جو اون دونون فتاوون کی کتاب اللباس مین مطلق حرمت اونکی
منقول ہی سو وہ محمول ہوگی اسی قید پر جیسا کہ مقرر کیا گیا ہی نزدیک فقہا کے اور بعض علما اوسکے جواز کی طرف گئے ہین مطلقاً
اور وہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت ہوا ہی پہننا زعفرانی لباس کا عن یحیی بن عبد اللہ

بن مالک رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ وردائہ
وعمامتہ رواہ الدمیاطی وعند ابی داود بلفظ یصبغ بالورس والزعفران ثیابہ
حتی عمامتہ وکذا رواہ من حدیث زید بن اسلم وام سلمۃ وابن عمر رض کذا فی المواہب
وفی الصحیحین عن ابن عمر رض قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بالصفرۃ ترجمہ روایت
کی گئی ہے یحیی بیٹے عبد اللہ بیٹے مالک رض کے سے کہا یحیی نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے کپڑے اپنے
ساتھ زعفران کے یعنی قمیص اور چادر اور عمامہ روایت کیا ہے اس حدیث کو دمیاطی نے اور نزدیک ابو داود کے ہے حدیث
یحیی کی ساتھ ان الفاظون کے ہے کہ رنگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے اپنے ساتھ ورس اور زعفران کے
یہان تک کہ عمامہ بھی پس روایت دمیاطی اور ابو داود مین کئی چیز کا فرق ہے اول یہ کہ روایت ابو داود مین رنگ ورس کا بھی
ذکر کیا گیا ہے اور دمیاطی کی روایت مین فقط لون زعفران کا ہے اور دوسرے یہ کہ پہلی روایت مین قمیص اور ردا کی
تصریح ہے اور ثانی مین ذکر عمامے کا صراحۃً ہے اور ردا و قمیص ضمناً مراد ہین اور ایسے ہی روایت کیا ہے اسکو ابو داود نے حدیث زید
بن اسلم رض اور ام سلمہ اور ابن عمر رض سے اسی طرح مذکور ہے بیچ مواہب کے اور بیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے روایت کی ہے ابن عمر رض
سے کہا انھون نے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے کپڑے اپنے ساتھ زردی کے انتہی اور جواب دیتے ہین محققین
حرمت اس طور پر کہ لعلہ یصبغ بالزعفران بعض الثوب والنہی عن استیعاب الثوب بالصبغ کذا فی
حاشیۃ المواہب ترجمہ شاید حضرت رنگتے تھے زعفران سے بعض کپڑے کو سوائے بعض کے مثل خطوط اور نشان
اور دور رنگے کے اور منہی عنہ تمام کپڑا رنگنا ہے اور مدارج النبوۃ مین ہے لیکن گفتہ اند این احادیث معارض نیستند احادیث
نہی را یا منسوخ اند انتہی اور نیز بھی اوس مین ہے و نہین اصفر ہم بمعنی آنکہ خطہای زرد دارد انتہی اور حدیث صحیحین مین مراد زردی
سے زردی غیر زعفران و عصفر و ورس کے ہے اور یا مشروط ہے ساتھ شرائط مذکورہ کے واجاب ابن بطال وابن التین
بان النہی عن المزعفر مخصوص بالجسد وہو محمول علی الکراہۃ لان تزعفر الجسد من الرفاہیۃ
التی نہی الشارع عنہا دون التحریم بحدیث عبد الرحمن انہ قدم علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وبہ اثر صفرۃ ای زعفران کما فی روایۃ فلم ینکر علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ولا امرہ بغسلہا انتہی کذا فی فتح الودود ترجمہ اور جواب دیا ابن بطال نے اور ابن التین نے اس طور پر

کہ بیشک نہی زعفران سے رنگنے کی مخصوص ہی ساتھ جسم کے یعنی بدن پر لگانا زعفران کا منہی عنہ ہی اور محمول ہی کراہت
یعنی اسمین حرمت نہین ہی بلکہ کراہیت ہی کیونکہ زعفران سے آلودہ کرنا بدن کا رفاہیت سے ہی کہ منع کیا ہی شارع نے
اوس سے اور نہین ہی حرام واسطے حدیث عبد الرحمن بن عوف رض کے کہ بیشک وہ آئے حضرت کے پاس اور تھا اثر اون پر زردی
کا یعنی زعفران کا جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی سو نہ انکار کیا حضرت نے اوپر اور نہ حکم دیا اونکو دھونے کا انتہی وقد
اَجَابُوْا مِنْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْعُلَمَاءَ قَالُوا الْمُرَادُ بِهٰذَا النَّهْيِ الْكَثِيْرُ مِنْ ذٰلِكَ اَمَّا الْقَلِيْلُ فَقَدْ
وَرَدَتِ الرُّخْصَةُ بِذٰلِكَ لِلْمُتَزَوِّجِ وَغَيْرِهٖ كَمَا مَرَّ وَاَيْضًا يُقَالُ اِنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَخَصُّ مِنَ الدَّعْوٰی انتہی ترجمہ اور تحقیق کہ جواب دیا ہی اوس سے اس طور پر کہ تحقیق علما نے کہا ہی کہ مراد ساتھ اس نہی
کے زیادتی اس رنگ کی ہی یعنی گہرا رنگ منع ہی اور تھوڑا یعنی پھیکا سو وارد ہوئی ہی رخصت ساتھ اوسکے واسطے نکاح
کرنیوالے کے اور غیر اسکے جیسے کہ گذر گیا بیان اسکا اور یہ بھی اسکے جواب مین کہا جاتا ہی کہ تحقیق حدیث عبد الرحمن کی
خاص ہی دعوی سے انتہی اور نووی مین ہی وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ النَّهْيُ مُنْصَرِفٌ اِلٰی مَا صُبِغَ مِنْ ثِيَابٍ بَعْدَ النَّسْجِ فَاَمَّا مَا صُبِغَ
غَزْلُهٗ ثُمَّ نُسِجَ فَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي النَّهْيِ وَحَمَلَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ النَّهْيَ هُنَا عَلَی الْمُحْرِمِ بِالْحَجِّ اَوِ
الْعُمْرَةِ لِيَكُوْنَ مُوَافِقًا لِحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رض نَهَی الْمُحْرِمَ اَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ
ترجمہ اور بخاری و مسلم مین ہی ابن عمر رض سے کہ کہا اونھون نے دیکھا مینے حضرت کو رنگتے تھے زردی سے اور کہا خطابی نے
کہ نہی یہان پر پھیرتی ہی طرف اوسکے کہ رنگا جاوے کپڑا بعد بننے کے سو اگر رنگا جاوے سوت اوسکا پھر بنا جاوے سو وہ نہی مین
نہین داخل ہی اور حمل کیا ہی بعض علما نے نہی کو یہان پر اوپر محرم حج کے یا عمرے کے تو کہ ہو جاوے موافق حدیث ابن عمر رض
کے کہ منع کیا محرم کو حضرت نے اوس سے کہ پہنے کپڑا رنگا ہوا ورس یا زعفران کا انتہی قُلْتُ وَهٰذَا لَا يَرْضَی الْقَائِلِيْنَ
بِالْحُرْمَةِ لِاَنَّ النَّسْجَ مَتٰی كَانَ بَعْدَ صَبْغِ الْغَزْلِ يَكُوْنُ التَّاَثُّرُ فِيْهِمَا بِالضَّرُوْرَةِ وَاَيْضًا لَا يَصِحُّ
حَمْلُهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ لِاَنَّ النَّهْيَ يَكُوْنُ حِ لِلطِّيْبِ وَالطِّيْبُ يَزُوْلُ بِالتَّاَثُّرِ وَمَا تَاَثَّرَ مِنْهُ اللَّوْنُ
وَالرِّيْحُ يَكُوْنُ مُبَاحًا كَمَا مَرَّ انتہی ترجمہ یعنی کہتا ہون مین نہین ضرر کرتا ہی قائلین حرمت کو یہ قول
اسلیے کہ بننا جب کہ ہو بعد رنگنے سوت کے ہوگا تاثر اوسمین ضروری اور جب کہ ہوا تاثر اوسمین ضروری ہوگا وہ مباح ضروری

کمار ان بہلانے سے بدن آلودہ کرنا زعفران سے مکروہ ہی

اور کبھی نہین ضرر کرتا ہی حمل کرنا اوسکا محرم پر اسلیے کہ نہی ہوگی وس ہنگام مین بسبب خوشبو کے اور خوشبو زائل ہو جاویگی تاثر سے اور وہ کپڑا کہ متاثر ہو جاوے اوسکا رنگ اور خوشبو ہوتا ہی وہ مباح جیسے کہ اوپر گذر چکا بیان اوسکا انتہی اور فتح القدیر مین ہی فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ وَفِي لَفْظِ المُسْلِمِ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُقَدَّمٌ عَلَى مَا فِي أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَإِنْ كَانَ ابْنُ الْقَطَّانِ صَحَّحَهُ لِأَنَّ مَا فِي الصَّحِيحَيْنِ أَقْوَى خُصُوصًا وَهُوَ مَانِعٌ وَيَتَقَدَّمُ عَلَى الْمُبِيحِ انتہی ترجمہ بیچ صحیح بخاری و مسلم کے روایت کی ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننے کپڑون رنگے ہوئے ساتھ زعفران کے اور بیچ صحیح مسلم کے ساتھ ان لفظون کے ہی کہ منع فرمایا اس سے کہ پہنے مرد کپڑے رنگے ہوئے ساتھ زعفران کے یعنی دونون صاحبون کی روایت مین الفاظ اور تعبیر کا فرق ہی اور مطلب متحد ہی کہتا ہی صاحب فتح القدیر یہ حدیث صحیحین کی مقدم ہی یعنی ارجح اور اولی ہی اوپر اوسکے کہ روایت کیا ہی اوسے ابو داود نے کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے نعلین سبطیہ اور رنگتے تھے داڑھی اپنی ساتھ ورس اور زعفران کے اگرچہ ابن قطان رح نے تصحیح کی ہی اس حدیث ابو داود کی اور وجہ ارجحیت کی یہ ہی کہ احادیث صحیحین کے قوی تر اند ہین احادیث غیر اونکے سے اور علاوہ اسکے حدیث صحیحین کی مانع ہی پہننے رنگت زعفران کو اور حدیث ابو داود کی دال ہی اباحت پر اور ممانعت مقدم کی جاتی ہی اباحت پر انتہی

متن و مناط حرمت در اختلاط با رنگ دیگر از رنگ زرد و سپید و نیل بر غلبہ عصفر یا مساوات آن نسبت دیگر رنگ ست

و اگر عصفر مغلوب ست و رنگ دیگر غالب آن جائز ست ترجمہ بنیاد حرمت کی ملنے مین کسم کے رنگ کے ساتھ رنگ اور کے زرد و سفید و نیل سے اوپر غلبہ رنگ کسم کے یا برابری رنگ کسم کی ہی بہ نسبت دوسر رنگ کے اگر رنگ کسم کا مغلوب ہی اور دوسرا رنگ اوس پر غالب ہی تو وہ جائز ہی اور نہین تو نہین انتہی شرح لِأَنَّ لِلْأَكْثَرِ حُكْمَ الْكُلِّ قاعدہ مقررہ ہی اور حکم غلبے کا شریعت مین ثابت اور مقرر ہی اور غلبہ ثابت ہوتا ہی برابر سے زیادہ مین اور حکم مساوات کو ملحق بحکم اکثر رکھنے مین احتیاط ہی مثال جیسے ماء مطلق مطہر ہی بخلاف ماء مقید کے کہ بنفسہ طاہر تو ہی مگر مطہر نہین اور ماء مطلق وہ ہی کہ خالی ہو غلبہ آمیزش سے بخلاف مقید کے کہ اوسمین غلبہ آمیزش کا ہوتا ہی جیسا کہ درر ہی المضیہ شرح درر البہیہ مین ہی اَلْمَاءُ طَاهِرٌ مُطَهِّرٌ لَا يُخْرِجُهُ عَنِ الْوَصْفَيْنِ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ مِنْ

النجاسات وعن الثاني ما اخرجه من اسم الماء المطلق من المغيرات الطاهرة هذه
المسئلة الثالثة من مسائل الباب وجه ذلك ان الماء الذي شرع لنا التطهر به
هو الماء المطلق الذي لم يضف الى شيء من الامور التي تخالطه فان خالطه شيء اوجب
اضافته اليه كما يقال ماء ورد ونحوه فليس الماء المقيد بنسبته الى الورد مثلا هو الماء
المطلق الموصوف بانه طهور في الكتاب العزيز بقوله ماء طهورا وفي السنة المطهرة
بقوله الماء طهور فخرج بذلك عن كونه مطهرا ولم يخرج به عن كونه طاهرا لان
الفرض ان الذي خالطه طاهر واجتماع الطاهرين لا يوجب خروجهما عن الوصف الذي
كان مستحقا لكل واحد منهما قبل الاجتماع انتهى ترجمہ اور بیشک پانی پاک ہے بنفسہ اور پاک کرنیوالا ہے
دوسرے کو نہیں نکالتی ہے اوسکو اون دو صفتوں سے مگر وہ چیز کہ متغیر کر دیا ہو اوس نے بو اوسکی کو یا رنگ اوسکے کو یا مزہ
اوسکے کو نجاستوں میں سے یعنی وہ متغیر کرنیوالی چیز جنس نجاست سے ہو اور نکال ڈالتی ہے دوسرے سے یعنی صفت مطہریت سے
اوسکو وہ چیز کہ خارج کر دیتی ہے اوسکو اسم ماء مطلق سے مغیرات طاہرہ میں سے یعنی ہو یہ خارج کرنیوالی پاک چیزوں میں
سے یہ مسئلہ تیسرا ہے مسائل باب سے یعنی بیان پر کتاب مذکور میں تین مسئلوں کا مذکور ہے ایک طاہر و مطہر ہونے پانی کا دوسرا
متغیر ہونا ایک وصف کا تین وصفوں میں سے ساتھ نجاست کے تیسرا متغیر ہونا وصف ماء مطلق کا ساتھ پاک چیز کے اور وجہ
اس تیسرے مسئلے کی یہ ہے کہ تحقیق پانی ایسا پانی کہ مشروع ہوا ہے ہمارے لیے طہارت حاصل کرنا ساتھ اوسکے وہ پانی مطلق
ہے ایسا کہ نہ مضاف ہو یعنی نہ نسبت کیا جاوے طرف کسی شی کے اشیا میں سے کہ وہ ملجاوے ساتھ اوسکے سو اگر ملجاوے
اوسمیں کوئی چیز ایسی کہ واجب کرے وہ اضافت کو طرف اپنے بسبب غلبے کے جیسے کہ کہا جاوے آب گل یعنی گلاب اور مانند اوسکے
سو نہیں ہے یہ ماء مقید بسبب نسبت کرنے اوسکے کے طرف گل کے مثلا وہ ماء مطلق موصوف کہ بیشک وہ پاک ہے قرآن مجید میں
ساتھ قول اللہ تعالی کے ماء طہورا اور حدیث شریف میں ساتھ قول حضرت کے الماء طہور سو نکل گیا ساتھ
اوسکے ہونے سے اپنے سے مطہر اور نہ نکلا ہونے سے اپنے سے طاہر اسلیے کہ بیشک فرض کی گئی ہے یہ بات کہ بیشک وہ چیز کہ
ملی ہوا اوسمیں وہ پاک ہے اور شامل ہونا دونو طاہروں کا نہیں واجب کرتا ہے اون دونو کے نکلنے کو اوس صفت سے کہ وہ ثابت ہے
واسطے ہر ایک کے اون دونوں میں سے پہلے جمع ہونے کے انتہی اور سراجیہ میں ہے الماء الطاهر اذا اختلط بالتراب

النَّجِسِ اَوْعَلَی الْقَلْبِ قَالَ مَشَائِخُ بُخَارَا اَیُّهُمَا کَانَ غَالِبًا فَالْعِبْرَۃُ لَہٗ ترجمہ پانی پاک جب ملے ساتھ مٹی ناپاک کے یعنی جریان مین یا مٹی پاک ملے ساتھ پانی ناپاک کے کہا مشائخ بخارا کے نے کہ جونسا اون دونون کا غالب ہو اعتبار اوسی کا ہو انتہی اور در مختار مین ہو وَلَا بِمَاءٍ مَغْلُوْبٍ بِشَیْءٍ طَاهِرٍ اَلْغَلَبَۃُ اِمَّا بِكَمَالِ الْاِمْتِزَاجِ بِتَشَرُّبِ نَبَاتٍ اَوْ بِطَبْخٍ بِمَا لَا يُقْصَدُ بِهِ التَّنْظِيفُ وَاِمَّا بِغَلَبَةِ الْمُخَالِطِ فَلَوْ جَامِدًا فَبِثَخَانَتِهِ مَالَمْ يَزُلِ الْاِسْمُ كَنَبِيْذِ تَمْرٍ وَلَوْ مَائِعًا فَلَوْ مُبَايِنًا لِاَوْصَافِهِ فَبِتَغَيُّرِ اَكْثَرِهَا اَوْ مُوَافِقًا كَلَبَنٍ فَبِاَحَدِهَا اَوْ مُمَاثِلًا كَمُسْتَعْمَلٍ فَبِالْاَجْزَاءِ فَاِنِ الْمُطْلَقُ اَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ جَازَ التَّطْهِيْرُ بِالْكُلِّ وَاِلَّا لَا وَهٰذَا يَعُمُّ الْمُلْقٰى وَالْمُلَاقِيْ فَفِي الْفَسَاقِيْ يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ مَالَمْ يُعْلَمْ تَسَاوِي الْمُسْتَعْمَلِ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ فِي الْبَحْرِ وَالنَّهْرِ وَالْمِنَحِ ترجمہ اور نہین درست ہو وضو کرنا ساتھ پانی مغلوب کے کسی شی پاک سے غلبہ یا ہوتا ہی بسبب کمال امتزاج کے ساتھ پی لینے گھاس کے اوسکو برابر ہو کہ پھر نچوڑنے وغیرہ سے نکل سکے یا نہ یا ساتھ پکانے کے اوس چیز کے ساتھ کہ نہ قصد کیجاوے پاکیزگی ساتھ اوسکے جیسے شوربا اور پانی باقلے کا جوش کیا ہوا بسبب ہو جانے انکے کے مقید برابر ہی کہ متغیر ہوگئے ہون اوصاف اوسکے یا نہ اور برابر ہی کہ پتلا پن اوسمین باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو اور احتراز ہوگیا اوس سے کہ پکایا جاوے اوسمین ساتھ قصد نظافت کے مثل اشنان وغیرہ کے سو نہین مضر ہوتا یہ مطلق ہونے کو جب تک نہ غالب ہو جاوے یہ اوسپر اتنا کر دیوے اوسکو مثل ستو وغیرہ کے کہ جاتا رہے اطلاق پانی کا اوسپر اور یا ہوتا ہی غلبہ بسبب غلبے مخالط کے یہ قول اوسکا مقابل ہی قول اوسکے اِمَّا بِكَمَالِ الْاِمْتِزَاجِ کے سو اگر ہوگا وہ مخالط جامد تو ثابت ہوگا غلبہ اوسکا ساتھ گاڑھے ہونے اوسکے کے اور جاتے رہنے رقت اور جریان اوسکے کے اعضا پر اور جو جامد نہو تو جب تک کہ نہین زائل ہوا ہی اوس سے نام پانی ہونے اوسکے کا مطہر ہی اور جب جاتا رہا اوس سے نام پانی ہونے اوسکے کا اگرچہ باقی ہو وہ رقت پر اور نہو اوسمین گاڑھا پن جیسے خرمے بھگائے ہوئے کا پانی جس کو نبیذ تمر کہتے ہین یا آب زعفران اور آب کسیس اور آب مازو جب کہ اس حد کو پہنچے کہ کپڑا اوسمین رنگا جاوے اور نقش اوس سے کیے جاوین تو نرہا اب وہ مطہر بسبب باقی نرہنے نام مطلق کے اوسپر اور اگر ہو وہ مخالط رقیق یہ عطف ہی اوپر قول فَلَوْ جَامِدًا کے یعنی مخالط ہوگا گاڑھا یا ہوگا پتلا اور پتلا یا نرالا ہوگا سب اوصاف مین یا بعض مین یا برابر ہوگا اوس کے سب اوصاف مین جیسے سرکہ اور دودھ اور پانی مستعمل سو اگر ہوگا نرالا سب وصفون مین یعنی رنگ اور بو اور مزے مین تو معتبر ہوگا غلبہ اوسوقت ساتھ متغیر ہونے اکثر اوصاف اوسکے کے کہ وہ دو وصف ہین سو نہ ضرر کریگا ظہور ایک وصف کا اسکو

ف بیان غلبہ شی کے ساتھ پانی کے اور انواع مخالطات وغیرہ کے اور احکام اونکے

۱ ولا بماء مغلوب بشی
۲ طاهر الغلبة اما بكمال
الامتزاج بتشرب
نبات او بطبخ بما
لا يقصد به التنظيف
۳ واما بغلبة المخالط
۴ فلو جامدا فبثخانته
۵ مالم يزل الاسم
۶ كنبيذ تمر
۷ ولو مائعا
۸ فلو مباينا لاوصافه
۹ فبتغير اكثرها

اور اگر موافق ہوگا بعض مین جیسے دودھ کہ مزے اور رنگ مین مخالف اوس سے ہی اور عدم بو مین موافق ہی اوسکے تو معتبر ہوگا اوسوقت مین تغیر ایک وصف کا اوسکے خواہ مزہ متغیر ہو خواہ رنگ یا جیسے بعض نوع بطیخ کا پانی کہ موافق ہوتا ہی وہ اوسکے عدم رنگ اور بو مین اور جدا ہی اوس سے مزے مین تو اوسوقت معتبر ہوگا غلبہ فقط ساتھ متغیر ہو جانے اوسی ایک وصف مغایر کے کہ وہ مزہ ہی اور اگر ہو وہ مخالط برابر سب اوصاف مین اوسی کے جیسے مار مستعمل سو معتبر ہوگا غلبہ اوسوقت ساتھ غالب ہونے اجزا کے سو اگر ہو مطلق زیادہ مستعمل سے یعنی آدھون آدھے سے تو جائز ہی طہارت حاصل کرنی ساتھ تمام اوسکے کے اور اگر ہو مطلق زیادہ مستعمل سے آدھون آدھے سے اسطرح کہ ہو اقل یا مساوی مستعمل سے تو نہین جائز ہی اور یہ بنا اوپر قول طہارت مار مستعمل کے ہی اور مثل اوسکے ہی طاہر و غیر مطہر ہونے مین عرق گاوزبان اور گلاب وغیرہ جسکی خوشبو جاتی رہی ہو والا سب اسین داخل ہی اور یہ یعنی جو ذکر کیا گیا ہی اعتبار کرنے اجزا کے سے مار مستعمل مین شامل ہی یہ ڈالے گئے کو اور ملنے والے کو یعنی جو پانی مستعمل کہین سے لیکر مار مطلق مین ڈالا جاوے اور جو پانی ملا اور لگا ہو کسی عضو کو مار مطلق سے اس طرح کہ داخل ہوا مار مطلق قلیل مین محدث یا ہاتھ ڈالدیا اوسمین تو اب اعتبار کیا جاوےگا غلبہ اجزا کا اگر ہوگا مار مطلق زیادہ مستعمل سے آدھون آدھے سے تو ہوگا وہ مطہر والا طاہر غیر مطہر ہوگا پس بنا کرنے کو اس قاعدے پر درست ہوگا وضو کرنا چھوٹے چھوٹے حوضون مین جب تک کہ برابر ہو جاوے مستعمل مطلق کے جیسے کہ تحقیق کیا ہی اوسکو بحر الرائق اور نہر الفائق اور منح الغفار مین باوجود نہ جاری ہونے اونکے کے اور منجملہ چھوٹے حوضون سے حوض حامون کے ہین اور حوض مسجدون کے ہین اور مثل اون کے جو جاری نہون اور نہ پونہچے وہ دہ در دہ کو سو اس قول پر جائز ہی اون مین نہانا اور وضو کرنا جب تک نکالی جاوے یہ بات کہ بیشک پانی مستعمل برابر ہی یا مطلق سے یا زیادہ ہی اوس سے بدائع مین ہی اَلْمَاءُ الْقَلِيلُ اِنَّمَا يَخْرُجُ عَنْ كَوْنِهِ مُطَهِّرًا بِاخْتِلَاطِ غَيْرِ الْمُطَهِّرِ بِهِ اِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُطَهِّرِ غَالِبًا كَمَاءِ الْوَرْدِ وَاللَّبَنِ لَا مَغْلُوبًا وَهٰهُنَا الْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ مَا يُلَاقِي الْبَدَنَ وَلَا شَكَّ اَنَّهُ اَقَلُّ مِنْ غَيْرِ الْمُسْتَعْمَلِ فَكَيْفَ يَخْرُجُ بِهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ مُطَهِّرًا وَنَحْوُهُ فِي الْحِلْيَةِ لِابْنِ اَمِيْرِ الْحَاجِّ وَسُئِلَ الشَّيْخُ سِرَاجُ الدِّيْنِ عَنْ فَسْقِيَّةٍ صَغِيْرَةٍ يَتَوَضَّأُ فِيْهَا النَّاسُ وَيَنْزِلُ فِيْهَا الْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ يَنْزِلُ فِيْهَا مَاءٌ جَدِيْدٌ هَلْ يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ فِيْهَا اَجَابَ اِذَا لَمْ يَقَعْ فِيْهَا غَيْرُ الْمَاءِ الْمَذْكُوْرِ لَا يَضُرُّ وَلَوْ وَقَعَتْ فِيْهَا نَجَاسَةٌ تَنَجَّسَتْ كَذَا فِيْ

ل اوصاف کلہا ۱ فی احدہا ۲ اوصاف ثلثہ ۳ ولا اجزاء فان کان المستعمل اقل جاز التطہیر بالکل ۴ وہذا ایضا مبنی علی الطہارۃ ۵ وفی الملقی والملاقی ۶ ففی العلم ۷ یجوز التوضی فی المستعمل ۸ علی ما حققہ فی البحر والنہر

ردّ المحتار المعروف بشامی ترجمہ یعنی پانی تھوڑا سوا اسکے نہین کہ نکل جاتا ہے مطہر ہونے سے بسبب ملجانے
غیر مطہر کے ساتھ اوسکے جبکہ ہووے غیر مطہر غالب جیسے گلاب اور دودھ اور نہین نکلتا ہے مطہر ہونے سے اگر ہو غیر مطہر مغلوب اور
مراد بیان پر غیر مطہر سے ماء مستعمل ہے وہ ماء مستعمل کہ لگے بدن کو اسطور سے کہ محدث ہاتھ ڈالدے تھوڑے پانی مطہر مین یا غوطہ
لگاوے اوسمین اور شک نہین اس مین کہ وہ مستعمل تھوڑا ہوتا ہے غیر مستعمل سے سو کیونکر نکلیگا وہ بسبب غیر مطہر تھوڑے کے مطہر
ہونے سے اور ایسے ہی ہے جیسے بین ابن امیر حاج کے اور پوچھے گئے شیخ سراج الدین حال چھوٹے حوضون سے کہ وضو کرتے ہین
اون مین لوگ اور گرتا ہے اوسمین پانی مستعمل اور ہر روز نیا پانی بھی اون مین آتا ہے کیا درست ہے اوسمین وضو کرنا جواب دیا اونھون نے
کہ جب داخل ہوا اون مین سوائے اوس پانی کے اور کوئی نجاست تو درست ہے اور کچھ ضرر نہین کرتا اور جو اوسمین نجاست گر پڑی
تو نجس ہو جاوے گا وہ بسبب نجس ردی کے انتہی و واضح ہو کہ اختلاط مائن فی قسم ثانی کی شق ثانی کا ساتھ سو اعتبار کیا جاویگا
اوسمین غلبے کا ساتھ تغیر اکثر اوصاف کے اور یہ موافق تقریر ماتن رحمۃ اللہ علیہ کے آدھون آدھا اور اوس سے زیادہ مین حاصل
ہوتا ہے کہتا ہون مین ساتھ توفیق اللہ تعالی کے کہ کچھ یہ امر مخصوص آدھون آدھا اور اوس سے زیادہ ہی پر نہین ہے بلکہ یہ ایک امر
محسوس ہے جسقدر مین حاصل ہو معلوم کرلے کیونکہ یہ امر کچھ مخصوص مساوات وغیرہ اجزای میزانی متعارفہ پر نہین بلکہ غلبہ ہر شی کا اور
مساوات اوسکے اندازے پر ہوتی ہے جس قدر مین حاصل ہوا ور بذریعہ حاسہ اطمینان مبین ہوجاوے اور قول ماتن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اقصی

غایت کا ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب مسئلہ واین احکام در الوان خام برای مردان ست اما سرخ و زرد ریختہ بالاتفاق حلال ست
ترجمہ اور یہ احکام یعنی جو اوپر مذکور ہوئے ہین بیچ رنگون کچے کے ہین خواہ کسنبی ہون یا زعفرانی مردون کے حق مین مگر سرخ
اور زرد پکا رنگ بالاتفاق حلال ہے مثل سرخ رنگ آل وغیرہ کے شرح یہ قاعدہ ماتن رحمۃ اللہ علیہ کا مستنبط ہے قول صاحب در المختار
سے کہا اونھون نے یکرہ لبس المعصفر والمزعفر للرجال ولا باس بسائر الالوان ترجمہ مکروہ ہے پہننا معصفر اور
مزعفر کا مردون کو اور نہین کچھ مضایقہ اور رنگون کے پہننے کا اور مؤید ہے اسی کو قول صاحب ہدایہ کا الا ان یکون غسیلا
باب الاحرام مین بیچ قول اوسکے کہ لا یلبس ثوبا مصبوغا بورس ولا زعفران الا ان یکون غسیلا
لا ینفض ای لا یتناثر صبغہ وعن محمد رحمہ اللہ تعالی ان لا یتعدی اثر الصبغ الی غیرہ
او لا یفوح منہ رائحۃ الطیب کذا فی الکفایۃ والعنایۃ انتہی ملخصا ترجمہ نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا
ورس کا اور نہ زعفران کا اور نہ کسم کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا کہ نہ جھڑتا ہو رنگ اوسکا یعنی بعد دھونے کے جو رنگ باقی رہجاوے سے کہ

نہ جھڑے اوس مین سے اور کہا امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے کہ ایسا دھویا ہو کہ نہ لگے رنگ اوس مین سے دوسرے کپڑے پر یا ایسا دھویا ہو
کہ خوشبو اوسکی جاتی رہی ہو اگرچہ رنگ باقی ہو انتہی اور اسی قول پر یہ غیرہ محمول ہوگی اباحت جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے
منقول ہے نہیں قول طیبی اور امام نووی اور ابن رسلان وغیرہ کے اسلیے کہ یہ نقل مخالف ہے متون حنفیون کے اور وجہ جو بعض قائل
مین ہے وہ مذہب نہیں اور متون کے مقابلے مین مقبول نہیں سو واجب ہے تاویل کرنا اوسکا ساتھ غسیل کے کما ہو مذہبہ کہا طیبی نے
اِخْتَلَفُوْا فِی الثِّیَابِ الَّتِیْ صُبِغَتْ بِالْعُصْفُرِ فَاَبَاحَهَا جُمْهُوْرُ الْعُلَمَآءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ
وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمَالِكٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ غَیْرُهَا اَفْضَلُ مِنْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهٗ اَجَازَ لُبْسَهَا فِی الْبُیُوْتِ وَاَفْنِیَةِ الدُّوْرِ
وَكَرِهَهٗ فِی الْمَحَافِلِ وَالْاَسْوَاقِ وَقَالَ جَمَاعَةٌ هُوَ مَكْرُوْهٌ تَنْزِیْهًا وَحَمَلُوا النَّهْیَ عَلٰی هٰذَا لِاَنَّهٗ ثَبَتَ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ حُلَّةً حَمْرَآءَ وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ
بِالصُّفْرَةِ انتہی اور ایسا ہی کہا امام نووی نے شرح مسلم مین اِخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ فِی الثِّیَابِ الْمُعَصْفَرَةِ وَهِیَ الْمَصْبُوْغَةُ
بِالْعُصْفُرِ فَاَبَاحَهَا جُمْهُوْرُ الْعُلَمَآءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ
وَمَالِكٌ لٰكِنَّهٗ قَالَ غَیْرُهَا اَفْضَلُ مِنْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ اَنَّهٗ اَجَازَ لُبْسَهَا فِی الْبُیُوْتِ وَاَفْنِیَةِ الدُّوْرِ
وَكَرِهَهٗ فِی الْمَحَافِلِ وَالْاَسْوَاقِ وَنَحْوِهَا وَقَالَ جَمَاعَةٌ هُوَ مَكْرُوْهٌ كَرَاهَةَ تَنْزِیْهٍ وَحَمَلُوا النَّهْیَ عَلٰی
هٰذَا لِاَنَّهٗ ثَبَتَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ حُلَّةً حَمْرَآءَ وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ
رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ **ترجمہ ان دونون قولون طیبی اور نووی کا** اختلاف کیا
علمانے بیچ پہننے اون کپڑون کے کہ رنگے جاوین کسوم سے سو مباح جانا اونکو جمہور علما نے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے
حکم دیا ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہم اللہ نے لیکن کہا امام مالک نے غیر کسومی کپڑون سے اولی ہین اون سے یعنی وقت
پہننے اور کپڑون کے سو اکسومی سے اولی ہے پہننا اونکا اور بیچ ایک روایت کے ہے امام مالک سے کہ البتہ جائز رکہا اونھون نے پہننا کپڑون
کسومی کا بیچ گھرون اور انگنائی گھرون کے اور مکروہ جانا بیچ مجلسون اور بازارون کے اور کہا ہے ایک جماعت نے پہننا اون کپڑون کا
مکروہ تنزیہی ہے اور حمل کیا اس جماعت نے ممانعت کو بیچ اس بات کے اور کراہت تنزیہی کے اسواسطے کہ البتہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھی چادر سرخ اور بیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمر نے دیکھا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے کپڑے ساتھ زردی کے اور کہا نووی نے بعد اسی عبارت مذکور کے قَالَ الْخَطَّابِیُّ

رحمہ اللہ تعالی النہی منصرف الی صبغ من الثیاب بعد النسج فاما ما صبغ غزلہ ثم نسج فلیس بداخل
فی النہی وحمل بعض العلماء النہی ہنا علی المحرم بالحج او العمرۃ لیکون موافقا لحدیث ابن عمرؓ
نہی المحرم ان یلبس ثوبا مسہ ورس او زعفران واما البیہقی فاتقن المسألۃ فقال فی کتابہ
معرفۃ السنن نہی الشافعی الرجل عن المزعفر واباح لہ المعصفر قال الشافعیؒ وانما
رخصت فی المعصفر لانی لا اجد احدا یحکی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم النہی عنہ الا ما قال
علیؓ نہانی ولا اقول نہاکم قال البیہقی قد جاءت احادیث تدل علی النہی علی العموم ثم ذکر
حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ہذا الذی ذکرہ مسلم ثم احادیث اخر ثم قال و
لو بلغت ہذہ الاحادیث الشافعیؒ لقال بہا ان شاء اللہ تعالی ثم ذکر باسنادہ ما صح
عن الشافعی انہ قال اذا صح حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلاف قولی فاعملوا بالحدیث
ودعوا قولی وفی روایۃ فہو مذہبی قال البیہقی قال الشافعیؒ وانہی الرجل الحلال بکل
حال ان یتزعفر قال فامرہ اذا تزعفر ان یغسلہ قال البیہقی فنتبع السنۃ فی الزعفران
فمتابعتہا فی العصفر اولی قال وقد کرہ المعصفر بعض السلف وبہ قال ابو عبد اللہ الحلیمی
من اصحابنا ورخص فیہ جماعۃ والسنۃ اولی بالاتباع واللہ تعالی اعلم انتہی قلت وفیہ
ما فیہ لانہ لا یتصور نسبۃ عدم الوقوف علیہ الی الامام الہمام الشافعیؒ لانہ قد ثبت
وقوفہ علیہ لوقوفہ بقول علیؓ نہانی ولا انہاکم وہو کاف لاثبات الحرمۃ لانہ قد
ثبت فی الاصول علی الراجح ان نہیہ صلی اللہ علیہ وسلم للواحد یکون نہیا للجمیع کما مر
من نیل الاوطار فکیف یتصور عدم العلم والوقوف لہ علیہ فلا مخلص الا بالحمل علی قول
الہدایۃ والکفایۃ والعنایۃ والعالمگیریۃ والقاضی خان والسراجیۃ کما مر ترجمہ کہا
خطابی نے منع راجع ہی طرف رنگنے کپڑوں کے بعد بُنے جانے کے لیکن وہ کپڑے کہ رنگا جاوے سوت اونکا بعد اوسکے
بُنے جاویں پس نہیں ہیں داخل منع میں اور حمل کیا ہی بعض علما نے منع کو اس جگہ اوپر محرم کے واسطے حج یا عمرے کے تاکہ
ہو جاوے موافق واسطے حدیث ابن عمرؓ کے جو یہ ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پہننے کپڑوں سے کہ رنگے گئے ہوں

ساتھ ورس اور زعفران کے فرماتے ہین امام نووی رحمہ اللہ لیکن بیہقی سو خوب تحقیق کی ہے اوس نے بیچ اس مسئلے کے اور استوار کیا ہے
اوسکو پس کہا ہے اوس نے بیچ کتاب اپنی کے جو موسوم ہے ساتھ معرفۃ السنن کے منع کیا ہے شافعی رح نے مرد کو رنگ زعفران سے اور جائز
رکھا ہے واسطے اوسکے رنگ کسوم کا کہا شافعی نے اور نہین سوا اسکے کہ اجازت دی مینے رنگ کسوم کی اسواسطے کہ نہین پایا
مینے کوئی شخص کہ حکایت کرے آنحضرت صلعم سے ممانعت رنگ کسوم کی مگر وہ قول کہ کہا ہے حضرت علی رضہ نے منع فرمایا میری تئین الخ اور نہین
کہتا ہون مین تمہاکو کہا بیہقی نے البتہ وارد ہوئی ہین اور احادیث کہ دلالت کرتی ہین اوپر ممانعت کے عموما پھر ذکر کی بیہقی نے
حدیث عبد اللہ بیٹے عمرو بیٹے عاص رضہ سے یہی حدیث کہ ذکر کیا اوسکو مسلم نے پھر ذکر کین بیہقی نے اور احادیث پھر کہا اگر
پہونچتین یہ سب احادیث شافعی رح کو البتہ حکم دیتے ساتھ ان حدیثون کے یعنی اوپر منع ہونے رنگ کسوم کے پھر ذکر کیا بیہقی
نے ساتھ اسناد کے وہ قول کہ پہونچا اوسکو علی سبیل الصحۃ شافعی رح سے کہ البتہ کہا شافعی نے جسوقت پہونچے تمکو حدیث صحیح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف قول میرے کے پس عمل کرو تم ساتھ حدیث کے اور چھوڑ دو تم قول میرا اور بیچ ایک روایت کے جگہ اسکے وہ لفظ ہی
کہ وہ مقتضی بھی ہے یعنی اوس حدیث پر میرا بھی مذہب ہے فرمایا امام شافعی رح نے اور منع کرتا ہون مین حلال غیر محرم کو بیچ ہر حال کے اس سے
کہ پہنے زعفرانی کپڑا کہا پس حکم کرونگا مین اوسکو جب کہ زعفرانی پہنے یہ کہ دھو لیوے اوسکو کہا بیہقی نے پس متابعت کرتے ہین حدیث ہم
کی بیچ رنگ زعفران کے سو متابعت کرنا اوسکا ہمکو بیچ رنگ کسوم کے اولی ہے کہا ہے بیہقی نے اور البتہ مکروہ جانا بعض سلف نے
رنگ کسوم کا ساتھ اسی کراہت کے حکم دیا ابو عبد اللہ الحلیمی نے جو ہمارے اصحاب مین سے ہین اور رخصت دی جواز رنگ کسوم کی ایک
جماعت نے اور حدیث شریف اولی ہے ساتھ متابعت کرنے کے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے انتہی کہتا ہون مین بیچ قول
بیہقی کے شبہہ ہے اسواسطے کہ البتہ نہین تصور کیجاتی نسبت نا آگاہ ہونیکی ممانعت رنگ کسوم سے طرف شافعی کے اسواسطے کہ
البتہ ثابت ہوا قول بیہقی سے آگاہ ہونا امام شافعی رح کا اوپر ممانعت رنگ کسوم کے بسبب آگاہ ہونے کے اوپر قول علی رضی اللہ عنہ
کے جو نہانی کو لاکم ہے اور یہ قول کافی ہے واسطے ثابت کرنے حرمت کے اس سبب سے کہ ثابت ہوا ہے بیچ علم اصول کے اوپر مذہب راجح
کے کہ البتہ منع فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے ایک شخص کے ہوتی ہے منع واسطے سب آدمیون کے جیسے گذرا بیچ عبارت
نیل الاوطار کے پس کیونکر تصور کیا جاوے نہونا علم اور آگاہی کا واسطے شافعی رحمہ اللہ کے اوپر حرمت کے پس نہین [illegible]
مگر ساتھ حمل کرنیکے اوپر قول ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضی خان اور فتاوے سراجیہ کے جیسے گذر چکا
انتہی واضح ہو کہ سرخ اور زرد رنگ مین علما کا بڑا اختلاف ہے اور صحیح اور تحقیق نزدیک محققین کے یہی ہے کہ رنگ سرخ اور زرد

ف [illegible]

کسوم اور زعفران کا رنگا ہوا ممنوع ہے جیسے کہ بیان اسکا ہدایہ وغیرہ سے اوپر ہو چکا ہے نیل الاوطار مین ہے فالراجح تحریم الثیاب المعصفرۃ وان کان یصبغ صبغا احمر کما قال ابن القیم فلا معارضۃ بینہ وبین ما ثبت فی الصحیحین من انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس حلۃ حمراء کما یأتی لان النہی فی ہذہ الاحادیث یتوجہ الی نوع خاص من الحمرۃ الخالصۃ من ثیاب العصفر انتہی ترجمہ یعنی پس راجح حرام ہونا رنگ کسم کا ہے اور اگر رنگا جاوے رنگ سرخ جیسے کہا ابن قیم نے سو نہین ہے معارضہ بیچ مین یعنی اس ہمارے قول فالراجح الخ مین اور درمیان اوسکے جو ثابت ہوا ہے بخاری اور مسلم مین اس سے کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا سرخ حلہ جیسے کہ آویگا یعنی نیل الاوطار مین کہتا ہون مین اور اس رسالے کے اول مین وہ گذر چکا ہے اسلیے کہ نہی ان حدیثون مین متوجہ ہے طرف ایک نوع خاص کے خالص سرخ رنگ کسم کے سے انتہی یعنی بغیر دھلا ہوا اور در المنتقی شرح در البہیہ مین ہے والمعصفرۃ ما یصبغ الثوب صبغا احمر علی ہیئۃ مخصوصۃ فلا یعارضہ ما ورد فی لبس مطلق الاحمر کما فی الصحیحین فی لبسہ حلۃ حمراء وفی الباب احادیث یجمع بینہا بان الممنوع منہ ہو الاحمر الذی صبغ بالاصفر والمباح ہو الذی لم یصبغ بہ انتہی ترجمہ معصفر وہ رنگ ہے کہ رنگا جاوے کپڑا سرخ رنگ کا ایک طور خاص پر سو معارض نہو گا اوسکو وہ جو وارد ہوا ہے اور آیا ہے بیچ پہننے مطلق سرخ مین جیسے کہ بخاری اور مسلم مین بیچ بیان پہننے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ حلے کو اور اس باب مین بہت سی حدیثین ہین کہ جمع کی جاویگی اونمین اس طور پر کہ بیشک ممانعت ہے اس رنگ سے کہ وہ سرخ ہے ایسا کہ رنگا گیا ہے وہ کسوم سے اور مباح ہے وہ سرخ جو نہین رنگا گیا ہے کسوم سے یعنی سرخی کسم کی ممنوع ہے نہ اور سرخیان اور فتاوے زاہدی اور فتاوے قاضی خان وغیرہ مین کتاب اللباس مین ہے لا بأس بلبس ثوب احمر ویکرہ لبس المصبوغ بالعصفر والزعفران والورس للرجال انتہی ترجمہ کچھ ڈر نہین سرخ کپڑے پہننے کا اور مکروہ ہے پہننا رنگا ہوا کسم اور زعفران اور ورس کا مردون کو انتہی سو یہ محمول ہے اوسپر جو ہدایہ وغیرہ کتب سے اوپر گذر چکا ہے کتاب الاحرام سے اور موید اسکی ہے وہ جو عالمگیری مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے وعن ابی حنیفۃ لا بأس بالصبغ الاحمر والاسود کذا فی الملتقط ترجمہ امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ کہا اونھون نے نہین کچھ ڈر ہے سرخ اور سیاہ رنگ پہننے کا انتہی اور ایسے ہی قول ہدایہ وغیرہ پہ محمول ہوگا قول درمختار وغیرہ کتب فقہ کا درمختار مین ہے وکرہ لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال مفادہ انہ لا یکرہ للنساء ولا بأس بسائر الالوان ترجمہ اور مکروہ ہے تحریمی پہننا کپڑے رنگے ہوے کسم اور

زعفران کا خواہ سرخ ہو یا زرد مردون کو یعنی عورتون کو نہین مکروہ اور کچھ ڈر نہین ہی تمام اور رنگون کا مردون کو یعنی حرمت
مردون کو صرف کسم اور زعفران کے رنگے ہوئے مین ہی جو بے دُھلے ہون وہ خواہ سرخ ہون خواہ زرد ہون برابر ہی کہ ہون وہ
دو رنگ کسم کے یا زعفران کے موید ہی اول قول ہمارے کو یعنی وہ کسم کے ہون قول صاحب نیل الاوطار کا جیسا کہ گذرا کہ
وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِأَنَّ الصُّفْرَةَ الَّتِي كَانَ يَصْبَغُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ صُفْرَةِ
الْعُصْفُرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ترجمہ اور ہو سکتی ہی جمع ان احادیث مین اس طور پر کہ وہ زردی کہ رنگتے تھے اوس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سوا زردی کسوم کی ہی کہ وہ منہی عنہا ہی اور قول انکا دوسری کتاب البہیہ مین وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ
يُجْمَعُ بَيْنَهَا الخ اور قول دوسرے کو یعنی دونون رنگ زعفران کے ہون قول منح الغفار کا وَكُرِهَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ
وَالْمُزَعْفَرِ الْأَحْمَرِ وَالْأَصْفَرِ لِلرِّجَالِ يَعْنِي أَنَّ الْمُزَعْفَرَ بِقِسْمَيْهِ مَكْرُوهٌ وَأَمَّا الْأَصْفَرُ مِنْ
غَيْرِ الزَّعْفَرَانِ فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ انتہی ترجمہ اور مکروہ ہی پہننا کسم اور زعفران کے رنگ سرخ اور زرد کا مردون
کو یعنی بیشک رنگ زعفران ساتھ دونون قسمون اپنی کے مکروہ ہی یعنی زعفران سرخ بھی اور زرد بھی اور جو زرد رنگ غیر
زعفران کے ہی سو نہین کراہت اوسمین انتہی مالابد منہ مین ہی معصفر اور مزعفر مردان را حرام است نہ زنان را و باقی رنگ
سرخ مطلق مکروہ ست مگر مخطط شل سوسی انتہی اور موید ہی اسی کو یعنی حرمت صرف معصفر و مزعفر کو دون غیرہ وہ جو احادیث
مین امتناع صرف معصفر اور مزعفر سے وارد ہوا ہی دُونَ غَيْرِهِ ولیکن حدیث إِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ فَإِنَّهَا مِنْ زِينَةِ الشَّيْطَانِ
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ ترجمہ بچو تم سرخی سے پس تحقیق سرخی زینت شیطان سے ہی سو بیشک شیطان دوست
رکھتا ہی سرخی کو معلول ہی ساتھ علت تکبر اور تشبہ اور تجبس کے اور تکبر اور تشبہ غالبا کثرت استعمال اور عادت مستمرہ معتادہ مین
پایا جاتا ہی وَإِذَا فُقِدَ الْعِلَّةُ فُقِدَ الْمَعْلُولُ ترجمہ اور جبکہ گم ہووے علت گم ہوتا ہی معلول اور اوسکے موافق ہی
وہ جو نیل الاوطار مین فتح الباری سے نقل کیا ہی وَفِي فَتْحِ الْبَارِي فِي لُبْسِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ سَبْعَةُ مَذَاهِبَ الْأَوَّلُ
الْجَوَازُ مُطْلَقًا جَاءَ عَنْ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْبَرَاءِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَعَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالنَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَأَبِي قِلَابَةَ وَطَائِفَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ الثَّانِي الْمَنْعُ مُطْلَقًا
وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَائِلٍ مُعَيَّنٍ إِنَّمَا ذَكَرَ أَخْبَارًا وَآثَارًا يُعْرَفُ بِهَا مَنْ قَالَ بِذَلِكَ الثَّالِثُ يُكْرَهُ لُبْسُ
الثَّوْبِ الْمُشْبَعِ بِالْحُمْرَةِ دُونَ مَا كَانَ صِبْغُهُ خَفِيفًا جَاءَ ذَلِكَ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ

مخطط شل سوسی [illegible]

الرابع يكره لبس الحمرة مطلقا لقصد الزينة والشهرة ويجوز في البيوت والمهنة فجاء ذلك عن ابن عباس الخامس يجوز لبس ما كان صبغ غزله ثم نسج ويمنع بعد النسج جاء ذلك عن الخطابي السادس اختصاص النهي بما صبغ بالعصفر ولم ينسبه الى احد السابع تخصيص المنع بالثوب الذي يصبغ كله واما ما فيه لون آخر غير احمر فلا حكي عن ابن القيم انه قال بذلك بعض العلماء ثم قال الحافظ التحقيق في هذا المقام ان النهي عن لبس الاحمر ان كان من اجل انه لبس الكفار فالقول فيه كالقول في الميثرة الحمراء وان كان من اجل انه زي النساء فهو راجع الى الزجر عن التشبه بالنساء فيكون النهي عنه لا لذاته وان كان من اجل الشهرة او خرم المروة فيمنع حيث يقع ذلك والا فلا فتقوى ما ذهب اليه مالك من التفرقة بين لبسه في المحافل وفي البيوت انتهى ترجمہ اور مذکور ہی فتح الباری مین کہ بیچ پہننے کپڑے سرخ کے سات مذہب ہین مذہب پہلا حکم اوپر جواز کے مطلقا روایت کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن بن جعفر اور براء اور سوا انکے بہت صحابہ کرام سے اور سعید بن المسیب اور نخعی اور شعبی اور ابی قلابہ اور غیر انکے ایک گروہ تابعین سے مذہب دوسرا حکم اوپر ممانعت کے مطلقا اور نہین نسبت کی ہی اس مذہب کے صاحب فتح الباری نے طرف کسی قائل معین کے البتہ ذکر کیا ہی بطور اخبار اور آثار کے نسبت کرتا ہی طرف دوسرے کے قائل اس مذہب کا اور چھپایا ہی نام اپنا مذہب تیسرا حکم اوپر حرمت کپڑے گہری رنگے ہوئے کے اور جائز ہونا ہلکی رنگت کا روایت کیا گیا ہی یہ مذہب عطا اور طاوس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مذہب چوتھا حکم اوپر حرمت کے مطلقا جس وقت کہ پہننے واسطے زینت اور شہرت کے اور جائز ہی پہننا بیچ گھرون اور خوف کی جگہ کے روایت کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت ابن عباس سے مذہب پانچوان حکم اوپر جواز پہننے اوس کپڑے کے کہ رنگا ہو اول سوت اوسکا پھر بعد اوسکے بنا گیا ہو اور ممانعت پہننے اوس کپڑی کی کہ رنگا جاوے بعد بنے جانے کے اور روایت کیا گیا ہی یہ مذہب خطابی سے مذہب چھٹا حکم اوپر ممانعت خاص اوس کپڑے کے کہ رنگا جاوے کسوم سے اور جائز ہونا اور سرخ رنگون کا سوا کسوم کے اور نہین نسبت کی اس مذہب کی طرف کسی کے مذہب ساتوان حکم ساتھ منع ہونے خاص اوس کپڑے کے کہ تمام سرخ رنگا جاوے لیکن وہ کپڑا کہ بیچ اوسکے اور رنگ بھی ہو سوا سرخ رنگ کے جیسے سوسی وغیرہ پس نہین ہی بیچ پہننے اوسکے کے حکم ممانعت کا حکایت کی گئی ہی ابن قیم سے کہ گئے ہین طرف اس مذہب کے بعضے علما کہتا ہی صاحب نیل الاوطار پھر کہا بعد بیان مذاہب کے صاحب فتح الباری نے تحقیق یہ

اس مقام کے یہ ہے کہ البتہ ممانعت پہننے کپڑے سرخ کی اگر ہے بسبب اسکے کہ یہ لباس کفار کا ہے پس حکم بیچ اسکے مثل حکم زرین سرخ
کے ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زرین سرخ سے بسبب مشابہت کفار کے اور اگر ہے ممانعت بسبب اسکے کہ سرخ کپڑے
لباس عورتوں کے ہیں پس وہ ممانعت راجع ہے طرف زجر اور منع کے مشابہت نسا سے پس ہوگی نہی اوس سے لا لذاتہ یعنی ذات
اوسکی میں حرمت نہیں ہے بلکہ بسبب عارض ہونے ایک وصف کے کہ وہ مشابہت نسوان کی ہے منع فرمایا ہے اور اگر ہے ممانعت اس سے
بسبب شہرت اور مضبوط کرنے مروت کے یعنی ناموری اور خوشنودی خاطر کے پس منع ہوگا پہننا اسکا جہان کہ پایا جاوے گا وصف
شہرت کا اور جس جگہ کہ نہ پایا جاوے گا وصف جائز ہوگا پہننا اوسکا پس تقوی اور احتیاط اس میں ہے کہ گئے ہیں طرف اوسکے
امام مالک فرق کرنے سے درمیان مجالس اور گھروں کے یعنی مجالس میں بسبب پائے جانے وصف شہرت کے پہننا منع ہے اور
گھروں میں بسبب نہ ہونے شہرت کے جائز ہے انتہی اور وہ جو درمختار اور اوسکے حاشیے رد المحتار میں ہے وفی المجتبى و

القهستاني وشرح النقاية لابي المكارم لا بأس بلبس الثوب الاحمر ومفاده ان الكراهة
تنزيهية لكن صرح في التحفة بالحرمة فافاد انها تحريمية وهي المحمل عند الاطلاق
قاله المصنف قلت وللشرنبلالي فيه رسالة نقل فيها ثمانية اقوال منها انه مستحب
قوله لا بأس بلبس الثوب الاحمر وقد روي ذلك عن الامام كما في الملتقط قوله ومفاده
ان الكراهة تنزيهية لان كلمة لا بأس تستعمل غالبا فيما تركه اولى منح قوله في التحفة
اي تحفة الملوك منح قوله فافاد انها تحريمية الخ هذا مسلم لو لم يعارضه تصريح
غيره بخلافه ففي جامع الفتاوى قال ابو حنيفة والشافعي ومالك يجوز لبس المعصفر
وقال جماعة من العلماء مكروه بكراهة التنزيهية وفي منتخب الفتاوى قال صاحب الروضة
يجوز للرجال والنساء لبس الثوب الاحمر والاخضر بلا كراهة وفي الحاوي الزاهدي يكره للرجال
لبس المعصفر والمزعفر والمورس والمحمر حريرا كان او غيره اذا كان في صبغه دم والا فلا ونقله
عن عدة كتب وفي مجمع الفتاوى لبس الاحمر مكروه وعند البعض لا يكره وقيل يكره اذا صبغ
بالاحمر القاني لانه خلط بالنجس وفي الواقعات مثله ولو صبغ بالشجر البقم لا يكره ولو صبغ
بقشر الجوز عسليا لا يكره لبسه اجماعا فهذه النقول وما ذكره عن المجتبى والقهستاني وشرح

ابی المکارم تعارض القول بکراهة التحریم ان لم یدع التوفیق بحمل التحریم علی المصبوغ
بالنجس او نحو ذلک قوله وللشرنبلالی فیه رسالة سماها تحفة الاکمل والهمام المصدر لبیان
جواز لبس الاحمر وقد ذکر فیها کثیرا من النقول منها ما قدمناه وقال لم نجد نصا قطعیا
لاثبات الحرمة ووجدنا النهی عن لبسه لعلة قامت بالفاعل من تشبه بالنساء او بالاعاجم
او التکبر وبانتفاء العلة تزول الکراهة باخلاص النیة لاظهار نعمة الله وعروض الکراهة
للصبغ بالنجس تزول بغسله ووجدنا نص الامام الاعظم علی الجواز دلیلا قطعیا علی
الاباحة وهو اطلاق الامر باخذ الزینة ووجدنا فی الصحیحین موجبه وبه تنتفی الحرمة
والکراهة بل یثبت الاستحباب اقتداء بالنبی صلی الله علیه وسلم ومن اراد الزیادة
علی ذلک فعلیه بها اقول ولکن جل الکتب علی الکراهة کالسراج والمحیط والاختیار
والملتقی والذخیرة وغیرها وبه افتی العلامة قاسم وفی الحاوی الزاهدی ولا یکره
فی الراس اجماعا ترجمہ اور بیچ مجتبی اور قہستانی اور شرح نقایہ تصنیف ابی المکارم کے مذکور ہے نہیں ہے مضائقہ
بیچ پہننے کپڑے سرخ کے اور حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ پہننا اسکا مکروہ تنزیہی ہے لکن تصریح کی ہے بیچ تحفے کے ساتھ
حرمت کے پس مستفاد ہوا عبارت تحفے سے کہ البتہ پہننا اوسکا مکروہ تحریمی ہے اور اسی پر حمل کیا جاتا ہے لفظ مکروہ کا وقت مطلق لانے
اوسکے کے بلا قید تنزیہ کے کہا ہے اوسکو مصنف تنویر الابصار نے کہتا ہے صاحب در مختار اور واسطے شرنبلالی کے بیچ تحقیق رنگ
سرخ کے ایک رسالہ ہے نقل کیے ہیں بیچ اوسکے آٹھ قول ایک اونمیں سے یہ ہے کہ البتہ پہننا سرخ کپڑے کا مستحب ہے کہتا ہے صاحب
رد المحتار قول درمختار کا لا باس بلبس الثوب الاحمر البتہ روایت کیا گیا ہے یہ قول امام ابو حنیفہ سے جیسے کہ مذکور ہے بیچ المنتقی کے قول
اوسکا ومفاده ان الکراهة تنزیهیة اسواسطے کہ کلمہ لا باس کا استعمال کیا جاتا ہے اکثر بیچ اوس جگہ کے کہ ترک اوسکا اولی ہو قول اوسکا
وفی التحفة ای تحفة الملوک میں ہے قول اوسکا فافاد انها تحریمیة الخ یہ قول اوسوقت معتبر ہے کہ نہ معارض ہو اوسکو تصریح غیر اوسکی کی
بخلاف حرمت پر اور حال یہ ہے کہ مذکور ہے بیچ جامع الفتاوی کے کہا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک رحمهم الله نے جائز ہے پہننا
کپڑے رنگے ہوئے کا ساتھ کسم کے اور کہا ہے ایک جماعت علما نے مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور منتخب الفتاوی میں ہے
کہا صاحبین نے جائز ہے مردوں اور عورتوں کو پہننا کپڑے سرخ اور سبز کا بغیر کراہت کے اور حاوی زاہدی میں مذکور ہے مکروہ ہے

واسطے مردون کے پہننا کپڑون کسومی اور زعفرانی اور ورس سے رنگے ہوئے لو سرخ غیر کسومی کا ریشمی ہون یا غیر اوسکے جس وقت کہ ہووے
بیچ رنگ سرخ غیر کسومی کے جیسے خون کا جیسے قرمزی وغیرہ مین اور اگر نہووے جیسے خون کا تو سرخ کپڑے غیر کسومی جائز ہین دونون کو
اور نقل کیا ہی اس قول کو زاہدی مین کئی کتابون معتبر سے اور مجمع الفتاوی مین مذکور ہی پہننا سرخ کپڑون کا مکروہ ہی اور نزدیک بعضون کے
غیر مکروہ ہی اور کہا ہی بعضون نے مکروہ ہی اوسوقت کہ رنگا جاوے سرخ قانی اسواسطے کہ ملا گیا ہی ساتھ نجس کے اور قانی ترکی مین خون کو
کہتے ہین کذا فی الغیاث اور واقعات مین بھی اسی طرح سے مذکور ہی کہ اگر رنگا جاوے کپڑا سرخ ساتھ لکڑی پتنگ کے یا چھلکے اخروٹ
کے شہد کی سی رنگ نہین مکروہ ہی پہننا اوسکا اجماعًا پس یہ سب نقلین ان کتب کی اور وہ عبارت کہ نقل کیا ہی صاحب در مختار نے
مجتبی اور قہستانی اور شرح ابو المکارم سے معارض ہین قول کراہت تحریمی کو اگر نہ توفیق دی جاوے ساتھ حمل کرنے تحریم کے اوپر رنگے ہوئے
کے ساتھ نجس کے یا اور مثل اوسکے قول اوسکا وللشرنبلالی فیہ رسالة نام رکھا ہی اوسکا تحفة الاکمل والھمام المصدر لبیان جواز لبس الاحمر
اور البتہ ذکر کین ہین بیچ اوسکے بہت نقلین بعضی اون سے وہ ہین کہ ذکر کین ہمنے اور کہا ہی شرنبلالی نے نہین پائی ہم نے کوئی نص
قطعی اوپر ثبوت حرمت کے مگر یہ کہ پائی ہمنے منع پہننے اوسکے سے بسبب ایک علت کے کہ قائم ہوئی ہی فاعل مین یعنی لابس ثیاب
مین نہ ذات ثوب مین اور وہ مشابہت دکی ہی ساتھ عورتون یا کفار کے اور یا علت وسکی تکبر ہی اور وقت زوال علت کے زائل
ہوتی ہی کراہت ساتھ خلوص نیت کے واسطے ظاہر کرنے نعمتون اللہ تعالی کے اور عارض ہونا کراہت کا ذات رنگ مین بسبب ملجانے
نجاست کے جاتا رہتا ہی ساتھ دھونے کپڑے کے اور کہتا ہی شرنبلالی اور پایا ہمنے قول صحیح امام اعظم رح کا اوپر جواز رنگ سرخ کے
اور پائی ہم نے دلیل قطعی اوپر اباحت کے اور وہ مطلق رکھنا شارع کا ہی حکم زینت کو اور پائی ہمنے بیچ صحیحین کے حدیث اثبات اسکے کی
اور ساتھ اسکے منتفی ہوتی ہی حرمت اور کراہت بلکہ ثابت ہوتا ہی استحباب یعنی مستحب ہونا پہننے کپڑے سرخ کا واسطے متابعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو شخص چاہے زیادتی تحقیق کی پس واسطے اوسکے مطالعہ تحفة الاکمل کا ہی کہتا ہی صاحب رد المحتار ولکن تمام
کتابین دلالت کرتی ہین اوپر کراہت کے جیسے کہ سراجیہ اور محیط اور اختیار اور ملتقی اور ذخیرہ اور سوا انکے اور کتب اور اسی کراہت
پر فتوی دیا ہی علامہ قاسم نے اور بیچ حاوی زاہدی کے ہی نہین مکروہ ہی باندھنا کپڑے سرخ کا اوپر سر کے یعنی عمامہ وغیرہ انتہی سویہ
سب مؤید اسی قول نیل الاوطار کو ہی اور بھی مؤید ہی اوسکے وہ جو سلکے ترمذی سے حدیث ابن عمر مین آیا ہی کہتا ہون مین قول صاحب
رد المحتار کا ولکن جل الکتب محمول ہی اوسی رنگ عصفر پر جسمین تینون وجہین جواز کی نپائی جاوین کما مر ولا یجوز کما نقل عن الائمة
الثلثة اور وجہ مواہب لدنیہ مین ہی کہ قال ابن القیم وغلط من ظن انہا کانت حمراء بحتًا لا یخالطھا غیرھا

وانما الحلة الحمراء بردان يمانيان منسوجان بخطوط حمر مع الاسود كسائر البرود اليمنية
وهي معروفة بهذا الاسم باعتبار ما فيها من الخطوط والا فالاحمر البحت منهي عنه اشد النهي
ففي صحيح البخاري انه صلى الله عليه وسلم نهى عن المياثر الحمر وفي صحيح مسلم عن ابن عمر رض قال رأى
النبي صلى الله عليه وسلم رجلا عليه ثوبان معصفران فقال ان هذا لباس الكفار فلا تلبسهما ومعلوم
ان ذلك انما يصبغ صباغا احمر قال وفي جواز لبس الاحمر من الثياب والجوخ وغيرها نظر واما
كراهته فشديدة فكيف يظن به صلى الله عليه وسلم انه لبس الاحمر القاني كلا لقد اعاذه الله
منه وانما وقعت الشبهة من لفظ الحلة الحمراء والله اعلم ترجمہ کہا ابن قیم نے اور غلطی کی اوس
شخص نے کہ گمان کیا کہ البتہ تھی وہ چادر کہ اوڑھا تھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ محض نہین تھا اوسمین دوسرا
رنگ سوا سرخی کے اور البتہ صحیح یہ بات ہی کہ تھین وہ دو چادرین یمنی بنی گئی تھین ساتھ خطوط سرخ اور سیاہ کے جیسے کہ
سب چادرین یمن کی اسی طور سے بنی جاتی ہین اور وہ چادر مشہور ہوئی ساتھ رنگ سرخ کے بسبب اسکے کہ تھے اوسمین خطوط
سرخ والا پس سرخ محض سے منع فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو سخت منع مری ہی بیچ حدیث صحیح بخاری
کے کہ البتہ آنحضرت نے منع کیا زینون سرخ سے اور بیچ صحیح مسلم کے ابن عمر رض روایت ہی کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک شخص کو کہ پہنے تھا دو کپڑے کسومی پس فرمایا آنحضرت نے البتہ یہ لباس کفار کا ہی پس مت پہن تو اونکو اور ظاہر ہی
کہ رنگا جاتا ہی کسوم سے رنگ سرخ پس منع راجع ہوئی طرف رنگ سرخ کے کہا ابن قیم نے اور بیچ جائز ہونے سرخ کپڑون
اور شفتالوی گہرے کے اور غیر اونکے وہ رنگ کہ اونمین سرخی زاید ہو اور دوسرا رنگ کم ہو نظر ہی ولیکن کراہت پہننے انکے کی بہت
سخت ہی پس کیونکر گمان کیا جاوے طرف آنحضرت صلعم کے البتہ پہنا آپنے سرخ قانی ہرگز نہین ہی یہ بات بیشک بچایا آنحضرت کو
اللہ تعالی نے اس سے اور سوا اسکے نہین ہی کہ واقع ہوا ہی شبہہ لفظ حلہ حمرا سے اور وہ حقیقت مین سرخ نہ تھا جیسے کہ ہمنے
تحقیق کی اور اللہ تعالی بڑا جاننے والا ہی انتہی پھر بعد اسکے قول امام نووی کا نقل کیا ہی شرح مسلم سے کہا مرہم بعد نقل قول مذکور کے
کہتے ہین ورأيت في فتاوى شيخنا العلامة قاسم احد الائمة الحنفية وتحقيقها كراهة التحريم
مع صحة الصلوة فيه واستدل بما ذكرته وبما في حديث طاؤس عند الحاكم وقال صحيح
على شرطهما عن عمرو بن العاص قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعلي ثوب معصفر

قَالَ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا قَالَ صَنَعَتْ لِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحْرِقْهُ انتہی ترجمہ اور دیکھا مینے
بیچ فتاوے شیخ ہمارے علامہ قاسم جو ایک ایمہ حنفیہ ور محققین اونکے سے ہین حکم ساتھہ کراہت تحریمی کے بیچ پہننے کپڑون
سرخ کے باوجود صحیح ہونے نماز کے ان کپڑون سے اور دلیل لائے ہین قاسم اوپر حرمت کے ساتھہ اوسکے کہ ذکر کیا ہے مینے
قول ابن قیم وغیرہ سے اور ساتھہ حدیث طاوس کے جو روایت کیا ہے اوسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اوسکی موافق شرط اپنی کے اور وہ
حدیث یہ ہے کہ روایت کی عمرو بن عاص نے کہا گیا مین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر میرے چادر کسومی تھی فرمایا آنحضرت
نے کہان سے آئی یہ چادر تیرے پاس کہا مینے تیار کی واسطے میرے زوجہ میری نے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا دے
اسکو انتہی اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ از براء بن عازب رض آمدہ کہ گفت ندیدم ہیچ یکی را و در روایتی چیزی را احسن در حلہ حمرا از رسول خدا
صلعم و در روایتی ندیدم من ذی لمہ را در حلہ حمرا احسن از رسول خدا و از جابر رض آمدہ کہ گفتہ بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
می پوشید بُرد احمر خود را در عیدین و جمعہ و حلہ نام جفت جامہ ہست ردا و ازار و احمر آنکہ بخطہای سرخ بافتہ اند چنانکہ درین دیار یمانی
می باشد و این از برد یمنیہ است مشہور باین اسم بجہت نسیج خطوط سرخ در وی و نیست بران احمر سرخ صرف کہ منہی عنہ است لبس
آن و در صحیح مسلم از ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما آمدہ کہ گفت دید بر من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ معصفر گفت این
لباس کفار است پس مپوش آنرا و از عبد اللہ بن عمرو رض بن العاص آمدہ کہ گفت دراند مرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و بود بر من
جامہ معصفر گفت از کجا یافتہ تو این گفتم ساختہ است این را برای من اہلیہ من فرمود بسوز آنرا و اشتباہ باشد بعضی
مردم را ازین احادیث کہ لبس احمر جائز باشد این خطاست مراد با حمر اینجا ہمانست کہ خطوط احمر دارد و ہم چنین اخضر کہ در
حدیث ابی رمثہ واقع شدہ است کہ دیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را کہ بود بروی دو برد اخضر و در حدیث عطاء بن ابی یعلی
از پدرش آمدہ کہ گفت دیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم را کہ طواف میکرد مضطبع ببرد اخضر مراد برد یست کہ در وی خطہای سبز است
اگرچہ درینجا حمل بر سبز صرف احتمال دارد اما متعارف این دیار ہمان معنی است ہمچنین اصفر ہم بمعنی آنکہ خطہای زرد دارد و بعضی
مردم حلہ نیز بمعنی جامہ ابریشمی فہمیدہ اند آن نیز خطاست تحقیق آنست کہ مذکور شد و صاحب مواہب از نووی نقل کردہ کہ
اختلاف کردہ اند علما در ثیاب معصفر الی ما قال کلامہ و ہمچنین روایت کردہ است از زید بن اسلم و ام سلمہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم
لیکن گفتہ اند کہ این احادیث معارض نمیشوند نہی را یا منسوخ اند واللہ تعالی اعلم سوا اسکے اور مثل اسکے جواب مین طحطاوی
محشی درمختار کا کہتا ہے تحت قولہ وَلِلشُّرُنْبُلَالِيِّ فِيْهَا اَيْ فِي الْحُمْرَةِ اَيْ فِيْ لُبْسِ الْمُلَوَّنِ بِهَا وَفِيْ نُسْخَةٍ

فیہ ای الاحمر وہی اظہر قال فی حاشیتہ ثم بعد ثلثین سنۃ قلت والکراہۃ تنزیہیۃ
محمولۃ علی ارادۃ التشبہ بالنساء والتکبر وتنتفی بانتفائہما لقول الائمۃ الثلثۃ بحل
لبس الاحمر وہم ابو حنیفۃ ومالک والشافعی رحمہم اللہ تعالی لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لبس حلۃ حمراء وتاویلہا بذات الخطوط مردود والدلیل القطعی اثبت حلہ وہو قولہ
تعالی خذوا زینتکم عند کل مسجد لان المامور باخذہ عام وحکم العام اجراؤہ
علی عمومہ کما ہو معرر ولنا رسالۃ تحفۃ الاکمل المصدر لبیان جواز لبس الاحمر وفیہ
ان ارادۃ التشبہ بالنساء والتکبر مکروہ تحریما لا تنزیہا انتہی قول صاحب در مختار کا
للشرنبلالی فیہا ای بیچ حمرت کے یعنی بیچ پہننے کپڑوں رنگے ہووں کے ساتھ سرخی کے اور بیچ بعضے نسخوں کے جگہ فیہا
کے فیہ ہی ای بیچ احمر کے یعنی سرخ کپڑے کے اور یہ ہی ظاہر ہی کہا ہی شرنبلالی نے بیچ حاشیے اپنے کے پھر بعد تیس برس کے
کہا میں نے بیچ پہننے کپڑوں سرخ کے کراہت تنزیہی ہی محمول ہی اوپر ارادہ کرنے مشابہت کے ساتھ عورتوں کے اور تکبر کے اور جاتی
رہتی ہی کراہت وقت نہونے تشبہ اور تکبر کے بسبب قول ائمہ ثلثہ کے بیچ حلال ہونے کپڑے سرخ کے جو امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور
امام شافعی ہین اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا حلہ سرخ اور تاویل اوسکی ساتھ سرخ خطوں کے مردود ہی اور
دلیل قطعی نے ثابت کی ہی حلت اوسکی اور وہ قول اللہ تعالی کا ہی خذوا زینتکم عند کل مسجد اسواسطے کہ
مامور ساتھ اخذ زینت کے عام ہی اور حکم عام کا جاری کرنا اوسکا ہی اوپر عموم اوسکے کے جیسے کہ ثابت ہی بیچ علم اصول کے
کہتا ہی شرنبلالی اور واسطے ہمارے ایک رسالہ ہی مسمی ساتھ تحفۃ الاکمل المصدر لبیان جواز لبس الاحمر کے کہتا ہی طحطاوی اور بیچ
قول شرنبلالی کے شبہہ ہی اور وہ یہ ہی کہ ارادہ کرنا مشابہت نسا اور تکبر کا ثابت کرتا ہی کراہت تحریمی نہ تنزیہی پس کیونکر محمول کرتا ہی
کراہت تنزیہی کو اوپر تشبہ بالنسا اور تکبر کے انتہی اور مؤید ہی اسکے وہ جو صاحب نیل الاوطار شرح میں حدیث براء بن عازب کے
لکھتے ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین لہ شعر یبلغ شحمۃ
اذنیہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ متفق علیہ الحدیث اخرجہ ایضا الترمذی
والنسائی وابو داود وفی الباب عن ابی جحیفۃ عند البخاری وغیرہ انہ رای النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خرج فی حلۃ حمراء مشمرا صلی الی العنزۃ بالناس رکعتین وعن عامر المزنی عند

أبي داود بإسناد فيه اختلاف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى وهو يخطب
على بغلة وعليه برد أحمر وعلي عليه السلام أمامه يعبر عنه قال في البدر المنير و
إسناده حسن وأخرج البيهقي عن جابر أنه كان له صلى الله عليه وسلم ثوب أحمر يلبسه
في العيدين والجمعة ورواه ابن خزيمة في صحيحه نحوه بدون ذكر الأحمر والحديث احتج
به من قال بجواز لبس الأحمر وهم الشافعية والمالكية وغيرهم وذهبت العترة و
الحنفية إلى كراهة ذلك واحتجوا بحديث عبد الله بن عمرو الذي سيأتي بعد هذا
وسيأتي في شرحه إن شاء الله تعالى ما يتبين به عدم انتهاضه للاحتجاج واحتجوا
أيضا بالأحاديث الواردة في تحريم المصبوغ بالعصفر قالوا لأن العصفرة يصبغ بها
صباغا أحمر وهي أخص من الدعوى وقد عرفناك أن الحق أن ذلك النوع من
الأحمر لا يحل لبسه ومن أدلتهم حديث رافع بن خديج عند أبي داود قال خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى على رواحلنا وعلى أكسية إبلنا فيها
خيوط عهن أحمر فقال ما أرى هذه الحمرة قد غلبتكم فقمنا سراعا لقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأخذنا الأكسية فنزعناها وهذا الحديث لا تقوم به حجة لأن
في إسناده رجلا مجهولا ومن أدلتهم حديث أن امرأة من بني أسد قالت كنت يوما
عند زينب امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نصبغ ثيابا لها بمغرة والمغرة صبغ
أحمر قالت فبينا نحن كذلك إذ طلع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى المغرة
رجع فلما رأت ذلك زينب علمت أنه صلى الله عليه وسلم قد كره ما فعلت فأخذت فغسلت
ثيابها ووارت كل حمرة ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رجع فاطلع فلما لم ير شيئا دخل
الحديث أخرجه أبو داود وفي إسناده إسماعيل بن عياش وابنه وفيهما مقال مشهور
وهذه الأدلة غاية ما فيها لو سلمت صحتها وعدم معارض لها الكراهة لا التحريم فكيف
وهي غير صالحة للاحتجاج بها لما في أسانيدها من المقال الذي ذكرنا ومعارضة تلك

الأحاديث الصحيحة نعم من أقوى حججهم ما في صحيح البخاري من النهي عن المياثر الحمر وكذلك
ما في سنن أبي داود والنسائي وابن ماجة والترمذي من حديث علي قال نهاني رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والميثرة الحمراء ولكنه لا يخفى عليك أن هذا الدليل
أخص من الدعوى وغاية ما في ذلك تحريم الميثرة الحمراء فما الدليل على تحريم ما عداها
مع ثبوت لبس النبي صلى الله عليه وآله وسلم له مرات ومن أصح أدلتهم حديث رافع بن برد
ورافع بن خديج كما قال ابن قانع مرفوعا بلفظ ان الشيطان يحب الحمرة فإياكم والحمرة
وكل ثوب ذي شهرة أخرجه الحاكم في الكنى وأبو نعيم في المعرفة وابن قانع وابن
السكن وابن منده وابن عدي ويشهد له ما أخرج الطبراني عن عمران بن حصين مرفوعا
بلفظ إياكم والحمرة فإنها أحب الزينة إلى الشيطان وأخرج نحوه عبد الرزاق من حديث
الحسن مرسلا وهذا إن صح كان أصح أدلتهم على المنع ولكنك قد عرفت لبسه صلى الله
عليه وسلم الحلة الحمراء في غير مرة ويبعد منه صلى الله عليه وسلم أن يلبس ما حذرنا من
لبسه معللا ذلك بأن الشيطان يحب الحمرة ولا يصح أن يقال ههنا فعله لا يعارض القول
الخاص بنا كما صرح بذلك أئمة الأصول بأن تلك العلة مشعرة بعدم اختصاص الخطاب
بنا إذ تجنب ما يلابسه الشيطان هو صلى الله عليه وآله وسلم أحق الناس به فإن قلت فما
الراجح إن صح ذلك الحديث قلت قد تقرر في الأصول أن النبي صلى الله عليه وسلم إذا فعل
فعلا لم يصاحبه دليل خاص يدل على التأسي به فيه كان مخصصا له عن عموم القول
الشامل له بطريق الظهور فيكون على هذا لبس الأحمر مختصا به ولكن ذلك الحديث
غير صالح للاحتجاج به كما صرح بذلك الحافظ وجزم بضعفه لأنه من رواية أبي بكر
الهذلي وقد بالغ الجوزقاني فقال باطل والواجب البقاء على البراءة الأصلية المعتضدة
بأفعاله الثابتة في الصحيح لا سيما مع ثبوت لبسه لذلك بعد حجة الوداع ولم يلبث بعدها
إلا أياما يسيرة وقد زعم ابن القيم أن الحلة الحمراء بردان يمانيان منسوجان بخطوط

حُمرٍ مَعَ الاسودِ وَغَلطَ مَن قالَ انّها کانت حمرآءَ بحتًا قال وَهِيَ معروفةٌ بهذَا الاِسمِ وَلا یَخفی
اَنَّ الصّحابيَّ قد وَصفَها بِانّها حمرآءُ وَهُوَ مِن اَهلِ اللِّسانِ وَالواجبُ الحملُ عَلَی المَعنَی الحقیقيّ
وَهوَ الحمرةُ البحتُ وَالمصیرُ اِلی المجازِ اَعنِي کونَ بعضِها اَحمرَ دُونَ بعضٍ لا یحمل ذلکَ الوصفُ
علیهِ اِلّا لموجبٍ فَاِن اَرادَ ذلکَ مَعنَی الحُلّةِ الحمرآءِ لُغةً فلیسَ فِي کُتُبِ اللّغةِ ما یَشهدُ
لِذلکَ وَاِن اَرادَ اَنّ ذلکَ حقیقةٌ شرعیّةٌ فیها فالحقائقُ الشّرعیّةُ لا تثبتُ بمجرّدِ الدّعوی
فالواجبُ حملُ ما قالهُ ذلکَ الصّحابيُّ علی لغةِ العربِ لِانّها لسانُهُ ولسانُ قومِهِ فاِن قیلَ
اِنّما فسّرها بذلکَ التّفسیرِ لِلجمعِ بینَ الادلّةِ فمعَ کونِ کلامِهِ آبیًا عن ذلکَ التّصریحِ بتغلیطِ
مَن قالَ اِنّها الحمرآءُ البحتُ لا ملجأَ الیهِ لِامکانِ الجمعِ بِدُونِهِ کما ذکرنا معَ اَنّ الحُلّةَ
الحمرآءَ علی ما ذکرهُ یُنافِي لما احتجّ بهِ فِي اَثنآءِ کلامِهِ مِن انکارِهِ صلّی اللہُ علیهِ وَآلهِ وسلّمَ علی
القومِ الّذینَ رای علی رواحلِهِم اَکسیةً فیها خُطوطٌ حُمرٌ وَفیهِ دلیلٌ علی کَراهةِ ما فیهِ الخُطوطُ
وَتلکَ الحُلّةُ کذلکَ بتاویلِهِ ترجمہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد فراخی تھی درمیان دونوں کندھون
اونکے کے پہونچتے تھے بال سر مبارک کے گویا کان تک اوڑھے ہوئے تھے چادر سرخ فرماتے ہین براء بن عازب نہین دیکھا
مینے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب صورت اندر اوس دن سے اتفاق کیا ہی اوپر اسکے بخاری اور مسلم نے آخر حدیث
تک اور نکالا ہی اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور ابوداود نے اور بیچ اسی باب کے روایت ہی ابو جحیفہ سے ثابت ہی نزدیک
بخاری اور غیر انکے کے کہ البتہ دیکھا براء بن عازب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے مکان سے باندھے ہوئے چادر سرخ اوپر کمر کے
اور پڑھین ساتھ آدمیوں کے دو رکعتین درحالیکہ گاڑی تھی سامنے آگے اپنے واسطے سترے کے برچھی اور عامر مزنی سے واسطے کی
ابوداود نے ساتھ اوس اسناد کے کہ اختلاف کیا ہی بیچ اوسکے کہا عامر نے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ منا کے
دران حالیکہ خطبہ پڑھتے تھے اور سوار تھے اوپر خچر کے اوڑھے ہوئے تھے چادر سرخ اور حضرت علی رض آگے آپکے تھے سمجھاتے تھے لوگون
کو نصائح آنحضرت کے کہا ہی مصنف بدر منیر نے اسناد اس حدیث عامر کی حسن ہی اور نکالا ہی بیہقی نے جابر رض سے کہ البتہ تھا نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑا سرخ پہنتے تھے اوسکو بیچ عیدین اور جمعے کے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن خزیمہ نے بیچ
صحیح اپنی کے اسی طرح سے بدون ذکر کرنے لفظ احمر کے اور اس حدیث سے دلیل لاتے ہین اوپر مذہب اپنے کے وہ لوگ کہ قائل ہین اوپر

جواز پہننے سرخ کپڑون کے اور وہ شافعیہ اور مالکیہ اور غیر اونکے ہین اور گئے ہین اہل بیت اور حنفیہ طرف کراہت پہننے سرخ کپڑون کے اور دلیل
لائے ہین اوپر مذہب اپنے کے ساتھ حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور اوس حدیث کے کہ آتی ہی عنقریب بیچ اس قول کے اور عنقریب آتی ہے
بیچ شرح اس حدیث کے وہ چیز کہ ظاہر ہوتا ہی اوس سے صلاحیت کہنا اس حدیث کا دلیل لانے پر اور دلیل لائے ہین حنفیہ اون حدیثون
سے کہ وارد ہین بیچ حرمت رنگ کسومی کے کہا ہی اونھون نے البتہ رنگا جاتا ہی ساتھ کسوم کے رنگ سرخ پس حرمت
راجع ہوئی طرف رنگ سرخ کے اور یہ دلیل اونکی خاص ہی دعوی سے اسواسطے کہ دعوی مطلق حرمت سرخ رنگ کا ہی اور
دلیل دال ہی اوپر حرمت فقط رنگ کسوم کے کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور البتہ حق وہ ہی کہ بتایا ہی ہمنے تجکو کہ نہی
خاص سرخی کی یعنی رنگ کسوم کا نہین جائز ہی پہننا اوسکا اور بعض دلائل حنفیہ سے حدیث رافع بن خدیج کی ہی جو
روایت کیا ہی اوسکو ابو داود نے کہا ہی رافع نے نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے پس دیکھا
آنحضرت نے طرف پالانون اور گلیمون اونٹون ہمارے کے کہ بیچ انکے ڈوری سرخ تھی اون کی پس آپنے فرمایا کیا ہی کہ
دیکھتا ہون مین یہ سرخی کہ البتہ غالب ہوئی اوپر تمہارے کہتا ہی رافع پس جلدی اوٹھے ہم بسبب فرمانے آنحضرت کے اور
پس ہمنے گلیمین اور نکالے اون سے سوت سرخ اور اس حدیث سے نہین قائم ہوتی ہی دلیل اوپر حرمت کے اسواسطے کہ اسناد
اسکے مین ایک آدمی مجہول ہی اور بعضی دلیلون حنفیہ سے یہ حدیث ہی کہ البتہ کہا ایک عورت نے بنی اسد مین سے کہ تھی ایک دن
نزدیک حضرت زینب زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھین ہم رنگ رہی کپڑے اون کے گیرو سے پس بیچ اوسی
حالت کے کہ ہم رنگتے تھے کہ آگئے ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگاہ کہ دیکھا رنگ گیرو کا لوٹ گئے باہر پس
جسوقت کہ دیکھا حضرت زینب نے اس امر کو جان گئین یہ کہ البتہ آنحضرت نے مکروہ جانا اس رنگ کو پس دھوڈالے کپڑے
اپنے اور چھپا ڈالی سب سرخی پھر البتہ آنحضرت لوٹ آئے باہر سے اور ظاہر ہوئے پس جب نہ دیکھی علامت سرخی کی داخل
ہوئے بیچ گھر کے آخر حدیث تک نکالا ہی اسکو ابو داود نے اور بیچ اسناد اس حدیث کے اسمعیل بن عیاش راوی ہی بیٹا اوسکا
ہی اور بیچ معتمد اور ثقہ ہونے اونکے کے کلام مشہور ہی کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور یہ سب دلائل اگر تسلیم کی جاوے
صحت انکی اور نہ معارض ہونا کسی حدیث صحیح کا اونکو پس غایت انکی یہ ہی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کراہیت کے نہ اوپر
حرمت کے اور کیونکر ثابت کی جاوے انسے حرمت اور حال یہ ہی کہ یہ نہین صلاحیت رکھتی ہین دلیل لانے کی واسطے اس بات کے
کہ نہیچ صحیح ہونے اسناد ان احادیث کے گفتگو ہی وہ کہ ذکر کیا ہی ہمنے اوسکو اور علاوہ اسکے اور احادیث صحیح معارض ہین انکو

البتہ قوی تر ادلۂ حنفیہ سے وہ حدیث ہی کہ مروی ہی صحیح بخاری مین بیچ ممانعت نیون سرخ کے اور ایسے ہی وہ حدیث
کہ مروی ہی بیچ سنن ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی کے حدیث حضرت علیؓ سے فرمایا اونھون نے منع کیا مجکو آنحضرت
نے استعمال قسی یعنی پتلے کپڑے اور زین سرخ سے لیکن پوشیدہ نہین اوپر تیرے کہ یہ دلیل بھی خاص ہی دعوے سے غایت اسکی
یہ ہی کہ ثابت ہوتا ہی اس دلیل سے حرام ہونا استعمال زین سرخ کا پس کون سی دلیل ہی اوپر حرام ہونے ماسوا اسکے کے
باوجود ثابت ہونے پہننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ کپڑے کو کئی مرتبہ اور ظاہر تر دلیلون انکی سے حدیث رافع
بن برد اور رافع بن خدیج کی ہی جیسے کہ کہا ہی ابن قانع نے در انحالیکہ پونہچایا ہی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ
اس لفظ کے کہ البتہ شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو پس بچو تم سرخ رنگ سے اور ہر کپڑے شہرت والے سے یعنی مقصود پہننے
اوسکے سے ناموری ہو نکالا ہی اس حدیث کو حاکم نے بیچ کنی کے اور ابو نعیم نے بیچ معرفۃ کے اور ابن قانع اور ابن سکن اور
ابن مندہ اور ابن عدی نے اور شاہد لایا ہی ابن قانع واسطے اسکے وہ حدیث کہ نکالا ہی اسکو طبرانی نے عمران ابن حصین سے
مرفوع آنحضرت تک ساتھ اس لفظ کے کہ بچو تم سرخی سے اسواسطے کہ وہ محبوب زینتون کی ہی نزدیک شیطان کے اور
نکالا ہی مثل اسکے عبد الرزاق نے حدیث حسن سے در انحالیکہ چھوڑ دیا ہی راوی اخیر کو اور یہ دلیل اگر صحیح ہووے ہوگی صحیح زائد
دلیلون انکی سے اوپر ممانعت سرخی کے لیکن دریافت کیا تو نے پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلہ سرخ کو کئی مرتبہ اور بہت بعید ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننا اوس چیز کا کہ ڈرایا ہی ہمکو پہننے اوسکے [illegible] سے ساتھ اس دلیل کے کہ البتہ شیطان دوست رکھتا ہی
سرخی کو اور نہین صحیح ہی یہ کہ کہا جاوے اس جگہ کہ فعل [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین معارض ہی قول خاص کو واسطے ہمارے
اس سبب سے [illegible] اور بخاری اور غا[illegible] یہ علت یعنی مشابہت شیطان کی آگاہی دیتی ہی نہ خاص ہونے خطاب سے ساتھ ہمارے اسواسطے کہ بچنا اوس چیز سے
کہ مشابہ ہو شیطان کے آنحضرت لائق اوسکے ہین ساتھ اوسکے پس اگر کہے تو کونسی چیز راجح ہی وقت صحیح ہونے حدیث کے آیا رجحان قول کو ہی یا فعل
کو کہتا ہون مین البتہ ثابت ہوا ہی بیچ علم اصول کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کرین کسی کام کو کہ نہ موافق ہو وے اسکو
کوئی دلیل خاص کہ دلالت کرے اوپر متابعت اوس دلیل کے اوس کام مین ہوگا وہ فعل خاص کرنیوالا آنحضرت کو عموم قول سے
کہ شامل ہی آنحضرت کو بطور ظاہر کے پس ہوگا بنا بر اسکے پہننا سرخ کپڑے کا مخصوص ساتھ آنحضرت کے لیکن یہ حدیث نہین
صلاحیت رکھتی ہی دلیل لانے کی ساتھ اسکے جیسے کہ تصریح کی ہی حافظ نے اوپر اسکے اور یقین کیا ہی اوپر ضعف اس حدیث کے
اسواسطے کہ یہ روایت ابی بکر ہذلی کی ہی اور البتہ زیادتی کی ہی جوزقانی نے بیچ ثابت کرنے ضعف اسکے کے پس کہا ہی باطل ہی

حدیث اور واجب ہی باقی رکھنا اوپر ہیئت اصلیہ کے یعنی خالی ہونیکے مشابہت شیطان سے ایسی روایت کہ تقویت پاتی ہی ساتھ
افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ثابت ہین بیچ حدیث صحیح کے خصوصاً باوجود ثابت ہونے لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کپڑے سرخ کو بعد حجۃ الوداع کے اور نہین زندہ رہے آنحضرت بعد اوسکے مگر چند ایام اور البتہ زعم کیا ہی ابن قیم نے کہ البتہ حلہ
حمرا دو چادرین یمانیہ ہین کہ بنی گئی تھین ساتھ خطون سرخ اور سیاہ کے اور کہا ابن قیم نے غلطی کی اوس شخص نے کہ کہا البتہ وہ
حلہ تھا سرخ محض اور جواب نیست کہ مشہور ہوا ساتھ رنگ سرخ کے بسبب ہونے خطون سرخ کے اور پوشیدہ نرہے کہ البتہ صحابی نے
تعریف کی حلے کی ساتھ رنگ سرخ کے اور وہ یعنی صحابی اہل لسان سے ہی پس واجب ہی حمل کرنا اوپر معنی حقیقی کے کہ سرخی محض ہی
اور پھیرنا طرف مجاز کے یعنی ہونا بعض کا سرخ نہ بعض کا نہین حمل کیا جاتا ہی اوپر اسکے یہ وصف مگر سبب کسی موجب کے پس اگر ارادہ
کرے یہ معنی حلہ سرخ کے یعنی ہونا بعض کا سرخ نہ بعض کا ازروے لغت کے سو نہین ہی بیچ کتب لغت کے وہ چیز کہ شاہد ہو اس معنی پر
اور اگر ارادہ کرے یہ معنی ازروے حقیقت شرعیہ کے یعنی اصطلاح خاص کے کہ واضع اوسکا شارع ہی پس حقائق شرعیہ نہین ثابت ہوتے ہین
مجرد دعوے سے پس واجب ہی حمل کرنا اوس لفظ کا کہ بولا اوسکو صحابی نے اوپر لغت عرب کے اسواسطے کہ یہ زبان اوسکی اور قوم اوسکے کی ہی
پس اگر کہا جاوے جواب نیست کہ حمل کیا ہی اوسکو ابن قیم نے اوپر اس معنی کے واسطے جمع کرنے دلیلون کے بین باوجود ہونے کلام ابن قیم
کے انکار کرنیوالا اس تصریح سے بسبب غلط کرنے اوسکے کے کلام اوس شخص کو کہ کہا ہی اوسنے وہ البتہ سرخ محض ہی کہتا ہی صاحب نیل الاوطار
نہین حاجت طرف اسکے بسبب ممکن ہونے جمع کے بدون اس تفسیر کے جیسے کہ ذکر کیا ہی ہمنے تخصیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ
اسکے باوجود اس قباحت کے البتہ حلہ حمرا موافق اوس تفسیر کے کہ ذکر کیا ہی اوسکو ابن قیم نے منافی ہی اوسکو کہ دلیل لایا ہی اوسکی بیچ شرح
کلام اپنے کے انکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر اوس قوم کے کہ دیکھین اوپر پالانون انکے کے گلیمین کہ تھے بیچ اوسکے ڈورے
سرخ اور بیچ اسکے دلیل ہی اوپر مکروہ ہونے اوس کپڑے کے کہ بیچ اوسکے ڈورے سرخ ہون اور یہ چادرین ایسی ہین موافق تاویل اوسکی کے
واضح ہو کہ اصول مین متحقق ہی اَلْغَالِبُ کَالْمُتَحَقِّقِ وَالْغَالِبُ الْعَامُّ کَالْمُتَحَقِّقِ فِیْ اِرَادَۃِ الْاَحْکَامِ وَعَلٰی ھٰذَا
الْقِیَاسِ حَالُ اَکْسِیَۃِ الرَّوَاحِلِ الَّتِیْ فِیْہَا خُیُوْطٌ حُمْرٌ کہ سو مثنا جواز پارچہ سوسی و لنگی وغیرہ مخطط سرخ زرد زعفرانی
کیسری کا یہی ہی کہ اجزا ایسے رنگین سے ہی اوسکے یعنی تانے کے مغلوب ہوتے ہین اجزا ایسے کہانی اوسکے سے یعنی بانے سے سو کہہ سکتے ہین
کہ منع فرمانا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رواحل مخطوط خیط سرخ سے بسبب اکثر ہونے اور غالب ہونے اونکے کے تھا دون
غیرہ اور نہی اسمین خاص ہی ساتھ اکسیہ رواحل کے نہ عام اور تنزیہ کے لیے ہی نہ تحریم کے لیے جیسے کہ اور دوسری حدیث مین

معاویہؓ سے آیا ہے کہ کہا معاویہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ یعنی نہ سوار ہو تم خز
اور نمار پر یعنی تکبر اور غرور کے لیے انکے زین پوش بنا کر اور نہ سوار ہو سو نہی اسمین تنزیہ کے لیے ہے نہ تحریم کے لیے اور خز نام
ایک کپڑے کا ہے کہ اگلے زمانے میں وہ پشم اور ریشم سے بنا جاتا تھا سو نہی اوس سے بسبب تشبہ عجمیوں کے ہوگی اور اب اس زمانے میں خز
ریشم سے ہوتا ہے وہ خود حرام مطلق ہے جیسے کہ اخبار بالغیب ساتھ اسکے ایک حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ ثابت
ہے کہ فرمایا آپ نے کہ آخر زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی کہ استحلال کرینگے وہ خز اور حریر کا اور نمار ساتھ کسرہ نون کے بعض کے نزدیک
جمع نمرہ کی ہے بمعنی کملی خطدار کے كَذَا قَالَ الشَّيْخُ فِي تَرْجَمَةِ الْمِشْكٰوةِ هٰذَا مِنْ اِفَادَاتِ مَشَائِخِي وَفِي
نَيْلِ الْاَوْطَارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ
اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِنَّهُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ مَعْنَاهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَنَّهُ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ وَقَالَ رَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ
بِالْحُمْرَةِ مِنْ مَدَرٍ اَوْ غَيْرِهِ فَلَا بَاْسَ بِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا الْحَدِيثُ وَفِي اِسْنَادِهِ
اَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهِ فَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دِينَارٍ وَقِيلَ زَاذَانُ
وَقِيلَ عِمْرَانُ وَقِيلَ مُسْلِمٌ وَقِيلَ زِيَادٌ وَقِيلَ يَزِيدُ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَهُوَ كُوفِيٌّ لَا يُحْتَجُّ
بِحَدِيثِهِ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الْبَزَّارُ هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يُعْلَمُ مَرْوِيًّا بِهٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو وَلَا يُعْلَمُ لَهُ طَرِيقٌ اِلَّا هٰذَا الطَّرِيقُ وَلَا يُعْلَمُ رَوَاهُ اِسْرَائِيلُ اِلَّا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُورٍ
قَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ وَقَعَ فِي نُسَخِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّهُ
حَسَنٌ وَالْحَدِيثُ احْتَجَّ بِهِ الْقَائِلُونَ بِكَرَاهَةِ لُبْسِ الْاَحْمَرِ وَتَقَدَّمَ ذِكْرُهُمْ وَاَجَابَ
الْمُبِيحُونَ عَنْهُ بِاَنَّهُ لَا يَنْهَضُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِهِ فِي مُقَابَلَةِ الْاَحَادِيثِ الْقَاضِيَةِ
بِالْاِبَاحَةِ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَقَالِ بِاَنَّهُ وَاقِعَةُ عَيْنٍ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ تَرْكُ الرَّدِّ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ
اٰخَرَ وَحَمَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ عَلَى مَا صُبِغَ بَعْدَ النَّسْجِ لَا مَا صُبِغَ غَزْلُهُ ثُمَّ نُسِجَ فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ
قَالَ ابْنُ التِّينِ زَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّ لُبْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً كَانَ لِاَجْلِ الْغَزْوِ
وَفِيهِ نَظَرٌ لِاَنَّهُ كَانَ عَقِيبَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اِذْ ذَاكَ غَزْوٌ وَقَدَّمْنَا الْكَلَامَ

عَلَى الْجَمْعِ الْفَرِيقَيْنِ مُسْتَوْفِيًا وَالْجَمْعُ الَّذِي ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ وَنَسَبَهُ إِلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ
جَمْعٌ حَسَنٌ لِانْتِهَاضِ الْحَدِيثِ الْقَاضِيَةِ بِالْمَنْعِ مِنْ لُبْسِ مَا صُبِغَ بِالْعُصْفُرِ انتہی اور بیچ
نیل الاوطار کے مروی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے گذرا آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی پہنے ہوئے
دو کپڑے سرخ اور سلام کیا پس نہ جواب دیا سلام کا آنحضرت نے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا ہی کہ یہ حدیث حسن
ہی اور غریب ہی اس وجہ سے یعنی راوی اس کا ان الفاظوں سے واحد ہی اور وہ عبد اللہ بن عمر ہین پس اس وجہ سے غریب ہوئی
اور ساتھ اور الفاظوں کے رُوَاۃ متعددہ نے ذکر کیا ہی اس سبب سے حسن ہوئی موافق اصطلاح ترمذی کے اسواسطے کہ ترمذی نے
حسن مین تعدد طرق شرط گردانا ہی اور کہا ترمذی نے معنی اس حدیث کے نزدیک اہل حدیث کے یہ ہین کہ البتہ مکروہ جانا آنحضرت
نے کسومی کپڑے کو اور کہا ترمذی نے گئے ہین اہل حدیث طرف اس بات کے کہ البتہ پہننا اوس کپڑے کا کہ رنگا جاوے سرخ رنگ
مٹی وغیرہ سے پس نہین مضایقہ ہی بیچ اوسکے جبکہ نہووے کسومی آخر حدیث تک اور بیچ اسناد اس حدیث کے ابو یحیی قتات
ہی اور البتہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ نام اوسکے کے پس بعضوں نے کہا ہی کہ عبد الرحمن بن دینار ہی اور بعضوں نے کہا ہی زاذان اور
بعضوں نے کہا ہی عمران اور بعضوں نے کہا ہی مسلم اور بعضوں نے کہا ہی یزید کہا منذری نے وہ کوفی ہی نہین اعتماد کیا جاتا ہی
اوپر حدیث اوسکی کے اور کہا ہی ابو بکر بزار نے یہ حدیث نہین معلوم کیا گیا ہی مروی ہونا اس کا ساتھ ان الفاظوں کے مگر عبد اللہ بن عمر
سے اور نہین معلوم ہی واسطے اوسکے کوئی اسناد سوا اس اسناد کے اور نہین جانا گیا ہی روایت کرنا اسرائیل کا اس حدیث کو
مگر اسحاق بن منصور سے کہا ہی حافظ نے بیچ فتح الباری کے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی اگرچہ واقع ہوا ہی بیچ نسخون
ترمذی کے حسن ہونا اس کا اور اس حدیث سے دلیل لاتے ہین قائل ساتھ کراہت پہننے سرخ کپڑون کے اور گذر چکا ہی ذکر
اونکا اور جواب دیا ہی قائلین اباحت نے اس طور کہ البتہ یہ حدیث نہین صلاحیت رکھتی ہی استدلال کی بیچ مقابلے اون
حدیثوں کے کہ حکم کرتی ہین ساتھ اباحت کے اسواسطے کہ بیچ اس حدیث کے گفتگو ہی اور وہ یہ ہی کہ البتہ یہ واقعہ آنکھ کا ہی پس
احتمال رکھتا ہی کہ ہووے ترک آنحضرت کا رد سلام کو اوپر اوس شخص کے بسبب کسی امر دوسرے کے اور حمل کیا ہی اس حدیث کو
بیہقی نے اوپر اوس کپڑے کے کہ رنگا جاوے پیچھے بُننے جانے کے نہ اوپر اوسکے کہ رنگا جاوے اول سوت اوسکا اور پھر بُنا جاوے
پس نہین ہی کراہت بیچ اوسکے کہتا ہی ابن التین اور گمان کیا ہی بعضوں نے کہ البتہ پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلہ سرخ
کو تھا واسطے جہاد کے اور بیچ اس کلام کے شبہہ ہی اسواسطے کہ البتہ پہنا تھا آنحضرت نے اوس حلے کو پیچھے حجۃ الوداع کے اور

نہین گئے آنحضرت پیچھے حجۃ الوداع کے کسی غزوے مین کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور البتہ ذکر کیا ہمنے کلام اوپر دلیلون
فریقین کے بالاستیعاب ورد وہ توفیق کہ ذکر کیا اوسکو ترمذی نے اور نسبت کی ہی اوسکی طرف اہل حدیث کے توفیق اچھی ہی
بسبب تمام ہونے اون حدیثون کے کہ حکم کرتے ہین اوپر ممانعت پہننے کپڑون کسومی کے انتہی اور مؤید ہی اسی محمل نیل الاوطار کو قول صاحب
مفاتیح کا کہ کہا اونھون نے بیچ شرح حدیث شریف کے ومر رجل وعليه ثوبان احمران الخ کی قال الترمذي
معنى الحديث انه صلى الله عليه وسلم كره لبس المعصفر وفيه شيئان احدهما الحمل على المعصفر
وهو صحيح والثاني الكراهة دون التحريم وفي البيان حرمة المعصفرة على الرجال فهذا اقرب
لان الجواب فرض لم يكن يترك الا للحرمة تغليظا ونص الفقهاء على جواز لبس الاحمر للرجال
والنساء بلا كراهة بحديث البراء رايته صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء الخ وحديث
جابر بن سمرة رايته في حلة حمراء في ليلة اضحيان وغيرهما وفيه ترك جواب
السلام زجرا انتہی ملخصًا ترجمہ کہا ترمذی نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ
جانا پہننا کپڑون کسومی کا کہتا ہی صاحب مفاتیح اور بیچ تفسیر ترمذی کے دو شی ہین ایک حمل کرنا اوپر رنگ کسوم کے اور یہ صحیح
ہی اور دوسرے حکم ساتھ کراہت کے نہ حرمت کے اور بیچ بیان اس حدیث کے حرمت پہننے کپڑون کسومی کی واسطے مردون کے ہی
اور یہی قریب ہی ساتھ صواب کے اسواسطے کہ جواب سلام کا فرض ہی نتھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ترک کرتے جواب
سلام کا مگر بسبب حرمت کے از روے برا جاننے کے اور تصریح کی ہی فقہا نے اوپر جائز ہونے پہننے کپڑون سرخ کے مرد اور عورتون کو
بغیر کراہت کے بسبب حدیث برا کے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ حلہ سرخ کے اور حدیث جابر بن سمرہ
کی کہ دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوڑھے ہوئے حلہ سرخ بیچ رات روشن کے اور غیر ان دونون حدیثون کے اور بیچ اسکے
یہ ہی کہ البتہ ترک کیا آنحضرت نے جواب سلام کا بسبب زجر کے پس کیونکر حکم دیا جاے ساتھ جواز کے بغیر کراہت کے انتہی اور اسی طرف
گئے ہین فقیہ ابو اللیث کہ وہ حلہ سرخ بحت ہی نہ مخلوط کما ستعرف کہتا ہون مین اور مؤید ہی اسی کو وہ جو بستان فقیہ ابو اللیث مین
ہی كره بعض الناس لبس الثوب المصبوغ بالزعفران والعصفر والورس للرجال وقال بعضهم
لا باس به فاما حجة من كره فما روى ابو ايوب عن نافع عن ابن عمر رض قال نهاني رسول الله
صلى الله عليه وسلم من لبس المعصفر وعن القسي يعني الثوب الرقيق وعن القراءة في الركوع و

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ فَإِنَّ الْحُمْرَةَ مِنْ زِينَةِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يُحِبُّ الْحُمْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ
مِلْحَفَةً مَشْدُودَةً بِالْعُصْفُرِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَذَهَبْتُ فَأَحْرَقْتُهَا قَالَ فَهَلَّا أَعْطَيْتَهَا بَعْضَ نِسَائِكَ
وَأَمَّا حُجَّةُ مَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ
مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى لُقْمٰنُ
مَوْلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَرْبَعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُونَ
الْمُعَصْفَرَ وَرَوَى وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ قَالَ
الْفَقِيهُ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ لَبِسَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النَّهْيِ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فَإِنَّهُ لَا يَلْزَمُ لِأَنَّهُ لَمْ
يُبَيِّنْ مَنْ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا النَّهْيُ فَهُوَ أَوْلَى
بِالْأَخْذِ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِرَارًا مِنَ الْقَضَاءِ وَكَانَ يَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرَ وَيَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَيَخْرُجُ مَعَ الصِّبْيَانِ لِرُؤْيَةِ الْفِيلِ ترجمہ اور مکروہ جانا بعضے آدمیون
نے پہننا کپڑون زعفرانی اور کسومی اور ورس سے رنگے ہوون کا اور کہا ہی بعضون نے نہین قباحت ہی بیچ پہننے اونکے لیکن
دلیل اون لوگون کی کہ مکروہ جانا ہی اونھون نے پس وہ حدیث ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابو یوسف نے نافع سے اونھون نے
ابن عمر سے کہا ابن عمر نے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے زعفرانی کپڑون اور قسّی یعنی پٹے کپڑون سے اور
قرات سے بیچ رکوع کے اور روایت کی گئی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ فرمایا آپنے کہ بچو تم سرخی سے پس البتہ
سرخی زینت شیطان سے ہی بیشک شیطان دوست رکھتا ہی سرخی کو اور روایت کی گئی ہی عمرو بن شعیب سے اونھون نے
اپنے باپ سے اونھون نے دادا شعیب سے کہا دادا شعیب نے دیکھی اوپر میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر گیری رنگی ہوئی
ساتھ کسوم کے پس منہ موڑ لیا میری طرف سے پس گیا مین بیچ گھر کے اور جلا دیا مینے اوسکو اور اوڑھی دوسری چادر پھر
آیا مین نزدیک آنحضرت کے پس فرمایا آپنے کیا کی تونے چادر کہا مینے دیکھا مینے منہ موڑا آپنے مجھ سے سو جلا دیا مینے
اوسکو فرمایا آنحضرت نے کس واسطے نہ دیا تونے اوسکو کسی عورت اپنی کو اور لیکن دلیل اوس شخص کی کہ جائز کہا ہی اوسنے پہننے

سرخ کپڑے کو وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہے وکیع سے اونھوں نے سفیان سے اونھوں نے ابی اسحاق سے او براء بن عازب
سے کہا اونھوں نے نہیں دیکھا مینے کوئی شخص پیچیدہ بال والوں سے بیچ چادر سرخ کے خوب صورت اندر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے لقمان مولی کعب بن عجرہ نے کہا چار یا پانچ شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہنتے تھے کسومی کپڑے اور روایت کی وکیع نے مالک بن مغول سے کہا مالک نے دیکھی مینے اوپر شعبی کے چادر سرخ کہا
فقیہ ابو اللیث نے قول پہلا یعنی حکم اوپر کراہت کے صحیح تر ہے اور وہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اسی قول پر عمل ہمارا ہے اور احتمال
رکھتا ہے یہ کہ پہنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نہی کے اور وہ کہ روایت کیا ہے اوسکو لقمان نے اصحاب سے پس
البتہ نہیں ثابت ہوتی اوس سے اباحت اسواسطے کہ نہیں بیان کیا اوس نے کہ کون سے تھے اصحاب تاکہ معلوم کریں ہم حال
اونکا اور البتہ روایت کی گئی ہے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منع پہننے کپڑوں سرخ سے پس قول اونکا اولی ہے
ساتھ متابعت کے ولیکن وہ کہ روایت کی ہے مالک نے شعبی سے پس البتہ کرتے تھے شعبی یہ واسطے بھاگنے کے عہدہ قضا سے
اور پہنتے تھے کپڑے کسومی اور کھیلتے تھے شطرنج اور نکلتے تھے ساتھ لڑکوں کے واسطے دیکھنے فیل کے انتہی واضح ہو کہ مراد معصفر
اور مزعفر سے قول ابو حنیفہ میں وہی معصفر اور مزعفر ہے کہ غیر غسیل اور غیر افشاندہ ہو کما مر اور جو سرخ غیر کسم کے ہے اوسکی اباحت کا
بیان اوپر گذر چکا ہے نیل الاوطار اور شرح درر البہیہ المضیہ سے اور جواب قائلین حرمت اوسکے کے بھی اوپر گذر چکے ہیں اور جو کہا
فقیہ ابو اللیث نے کہ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ لُبْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ النَّهْيِ ترجمہ اور احتمال رکھتا ہے کہ پہنا
ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نہی کے سو یہ معارض ہے حدیث ابوداؤد کو کہ وَهُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى وَعَلَيْهِ بُرْدٌ
أَحْمَرُ ترجمہ اور آنحضرت خطبہ پڑھتے تھے بیچ منا کے اور اوپر آپ کے چادر سرخ تھی اور قول صاحب نیل الاوطار کو کہ
لَا سِيَّمَا مَعَ ثُبُوتِ لُبْسِهِ لِذٰلِكَ بَعْدَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ خصوصًا ساتھ ثابت ہونے پہننے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس حلہ احمر کو پیچھے حجۃ الوداع کے اور اگر کہا جاوے کہ محتمل اور ممکن ہے یہ کہ ہو نہی اوس سے بعد اسکے تو کہا جاوے گا کہ آگر ہو وے
ہوگی نہی اوسوقت میں غیر اولی پر کما ستعرف انشاء اللہ تعالی عن مسائل الاربعین من تالیف حجۃ المحدثین مولانا محمد اسحاق صاحب
قدس سرہ اور قول اونکے کہ أَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ الخ معارض ہے قول صاحب فتح الباری کا کہ إِنَّ فِي
لُبْسِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ سَبْعَةَ أَقْوَالٍ الْأَوَّلُ الْجَوَازُ مُطْلَقًا جَاءَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ وَالْبَرَاءِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الخ ترجمہ البتہ بیچ پہننے کپڑے سرخ کے سات مذہب ہیں

اول حکم او پر جواز کے مطلقًا نقل کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت علی اور طلحہ اور عبد اللہ بن جعفر اور براء اور اکثر صحابہ سے انتہی اور وہ جو حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مرحوم و مغفور نے سائل کے جواب مین کہ کونسا سرخ رنگ پہننا منع ہی لکھا ہی کہ پہننا سرخ رنگ کا کسمبا ہو یا اور سرخ رنگ ہو مرد کو حرام ہی برہان شرح مواہب الرحمن مین ہی وَيَحْرُمُ لُبْسُ الْاَحْمَرِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ اور حرام ہی پہننا کپڑون سرخ کسومی اور غیر کسومی کا اور ایسے ہی ہی ملتقی وغیرہا مین اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ مطلق سرخ رنگ پہننے سے احتراز چاہیے اور نصاب الاحتساب مین ہی کہ منع کیا جاوے مرد سرخ رنگ پہننے سے اگرچہ روئی سرخ ہو اور استر اور ابرہ سرخ حرمت مین برابر ہین سویہ اور مثل اسکے محمول ہین احتیاط پر جیسے کما مسائل اربعین مین لباسی کہ برنگ احمر باشد سوائے گل معصفر مختلف فیہ ست تر کِ آن اولی باشد زیرا کہ در حمادیہ آوردہ رَوَی الْحَسَنُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ فَاِنَّھَا مِنْ زِیْنَۃِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ انتہی ترجمہ اور وہ لباس کہ سرخ رنگا ہو سوا کسومی کے مختلف فیہ ہی چھوڑنا اوسکا اولی ہی اسواسطے کہ بیچ فتاوے حمادیہ کے منقول ہی روایت کی حسن رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ آپنے فرمایا بچو تم سرخی سے اسواسطے کہ سرخ رنگ زینت شیطان سے ہی البتہ شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو انتہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ ترجمہ چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تیرے تئین اور اختیار کر اوسکو کہ شک مین نہ ڈالے تجکو اور کتب اصول مین ہی اِذَا اجْتَمَعَ الْمُحَرِّمُ وَالْمُبِیْحُ غُلِّبَ الْمُحَرِّمُ لِلْاِحْتِیَاطِ انتہی ترجمہ جسوقت کہ جمع ہون حرام اور مباح غلبہ دیجاتی ہی حرمت واسطے احتیاط کے متن و برای زنان این ہمہ رنگ و رنگہای دیگر خام و پختہ حلال بالاتفاق وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ ترجمہ اور عورتون کو یہ سب رنگ کچے اور پکے حلال بالاتفاق ہین یعنی اسمین کسی کا اختلاف نہین نیل الاوطار مین نیچے حدیث عمرو بن شعیب کے لکھا ہی وَفِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ انتہی وَالْحَدِیْثُ قَدْ مَرَّ فِیْ اَوَّلِ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ ترجمہ اور بیچ اسکے دلیل ہی اوپر جائز ہونے استعمال کپڑے کسومی کے واسطے عورتون کے انتہی اور یہ حدیث البتہ گذری ہی بیچ اول اس رسالے کے انتہی اور یون ہی ہی سب کتب فقہ مین قید حرمت رجال کے حق مین لکھی ہی سوائے انسارکے کہ تمام غیر مزہ اور درست ہین پہننے کپڑے رنگے ہوے مٹی کے رنگ کے اعم اس سے جیسے گیرو یا اور کسی مٹی کا رنگ ہو مصفا مین نافع سے روایت ہی کہ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی عَلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا ھٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ یَا طَلْحَۃُ فَقَالَ طَلْحَۃُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

إِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ أَئِمَّةٌ يَقْتَدِي بِكُمُ النَّاسُ فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا
رَأَى هٰذَا الثَّوْبَ يَقُولُ إِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ فِي الْإِحْرَامِ
فَلَا تَلْبَسُوا أَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ ترجمہ کہا حضرت عمرؓ نے طلحہ بن عبید اللہ
کو رنگا ہوا کپڑا پہنے بحالت احرام میں پھر فرمایا حضرت عمرؓ نے کیا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا اے طلحہ کہا طلحہ رضی اللہ عنہ نے یا امیر المومنین
یہ فقط مٹی ہے یعنی مٹی کا رنگ ہے کہا حضرت عمرؓ نے کہ تم لوگ پیشوا ہو پیروی کرتے ہیں لوگ تمہاری سو اگر جاہل آدمی دیکھے
اس کپڑے کو تو کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ پہنتے تھے کپڑے رنگے ہوئے احرام میں سو نہ پہنو اے لوگو کچھ بھی ان کپڑوں
رنگینوں میں سے یعنی حالت احرام میں اور اسی کتاب مذکور میں ہے مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ
يَلْبَسُ الثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالْمِشْقِ وَبِالزَّعْفَرَانِ ترجمہ روایت کرتے ہیں امام مالکؒ نافعؓ سے کہ بیشک تھے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہنتے تھے کپڑے رنگے ہوئے گیرو کے اور زعفران کے انتہی اور وہ جو حدیث مغرہ کے رنگ سے منع آئی
ہے سو وہ قابل حجت کے نہیں کما مر نیل الاوطار اور یا مراد رنگ گیرو اور زعفران سے مخلوط برنگ گیرو اور زعفران ہے لیکن
غلبہ اجزا معتبر ہے کما مر بیانہا در مختار میں ہے وَكُرِهَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ الْأَحْمَرِ وَالْأَصْفَرِ لِلرِّجَالِ مُفَادُهُ
أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الْأَلْوَانِ ترجمہ اور مکروہ ہے پہننا کپڑوں کسومی اور زعفرانی سرخ اور زرد کا مردوں
کو حاصل اسکا یہ ہے کہ البتہ نہیں مکروہ ہے واسطے عورتوں کے اور نہیں مضایقہ ہے ساتھ تمام اور رنگوں کے انتہی واللّٰہ تعالیٰ
اعلم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

تمت

خاتمۃ الطبع حمد خداوند کردگار کو کہ عالم گوناگون کو عدم سے وجود میں لایا ہے اور تحفہ درود پیغمبر مختار کو کہ جہان کو رنگا رنگ کی
گمراہی سے بچایا ہے اور انکے آل و اصحاب کو کہ تمام عالم کو ساتھ رنگ شریعت کے رنگین بنایا ہے اما بعد بفضل خداوند تعالیٰ کی یہ رسالہ تحفۃ الاخوان
فی تحقیق الالوان کہ تحقیقات احکام الوان پر مشتمل ہے اور حکم ہر رنگ کا اسمیں مفصل ہے مہینے جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ سنہ ہجری مطبع نظامی
شہر کانپور میں باہتمام بندہ امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور مرحوم کے چھپ کے طیار ہوا

قطعہ تاریخ طبع از حافظ نظام الدین جوشش سلمہ ساکن کول

تحفۃ الاخوان چون مطبوع شد
غنچۂ طبعم برنگ گل شگفت
ہاتف غیبی پے تاریخ او
تحفۃ الاخوان ز طبع گفت
۱۲۸۲ ھ

تقریظ رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان | بسم اللہ الرحمن الرحیم | از جناب مولوی شیخ محمد صاحب دامت برکاتہ

بعد الحمد والصلوٰۃ میگوید فقیر احقر العباد شیخ محمد تھانوی فاروقی عفی عنہ این رسالہ گل لالہ مسماۃ بتحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
بغایت دلپذیر و نہایت بے عدیل و بے نظیر در شرح تحقیقاتیکہ بخشیۂ قلم ہدایت توام رنگین برنگ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ
اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً گردیدہ رئیس المحققین شریف المدققین راس العلما اساس الفضلاء العرفاء الکملاء النبلاء امام المحدثین
والمفسرین المتاخرین استاذ الکامل فی الکل للکل استاذ الجمل فی المفصل والمجمل حضرت مخدومنا استاذنا و استاذ استاذنا حضرت حافظ ابو محمد
مولوی رفیع الدین دہلوی قدس سرہ ست بر صفحہ تشریحات بالوان تحقیقات علمی اصلی و فرعی کلی جزئی برنگ رنگ
انصاف بی جور و اعتساف نمونہ گلگونہ قدرت صنعت حضرت بی شبہ بیچون بیرنگ بی نمون قادر صانع مطلق موجد مبدع برحق
جلت آلاؤہ وعمت نعماؤہ کہ یک جہان بدان مصبغ و رنگین ست بزبان اردو کہ شارح ذو المناقب و المفاخر بدست متبعان
سنت بطور دست بوی خوشرنگ سوادہ تا سرخروئی و جامہ زیب ریب و عیب بودہ از تشبہ نسوانی دور شدہ بمیدان
بغازہ مردانگی چہرہ گلگون مصداق لِيَزْدَادُوا حُسْنًا وَّجَمَالًا شوند و مبتدعان بدعت مخترعان مخترعت قوم فسقہ سوے
زردروئی و خجالت و ندامت ازین تیرہ روئی بدعت سواد الوجہ خزعۃ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ رنگی بگریزند
[illegible] مطالب سنیہ لو سوادچشم طالبین بجز شمع
دیدہ واقعی نیافت ہمرنگ او را در رنگ بیرنگی ہم معانی و ہم مبانی صِبْغَةُ اللّٰهِ بِصِبْغِهٖ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ الْمُصَبِّغِيْنَ بِصِبْغَةِ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الْمُنْصَبِغِيْنَ بِصِبْغِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا

وَّاٰخِرًا وَّبَاطِنًا وَّظَاهِرًا وَّالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

ایضاً تقریظ دیگر از مولوی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | محمد سراج الرحمن صاحب دام فیضہ

طرح طرح کی ثنا سے جمیل اوس صانع بیرنگ جلیل کو زیبا ہی جسنے اصناف اصناف کے جمادات و نباتات کو رنگہائی بوقلموں سواد و
بیاض و حمرت و صفرت سے رنگین فرمایا خصوصاً جنس انسان کو نفس واحد سے مختلف اللسان اور رنگارنگ و ضیاع اور الوان پر
بنا کے بمصداق وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ کے اس احسن الصور مظہر
خاص کو نمونہ مشاہدہ صنعت متقنہ اپنی کا ٹھہرایا اور قسم قسم کے تحفے درود از حد افزود اوس صباغ صبغ توحید و شہود پیدا ہو جسنے

اسیران چارسو اور گرفتاران رنگ و بو کو ہدایت گوناگون سے بیرنگی کی طرف رہنمون کیا اخوان ایمانی کو منطوق لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود ولا اسود علی احمر الا بالتقوی کے فضل و امتیاز سے مقرون کیا

اسکے بعد متصبغان صبغ اطاعت و انقیاد دین الٰہی اور رنگینان رنگ امتثال اوامر و نواہی پر مخفی و مستتر نرہے کہ اس اوان سعادت اقتران مین یہ خادم طالب علمان فقیر حقیر محمد سراج الرحمٰن عفا عنہ الرحمن مطالعہ رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان

کے سے مشرف ہوا جو بطریق شرح سفید کے اور تعلیق مشتمل بر فوائد غیر عدیدہ کے اوپر رسالہ سند العلما مولانا و استاذنا و استاذ رفیع الملۃ والدنیا والدین کے مولف ہوا ہے اور بالاستیعاب من اولہ الی آخرہ اسکو نظر انصاف سے دیکھا تو بے اختیار یہ فقرہ زبان سے

نکلا ہٰذِہٖ نُسْخَۃٌ لَمْ یَنْسَخْ اَحَدٌ عَلٰی مِنْوَالِہَا وَلَا سَمَحَتْ قَرِیْحَۃٌ بِمِثَالِہَا اور اپنے باب مین اسکو ایسا جامع پایا کہ آج تک اسکا مثل دیکھنے مین نہ آیا کیونکہ جسقدر احادیث موافق اور روایات مختلف کتب معتبرہ متقدمین مین جا بجا

منقول و ماثور ہین وہ تمام اس شرح پر فرح مین ایک جگہ جمع ہین اور جتنے اقوال موتلف اور مخالف صحف معتمدہ متاخرین مین متفرق و پراگندہ مذکور و مسطور ہین وہ سب اس تعلیق معراج التحقیق و تدقیق مین ایک مقام مین فراہم ہین کوئی اتنی کتابین عزیز الوجود

کہان پاوے جو ایسی شرح بناوے پھر حضرت مولف شکر اللہ سعیہ نے نہین اور کین وہ روایتین مخالف آپس مین مگر ان کو توجیہ سے جو پسند اولوا الالباب ہو موافق کیا اور نہین واقع کیے دو قول مختلف باہم مگر انکو تاویل حسن سے جو مرغوب و مفید طلاب ہو

مطابق کیا علاوہ اسکے تحقیق مبانی اور تنقیح معانی پر شامل اور تدقیقات عالمانہ اور تحقیقات فاضلانہ کو مشتمل ہے اور بطریق استطراد کے بعض مسائل نفیس و غریب فروع اور قواعد شریف و عجیب فقہ اور اصول کو حاوی ہے اور بطور تبعیت کے بعضے عبارات

مشکلہ اور تعبیرات معلقہ کے حل کو جو معرکۃ الآرای علما تھین اور انکے فہم معانی سے طبائع اذکیا کی عاجز تھین جامع ہے مقام ایجاز و اجمال مین مجمل اور موجز غیر مخل ہے اور موضع اطناب و تفصیل مین مفصل اور مطنب غیر ممل ہے نہین نظر پڑی حضرت

شارح بارک اللہ فی عمرہ و بقائہ کے محل مشکوک و مشتبہ فیہ متن پر مگر اسکو حسن بیان سے ساتھہ دلیل و برہان کے حل کیا اور نہین باقی چھوڑی کوئی جگہ اوسکی مگر اوس سے اعتراض معترض متعصب معاند کا ساتھہ سند منقول اور دلیل معقول کے دفع کر دیا خصوصًا

مسئلہ لبس احمر معصفر و غیر معصفر مین جو اختلاف شدید فیما بین ائمہ مجتہدین کے بلکہ درمیان صحابہ اور تابعین کے واقع تھے اور اقوال شتّٰی متفرقہ ہر مذہب مین اسکے جواز و کراہت اور حرمت مین وارد ہین انکو کس خوبی اور خوش اسلوبی سے حضرت

مولف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَنْ وَالِدَیْہِ وَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْبَرَکَاتِ مِنْ لَدَیْہِ نے محمل حسن پر حمل کیا ہے فقط

المؤلف یدل علی علو رتبته فی التحقیق وکشف الحق بالتدقیق کیف لا وھو من اوان التمییز والشعور
استغرق فی درس العلوم وتحقیق المقامات المعضلة من کل فھوم واشتغل بعبادة الحی
القیوم حتی جعله الله امیر المؤمنین ورئیس المسلمین جزاه الله تعالی عنا وعن سائر
المسلمین خیر الجزاء واعطاه احسن العطاء فی الدنیا والدین امین ثم
امین ھذا ما قرظه العبد المسکین واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

تقریظ دیگر از مولوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	عبد الملک صاحب سلمہ اللہ تعالی

حمد نا محدود اوس صانع بیچون و چگون کو سزاوار ہی کہ اطلس نیلگون فلک کو نقاط انجم جہان افروز سے افشان کرکے
رنگ شفق سے گلناری کیا اور صحفۂ غبرا کو جداول انہار سے مخطط کرکے الوان بوقلمون نباتات سے منقش بنایا
اور درود نا معدود اوس سرور انبیا کو زیبا ہی کہ بواسطۂ نور ہدایت کے سواد کفر کو بیاض ایمان سے منور کیا اور درات
قلوب منافقین سے مومنین صادقین کو مطلع فرمایا اما بعد کہتا ہی خادم الطلبا جرائم و عصیان منہمک عبد الملک
ساکن محمد آباد عرف ٹونک لا زال محفوظا باہل الصلاح والسداد کہ اس نیازمند نے رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
کو بتعمق نظر مرۃ بعد اولی مطالعہ کیا الحق متضمن ہی مضامین عالیہ کو اور محتوی مطالب سنیہ کو سواد چشم طالبین کو شمع
ہدایت ہی نورانی اور بیاض دیدۂ ضالین کو سرمۂ بصارت ہی لاثانی متبعین سنت نبویہ کو بتایید دلائل ساطعہ
اوسکے وقت الزام مخالفین کے سرخروئی حاصل اور روسیاہی اہل بدعت ہوئی بوادیہ براہین قاطعہ کے غازۂ
خجالت سے زرد روئی مائل فی الواقع رنگارنگی تدقیقات مصنف کی تحقیق الوان میں اوپر کمال وثوقیت تفسیر اور حدیث کے
دلیل واضح ہی اور موافقت توفیقات کی اختلافات احادیث اور آثار میں غایت ماہریت فقہ اور اصول کی حجت باہرہ ہی اللھم
انفع به سائر المسلمین الطالبین للصدق والصواب واحفظه عن ایادی القادحین
فیه بالجور والاعتساف

تقریظ دیگر از مولوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	احمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالی

حامدا ومصلیا ومسلما رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان از فاتحہ تا خاتمہ بمطالعہ درآمد فی الواقع
مشحون ست بالوان تحقیق سواد ضلالت را بیاض صبح ہدایت ست ناظران را دلالت میکند بر کمال تفقہ مصنف

خویش انچہ توفیق آثار تطبیق اقوال سلف کہ از طبع نقاد مؤلف درین عجالۂ نافعہ سمت ظہور پذیرفتہ در اکثر مطولات کمتر توان دید یافت تفریع فروع از اصول بالغ نظران علوم را از پایۂ دقت نظری شاہد حاذق ست فانظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال فان الرجال یعرفون بالحق لا الحق بالرجال ایزد توانا ہر دو ورق و نزد یک را ازین تحریر رشادت تخمیر متمتع ساختہ موجب نضارت محققان و صفرت وجوہ متبدعان گرداناد تمقہ اضعف العباد احمد علی بن محمد علی تجاوز اللہ عن سیئاتہما معرظاً علی ہذہ الرسالۃ

تمت

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

العبد

عبد الرحمن عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود